















# سیاح

۲۰۸

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خیر الانبیاء والمرسلین اما بعد یا ایها الناس انما خلقناکم من ذکر و انانی  
 وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرهکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم عنکم  
 (ترجمہ) لوگو! مجھے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمکو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت  
 کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑھ کر شریف وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اللہ خوب جاننے والا اور خبردار ہے) ناظرین کرام! اسلام  
 نے دنیا میں اگر قومیں اور نسلوں کے امتیاز کو مستایا۔ شرقی و غربی کا فرق اٹھا دیا۔ گورے اور کالے کو یکساں رتبہ پر کھڑا کیا اور بنیادیک انسانیت  
 بحیثیت انسان ہونے کے سب ایک سے ہیں۔ اللہ کی نگاہ میں شریف و ذلیل کی تمیز صرف ایک معیار پر مبنی ہے۔ اور وہ معیار یہ ہے کہ جو خدا  
 کوئی متقی و پرہیزگار ہے اسی قدر شریف و معزز ہے۔ جس قدر گنہگار و بدکردار ہے اسی قدر ذلیل و ذلیل ہے۔ یہ مساوات یعنی نوعی کو انسانی  
 انسانی کمالات تک پہنچانے کیلئے از حد ضروری تھی۔ وہ مذہب جو عالم گیر ہونے کا مدعی ہوا اگر یہ اصول عدل و انصاف کے دنیا میں قائم نہ کرتا  
 تو اس کا عالمگیر ہونا دعویٰ عیث تھا۔ تاہم باوجود یہ مساوات قائم کر نی سکے ایسا مذہب اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کہ انسانی  
 نسلوں کو ہمیشہ پاک و صاف رہنا چاہیے۔ تعلقات رحم جائز و معلومہ نسبتوں پر مبنی ہونے چاہیں مساوات کا یہ مفہوم نہیں سمجھا جانا چاہئے  
 کہ اپنی اور بیگنی عورتوں میں فرق نہ جائے محرم و غیر محرم کی تمیز نہ ہے۔ سوسائٹی اور ملت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے بیٹھے اپنے باپوں کو  
 نہ پہچان سکیں۔ باپ بیٹوں اور بیٹیوں کے متوالی نہ ہوں۔ وراثت کا مسئلہ یکسر دنیا سے اٹھ جائے۔ اگر یوں ہو تو یہ مساوات کیا تھی دنیا کو ایک  
 قریب ملک میں گرانا تھا۔ لگ بھگ پچھلے ملت کے قاعدوں اور نظاموں کو تباہ کرنا تھا۔ لہذا کمال فرست و تدبیر پر مفاد پرستی نوع انسان کی بنیاد رکھتے  
 ہوئے وحی خدا نے خاندانوں اور نسلوں کی تمیز کو اس حد تک جائز و مناسب قرار دیا جس حد تک کہ باہمی انکی ایک دوسرے کو شناخت کا تعلق تھا۔  
 اور کہا کہ جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا یعنی اس حد تک تم میں سے خاندانوں کی تمیز ضرور ہے گی۔ جس حد تک کہ قبیلہ و نسل و وراثت کے  
 اعتبار سے ایک دوسرے کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں ملحوظ ذاتی صفات و حواس کے کوئی فرد دوسرے فرد پر سوچ ہو ترجیح نہیں دے کہہ سکتا کہ اس کا  
 تعلق کسی مشہور و معروف نسل یا خاندان سے ہے یا اس کے ابا و اجداد و سلاطین و امراء تھے بلکہ ذاتی رتبہ تقویٰ کے مدارج پر قائم ہو گا۔ جتنا کوئی نیک  
 پابند شریعت ہو اتنا ہی خدا کی نظروں میں عزیز ہے۔ گو یا اسلام نے شناخت و تمیز نسل کیلئے خاندانی حیثیتیں تسلیم کی ہیں مگر خود راہگیر و ترجیح کو نہیں  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو پہلے ہی جو لوگوں تمام دنیا پر بڑھ کر نسل کی شناخت کا خیال موجود تھا۔ دلدار ہوا ہونے سے بڑھ کر دنیا میں کوئی  
 ذات تھی۔ خدا پشتوں تک خاندان اپنے ابا و اجداد کے نام پر بانی یاد رکھتے تھے۔ رشتہ اور ناطے انہیں خاندانوں میں باعث تعلق سمجھے جاتے تھے۔  
 جن خاندانوں میں نسل پاکیزہ علی آقی تھی غیر خاندانوں کا خون ان میں نہ ملا تھا جو شخص باپ اور ماں دونوں کی طرف سے اعلیٰ خاندان تعلق رکھتا تھا اس کو  
 نجیب الطرفین کہتے تھے۔ اور نجیب الطرفین ہونا شریف و کریم و نبی کی علامت تھی۔ ہاں یہ غیر خدا کے ظہور سے پہلے یہ خیال ہے اس خدمت کو کوئی  
 دلوں میں بیٹھا تھا کہ شناخت خیر نسل کی حدوں کو گذر کر لوگ کسی بڑی کو ذاتی بڑائی سمجھنے لگتے تھے۔ ایک دوسرے پر فوقیت کا نام دار و مدار بنا کر  
 اپنی امتیاز پر قائم ہو گیا تھا۔ جسکی بڑائیوں پر غرور و غرور اس حد تک ہونے لگا تھا کہ تمام دنیا کی برائیوں اور کمزیر کرتوتوں کے باوجود محض اعلیٰ  
 گھر سے تعلق رکھنا ہی بڑائی کا موجب تھا یہ غیر خدا نے نسلی امتیاز کو اسکی جائز اہمیت تک محدود کیا اور تکبر و غرور کی تمام کمزوریوں کو توڑ دیا  
 ذاتی حیثیت کے اعتبار سے آقا و غلام مایہ و غریب سب کو یکساں کر دیا اور تقویٰ کے کو ذاتی عزت و اعتبار کا مایہ لا یتبایا یا یتقاولن انہی امی  
 مقتضی تھا۔ گو یا مودت نسل کی فرض سے خاندانوں اور نسلوں کا امتیاز خیر و حق قائم نہ رہا۔ اور اس امتیاز کے قائم رکھنے کی بدولت ہے کہ آج بھی

تمام عالم میں جہت و باب ایک ایسی قوم ہے جو یہ دعوے کر سکتی ہے کہ ان کی مذہب کے زیادہ پاکیزہ اور خالص ہیں۔ آج کے یہاں وہ ابرہائی نہیں گئے جو انہو کیسات میں سال اس سے قبل تھے آج کے جرمن یا فرانسیسی یا یونانی یا ہندو یا عرب کو انہیں جرم نہیں یا فرانسیسیوں یا یونانیوں کے اولاد کہنے میں قی یحیٰ بن نہ ہونگے جو وہ ہزار سال اس پیشتر تھے ہندوستان اس کے ہندوستان کے جو اس کی سوسال پہلے تھے مگر کوئی فرد بشر اس حقیقت سے انکار کرنا نہیں کہ عرب آج بھی وہی عرب ہیں جو اس سے صدیوں پہلے تھے شاد و نادر کوئی خاص ایسا نکلے جس میں بھی خون کی ملاوٹ ہو نہ ہو ان کے خالص ہونے پر تمام زبانیں میں آج عربوں ہی کو ترجیح ہے اور کسی قوم کو نہ ہوگی۔ چونکہ عربوں میں سادات اور حضرات قریش کی ایک بہت بڑی تعداد اولیٰ قریبات اسلام میں ہندوستان میں بھی وارد ہوئی اور پھر تمام عرصہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے دوران میں بھی مسلمانوں کی ان سرمد و مدینہ قریبوں کے کئی زائدان ہندوستان میں آکر آباد ہونے رہے اس لئے خاکسار کو ایک عرصہ سے یہ دھن تھی کہ کسی نہ کسی طرح کوئی کتاب ایسی باقی ہے جس میں تمام پرانے عربی خاندانوں کے شجرے اور سلسلے مندرج ہوں تاکہ ہندوستان میں آئے دن جو ہنگامے بعض خاندانوں اور قیدیوں میں محض فی تعلقات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں ان کا تصفیہ آسانی سے ہو سکے۔ اس حقیقت سے کسی خاندان میں مسلمان کو انکار نہ ہوگا کہ ہندوستان میں اگر کسی رئیس خلوط ہو گئی ہیں۔ یا بسا اوقات کئی بد باطن لوگ اپنے آپ کو یونانی کسی بڑی قوم سے منسوب کرنے لگ جاتے ہیں۔ لہذا اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس ایک بڑی کمی کو ملحوظ کرتے ہوئے حضرات سادات و قریش کی یہ خدمت خاکسار نے اپنے ذمہ لی اور بالآخر اس میں کلیہ باب ہو گیا ایک لمبے چوڑے سفر کی رحمت گوارا کرنے کے بعد یہ کتاب جس کا نام اب ہندو نے **انساب الخلفاء** رکھا ہے اور

جس کا اصلی نام ”نسب الگ الذہب فی معرفت انساب العرب“ ہے۔ حاصل کی۔ اور آج اس کا ترجمہ شائع کرنا ہوں۔ اصل کتاب علامہ ابو الفتح محمد امین السیوطی کی مولفہ ہے جنہوں نے علامہ شہاب الدین ابی العباس ابن عبد اللہ ابن سلیمان ابن المعجل خلف شافعی مصری شافعی کی کتاب ”انساب العرب فی معرفت انساب العرب“ کے لئے پیڑ میں شافعی کیا تھا۔ گویا اس کے سلسلہ میں اس سے بڑا اور کوئی کتاب شافعی ہی ہوگی۔ اس کتاب میں صرف عربوں کے نسبوں قبا ا کا ذکر ہے۔ بلکہ خلفائے سلسلہ کے تمام خاندانوں کے مفصل مذکور بھی ہے تمام انداز و خطا اور احباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سادات اہل بیت عظام کے سلسلہ ناطقین کو ان میں لینے۔ حضرات سادات و قریش اہل بیت اپنے خاندانوں کے تمام شجروں کو اپنا لینے۔

علمی اعتبار سے یہ کتاب کوئی کم یا نہیں کتنی ممکن ہے ہندوستان کی عربی تاریخ پر یوں بھی کتاب ہو۔ مگر کتاب خاندانوں میں اس کے پڑے رہنے سے ان لوگوں کے جینے متعلق یہ کتاب کیا فائدہ۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں اب عربی زبان کا استفادہ چھپ چکا ہے۔ اور لوگوں کو اس قسم کے معلومات یا سائنس نہیں۔ لہذا وہ حضرات علما یا علماء علم عربی لوگوں اور قریبوں کی تحقیقات کے لئے پہلے ہوئے اور حضرات اہل بیت کے سلسلوں اور نبوت کے زمانوں کو جاننا چاہیں۔ وہ اس کتاب میں بیش بسا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سلسلہ انساب کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے نسب نامہ ملقا اور اصحاب و سادات اہل بیت کے عہد و حکمت کی تاریخیں بھی دی گئی ہیں۔ اور ان کی تاریخی واقعات بھی ساتھ میں ہیں۔ گویا تاریخی اعتبار سے بھی یہ کتاب کوئی کم مفید نہیں۔ پڑھنے والے اصحاب اس میں بھی دیکھیں گے کہ عربی زبان کی کسی مشہور و مشہور شخصیت اس میں اس طرح مذکور ہیں کہ گویا پتہ چلتا ہے کہ وہ عربی انہیں کس زمانہ میں اور کس طرح بنیں۔ ان باتوں کو جو شافعی علم معلوم نہ ہو حاصل کرنا ہے۔ علمی تحقیق و ترقی کے شائق اس سے بڑھ کر اچھی کتاب اور کہاں پا سکتے کہ تمام پہلوؤں سے اس کتاب کو مکمل بنانے کی غرض سے خاکسار نے اس میں طرفین کے تمام سلسلوں کو درج کر کے ان کے الگ الگ شجرے ساتھ دیکھے ہیں۔ اور موجود زمانہ تک جن جن لوگوں کے حالات و واقعات و دستیا ہو سکے ہیں۔ سب سب درج کر دیے ہیں۔ گویا حضرات صوفیائے کرام کے کام آئیے۔ لے بھی یہ کتاب اس طرح ایسا ہے۔ جس طرح حضرات۔ اور ان کے شجرے یا شجرے علم کے کام آسکتی ہے۔ کوئی مشہور صوفی سلسلہ یا طریقہ نہ ہو گا جس کو اس نے ذکر نہیں کیا۔ ہمارے اپنے زمانہ کے حضرات صوفیہ کا جملہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے نہ پوری پوری کوشش کی جو کوئی قابل ذکر حضرات اس سے باہر نہ رہ جائیں اور اس غرض کیلئے اکثر گندی نشین حضرات کو خلوط بھی لکھ کر جن حضرات کے الگ جواب نہیں دیا وہ نہیں ان کا ذکر کسی دوسری کتاب میں ملا ہے ان کا اگر کتاب میں ذکر نہیں آیا تو پھر اگر کسی کو معذور سمجھا جائے۔

اس کتاب چودہ مضامین پر مشتمل ہے اور اس کے پچھلے بابوں پر منقسم ہے۔ پڑھنے سے یہ تمام مضامین آپ پر واضح ہو جائیں گے اس کے بیان کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ یہ اپنے کی طوالت کا بھی خوف تھا۔ اور اپنے تمام حضرات سادات و قریش اور تمام صوفیائے کرام اور اہل بیت عظام سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنی اس تفسیری کو قبول فرما دیں اور ہندو کو دعا دیں کہ یہ وہاں رہے۔ اگر آپ حضرات مجھ کو بخیر سے یاد فرمایا تو گویا میری محنت کا صلہ حاصل ہو گیا۔ والسلام معالاکرام۔

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء

خاکسار **سید محمد امجد شاہ**۔ ساگر، بامبھوالہ۔ ڈاکٹر نہ مکمل باپوہ ضلع سیالکوٹ۔ حال اردو صحت منزل کو ملوثی۔

# تسبیح

منجملہ دلفعلی علی رسولہ الکریم کتاب النساب الخلفاء کی بڑی بڑی ہستیوں پر خاکسار دیباچہ میں مختصر بحث کر چکا ہے۔ اس موقع پر عجیب یہ امر ظاہر کرنا ہے کہ چونکہ مختلف سلسلوں کے شجروں کو یکایک اور خطوں کے ذریعہ سے واضح کیا گیا ہو اور کتابی صورت میں سوا اسکے اور سب طرح ہو بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک صفحہ کے خطوط ٹوٹ کر دوسرے صفحہ پر چلے جائیں اسلئے حضرات ناظرین کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ کسی سلسلہ کا تحقیق میں غلط خط کی پیروی نہ کر جائیں ہر صفحہ پر آغا و مخطوط کے نام سلسلوں کے اجداد منسوب کر دیے گئے ہیں۔ صوحا ہو یا کما احتمال اس طرح کم ہو گیا ہے تاہم احتیاط لازم ہے۔ علامہ شہاب الدین ابی العباس تحقیق میں جواسکتا ہے۔ اب کے سب سے پہلے مصنف ہیں اسے کوئی خاص طریق ناموں کے سلسلہ وار تحریر کرنا ملحوظ نہ رکھا گیا اسکی کو محسوس کر کے علامہ ابو الفوز محمد امین سویدی نے اسے دوبارہ موجودہ انداز پر نشانہ کیا اس طریقہ میں بھی یہ وقت ضرور ہے کہ خاندانوں کے مورثوں اور دیگر اہم شخصیتوں کے حالات زندگی اسجگہ لکھے جاسکے ہیں جہاں کہ صفحہ پر لکھنے کی جگہ ملی ہے۔ سوا اسکے اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ لہذا ناظرین کو یہ بات مد نظر رکھنا ہوگی۔ جو شخص صحیح صاحب حالات ہے اسی کے نام کیساتھ وہ نام پڑھیں ایسا نہ ہو کہ نام کسی کا ہو اور حالات کسی اور کے پڑھ جائیں ایسی کتابوں کے مطالعہ میں ایسا امور کا ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہے۔

دیباچہ کے ضمن میں جس ایک اور ضروری بات کو بھی لکھنا چاہئے تھا وہ یہ ہے کہ ناظرین ہی نہ سمجھیں کہ یہ کتاب صرف حضرت سادات و فیض اصوفیا کرام کی کام آسکتی ہے بلکہ جہاں میں کوئی ایسا علم دوست اسلامی تاریخ جاننے والا مسلمان اپنی تحقیق میں کامیاب نہیں ہو سکتا جہاں اس میں جیسی کسی اور کتاب کا اسنے مطالعہ نہ کیا ہو۔ کون مسلمان ہوگا جسکو اس امر سے چسپی نہ ہوگی کہ حضرت انبیا علیہم السلام کے نسبوں اور سلسلوں و اہلیت حاکم بن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب یا حضرت کی اولاد کے سلسلوں آگاہی حاصل کریں یہ جانیں کہ اصحاب کرام کے اجداد کون تھے اب تک دنیا میں انکے وارت اور خاندان کہاں کہاں موجود ہیں خلافت انکے بعد کس کس کے ہاتھ آئی خلفاء و خاندان ائمہ و عباسیہ و زیدی کون کون گزرے ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں عزیز براں یہ معلوم ہے ہی ہر خواندہ مسلمان کیلئے کوئی کم ضروری نہیں کہ کون کون کے اعلیٰ پایہ کے اولیا و صوفیائے تبلیغ اسلام کے ذائقہ سے انجام دئے۔ بنی نوع کے اتنے بڑے بڑے گروہوں پر انکا اثر تھا انکے اخلاق و اوصاف سے متاثر ہو کر کس طرح مختلف ممالک میں غیر مذہب کے لوگ جو حق و رجوع اسلام میں داخل ہوئے وہ اسے یہ الزام کس حد تک بے بنیاد و بیہودہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور پھیلایا۔ نیز یہ دریافت کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ طریقیت کے ان خاندانوں کی مشہور شاخیں اب ہندوستان یا دیگر اسلامی ممالک میں کہاں کہاں موجود ہیں۔ اتنی گزارش کے بعد اب ہم علامہ سویدی کے اپنے خطبہ کتاب سے اصل کتاب کو شروع کرتے ہیں

وبالله التوفیق

# خطبہ کتاب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی خلق الخلق فاختر منهم العرب - واختصهم بان جعلهم قبائل وشعب - ومیزهم بان رفعهم من الاراب - فجازوا قصبات السبق فی مضمار الفخار المبعوث بالعلی الحسب - لاسیما وقد اصطفیٰ نبیہ من غیر قبائل شامہ - والتخبہ من اشرف عشتارہم - فہوا ظہر مدادہ - وازکاہم شرعا وجوہہ - واسماہم عشیرۃ وقبیلہ - واوفاہم بطنا ونصیبہ - اللام فصل وسلم علیہ صلاۃ وسلاما یدقان بجانہ لکلا علی - ویجیطان بکمال ذلہ الا علی - وعلی آلہ اول الشرف والبراع - واصحابہ ذوی الصولۃ والشجاعہ - اہا کبیر الخدا کے ادنیٰ ووسطا تک طرف سلامہ ابو الفوز محمد امین السویدی کہتے ہیں کہ جب کہ کتاب نہایتہ الارب فی معرفۃ انساب العرب مصنفہ شیخ فاضل وغریب فاضل بن الخن و الباطل شہاب الدین ابی العباس احمد بن عبد اللہ ابن سلیمان ابن اسماعیل خلقتندی مصری شافعی المشہر ربان ابی غنہ نعم اللہ برجتہ - علم انساب کی کتاب میں سب سے عمدہ تھی - جیسا کہ ہم کو دیکھنے سینے سے معلوم ہوا - لیکن اس میں طول محل وریجاز مخل تھا اس میں قبائل و شعوب کے حالات کثرت تھے - چونکہ اس کی ترتیب حروف ہم پر تھی - جب کسی قبیلہ متاخر کی نسب قبیلہ متقدمہ کی پڑتی - تو پہلے ان حروف کے مواضع دریافت کرنے میں سخت وقت پیش آتی - مثلاً اگر کوئی چاہتا کہ بنی الجہد کی نسب قحطان کے ملائے تو پہلے الف ولام مع عین مہم کے باب کو دیکھنا - پھر حرف سہب پھر فاق پھر حرف حاء دیکھنے کی احتیاج تھی - حرف السین اور حرف الفاق بھی دیکھنا پڑتا - ایسا ہی باقی قبائل و بطون کی جانچی و پڑتال میں مشکلات کا سامنا ہوتا - اس لئے میں نے مصنف کی مخالفت کو مناسب سمجھا - اور اس کے اسلوب کو بدل دینا اولیٰ بنانا - اس طور پر کہ پچھلے قبائل کو اگلے قبائل کے ساتھ خطوط کے ذریعہ سے جو کہ آباؤں سے کھینچ کر اپناؤں (بطیوں) تک پہنچتے ہیں - ملا دوں - اور ہر ایک نام دائرہ کے ضمن میں لکھوں اور مصنف کی عبارت و تفصیل خطوط کے درمیان تفصیل کے ساتھ ثبت کروں - خدا پر بھروسہ کر کے اس کام کو شروع کرتا ہوں -

میں نے مصنف کی کئی باتوں کو چھوڑ دیا ہے - اور کئی اور باتوں کا اس پر اضافہ کر دیا ہے - بعض بادشاہوں وغیرہ کی نسبیں اس کے ساتھ ملتی کر دی ہیں - اور نسبوں کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کی ہے - تاکہ زیادہ مفید ثابت ہو - اور اس کا نفع عام ہو - اس کتاب کا نام میں **سبک المذہب فی معرفۃ قبائل العرب** رکھی - **وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰی تَوَكَّلْتُ عَلَیْہِ الْکَلِیْمُ** -

مخفی نہ رہے کہ میں نے اس کتاب کی ترتیب چودہ بابوں پر دی ہے - پہلا باب علم الانساب کی فضیلت اور اس کے فوائد اور اس کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۲) باب خالص عربوں اور ان کے انواع و محققین کے بیان میں - (۳) باب انساب کے طبقات وغیرہ کے بیان میں - (۴) باب عربوں کی قدیمی جائے رہائش جن سے نکل کر اطراف و اکنان میں پھیلے - (۵) باب علم الانساب کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۶) بعض عربوں اور ترکوں اور رومیوں و سوڈانیوں کی معرفت کے بیان میں - (۷) ان قبائل کے بیان میں جن کا بعض نسب والوں نے ذکر تو کیا لیکن انہوں نے کسی خاص قبیلہ کے ساتھ ان کو ملا یا نہیں - (۸) باب ان قبائل کے بیان میں ہے کہ جن کے متعلق عربی یا عجمی ہونے میں اختلاف ہے (۹) باب اسلام کے پہلے عربوں کے مذاہب و رسوم کے بیان میں - (۱۰) باب عربوں کی بعض فخریہ باتوں و علمہ میں جو ان کو قبائل میں امتیاز حاصل تھیں - (۱۱) باب عربوں کے جنگ و جدال کے بیان میں جس میں کہ یہ لوگ زمانہ جاہلیتہ و ابتداء اسلام میں مبتلا تھے - (۱۲) باب عربوں کی آگوں کے بیان میں جو کرمانہ جاہلیتہ میں ان کے ہاں مروج تھیں (۱۳) باب عربوں کے بازاروں کے بیان میں جو کہ اسلام سے پہلے ان کے ہاں مشہور تھے - (۱۴) چارہ خاندانہ کے بیان میں +

**پہلا باب علم الانساب کے فضائل اور اس کے فوائد و حاجت کے بیان میں**

اس میں شک نہیں کہ علم الانساب کا جاننا امور ضروریہ میں سے ہے - اس لئے کہ شریعت کے کئی احکام اور علوم دینیہ کی اس پر مدار ہے

شریعت مطہرہ نے جگہوں پر اس کا اعتبار کیا ہے۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کا جاننا کہ آپ نبی قریشی ہاشمی تھے۔ حضور مکرم معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ان حالات کا جاننا صحیحۃ الایمان کے لئے ضروری و لازمی ہے۔ اور اس سے ہجرت کا عذر مسلمہ سے غیر مسموع ہے۔ (۲) لوگوں کا آپس میں تباہی میں تباہی بھی اس پر موقوف ہے۔ تاکہ آبا و اجداد کی طرف نسبت کرنے میں غلطی نہ ہو۔ قرآن کریم میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا**۔ اے لوگو۔ ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا اور شعبوں اور قبیلوں پر تمہارا تقسیم کر دی تاکہ تم میں جان پہچان رہے۔ وراثت کے احکام کو بعض وراثت بعض کے لئے واجب ہوتے ہیں۔ اور نکاح کے دلیوں میں کہ بعض کی ولادت مقدم سمجھی جاتی ہے۔ اور ایسا ہی وقت کے احکام جب وقف کنندہ بعض رشتہ داروں کو مخصوص کرے یا کسی خاص قبیلہ کے لئے وقف کرے۔ نیز عائدہ کے احکام ویتہ کے بارہ میں کہ ان عصبائت کے ویتہ و سوا کی جائے۔ اور ان سے نہ کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض احکام کی مدار علم الانساب کے جاننے پر ہے۔ اگر علم الانساب نہ ہوتا۔ تو ان احکام کا جاننا مقصود نہ ہوتا۔ اور ان امور کی طرف پہنچنا مشکل دشوار ہوتا۔ (۳) نکاح کے بارہ میں مرد و عورت کی کفو کا اعتبار بھی نسب جاننے پر موقوف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ہاشمی مطہری اور سقیہ قبائل قریش کی کفو نہیں سمجھی جاتا۔ ایسا ہی قریشی غیر قریشی عربوں کی کفو نہیں۔ کنانی عربوں کے متعلق دو قول ہیں۔ صحیح قول یہ ہے۔ کہ غیر کنانی وغیرہ قریشی کنانیوں کی کفو نہیں۔ عجمیوں میں نسب کے اعتبار میں بھی دو قول ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ان میں بھی نسب کا اعتبار ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (امام عظم) کے مذہب میں تمام قریش ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ اور باقی عرب بھی ایسا ہی ایک دوسرے کی کفو سمجھے جاتے ہیں۔ ہذا ایک پیروی میں ملتفتی میں بنی ہالہ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ ان میں فرا لاسن ہے۔ صاحب در سنہ کہا ہے کہ یہ استثنا غلط ہے۔ بلکہ مطلقاً تمام عرب غیر قریشی ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ عجمیوں میں ان کے (حنفیہ) کے مذہب میں نسب کا کوئی اعتبار نہیں۔ جب نسب کا اعتبار نہ ہوا۔ تو ان امور کی وجہ سے احکام کا جاننا مشکل ہے۔ (۴) عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں تشریف نسب کا اعتبار نہ ضروری ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے ساتھ نکاح کرتے وقت اس کے دین و حسن و مال و جمال کا خیال رہے۔ اور ایسا ہی حضور کا ارشاد ہے کہ نکاح میں حسب یعنی شریف ذات کی رعایت بھی ضروری کرنی چاہئے۔

(۵) رقیقہ (غلامی) کے احکام کا عربوں کے سوا عجمیوں پر جاری ہونا ان علماء کے نزدیک جن کا یہ مذہب ہے۔ امام شافعی کا ایک قول یہی ہے۔ جب نسب معلوم نہ ہو تو اس بات کا جاننا مشکل ہے۔ ایسا ہی اس کی مثل باقی احکام میں جن کی مدار نسب جاننے پر ہے۔ بہت علماء محدثین و فقہاء مثل بخاری و ابن السخی و طبری نے سلف کے عمل کو حجت قرار دیتے ہوئے نسب میں فخر کرنا جائز رکھا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ علم الانساب میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔ آپ کا اس علم کو حاصل کرنا بھی اس علم کی شرافت پر وال ہے مصنف ریحان در ریحان نے ابی سلیمان الخطابی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نسب دان تھے آپ ایک رات کو حضور علیہ السلام کے ساتھ نکلے۔ اور ایک قوم پر جا پہنچے۔ آپ نے پوچھا کہ تم کس قوم سے ہو انہوں نے کہا کہ ہم ربیعہ سے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر نے کہا کہ ربیعہ کے کس قبیلہ سے ہو ہامہ سے یا لبہازم سے۔ انہوں نے کہا ہم ہامہ عظمیٰ سے ہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ہامہ کے کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ذہل اکبر سے۔ آپ نے فرمایا کہ عوف جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لاؤ ابو ادی عوف عوف کی وادی میں کوئی آدمی نہیں) تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے بجا ایذا۔ کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ لبہازم ربیعہ پر جو کہ عمان نوازی میں مشہور تھا۔ کیا تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ حوفان بادشاہوں کا قاتل۔ ان کو لوٹنے والا تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فسہایہ کہ مرفل الحاکبلی دستار والا تمہیں میں سے تھا انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیندہ کے بادشاہوں کا مامول تمہیں میں سے تھا انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ قبیلہ لحم کے عمر بادشاہ تمہیں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ذہل اکبر نہیں جو بلکہ ذہل اکبر جو یہ بات مستحکم ایک نوجوان و عفل نامی چہرہ متشیر کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ کہ سائل سے کچھ ہم بھی پوچھتے ہیں۔ اور یہ جوان آپ کو جانتا نہیں تھا۔ امی صاحب آپ نے تو ہم سے سب کچھ پوچھ لیا۔ اور ہم نے بلا کسی خفا کے آپ کو بتا دیا۔ آپ کس نسب سے ہیں؟

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں قریش سے ہوں۔ اس نے کہا کہ واہ واہ آپ تو نسب میں بہت شریف اور رئیس ہیں۔ آپ مکر و فریب سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں یم بن مرہ سے ہوں۔ جو ان کے گاہک یا کسی قسم آپ تو اعلیٰ نسل سے ہیں۔ قطعی جس نے تمام قبائل کو جمع کر لیا تھا کیا وہ تمہیں میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر اُس نے کہا کیا آپ اہل نجد ہیں سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر اُس نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ اہل سقاہ میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اہل حجاز میں سے ہیں آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے اپنی اوطین کی مہار کو کھینچا۔ تو اس جوان نے کہا۔

صَادَقَ مُحَمَّدٌ السَّكِينُ كَرَّمَ اَبْدُ فَعَدَّ ۖ يَهْدِيكَ حَيْدٌ ۖ وَجَدْنَا يَصْدِرُ عَدُوَّ

کہ اعلیٰ قریش سے ہے۔ یا ادنیٰ سے۔ آپ نے اس بات کی خبر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا۔ کہ کیا یہ ایفدہ کے لئے ہیں ان پر جہا طلعہ آپ نے جواب دیا۔ کہ ہاں اسے اباحسن۔ ضروری بات ہے کہ ایک دانا سے دوسرا دانا بڑھ کر ہے۔ یہ وہی دخل ہے۔ جو کہ اسماءؓ میں میں حزب امثل مشور ہے۔ علم نجوم و دیگر علوم عربیہ کا اس پر بڑھنا۔ ایک دفعہ یہی دخل ابن خلفہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حاضر و بارگاہ تھا۔ آپ نے اس کا حال پوچھ کر معلوم کر لیا۔ کہ شیخص بہت بڑا عالم ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے یہ فضیلت کیسے حاصل ہوئی۔ اس نے عرض کی یہ علوم مجھے عقلمند دل اور کثرت سے حاصل کرنے والے زبان کے ذریعہ سے ملے ہیں۔ اور لسانِ علم کی آفت ہے۔ حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ بڑا یہ کہ پاس جا کر اسے علم نسب و نجوم کی تمام اسے۔ ابو عبیدہؓ نے لکھا ہے کہ علم نسب میں اس کا مساوی عرب میں ابن الکلبیس از قبیلہ بنی عوف ابن سعد ابن قسلب ابن وائل تھا۔ اس ابن کلبیس اور دخل مذکور کے حق میں مسکین ابن عامر شاعر کہتا ہے۔

فحکم وغفہ وارحل الیہ۔ ولاتدعی ملطی من الکلال + او ابن الکلبین النری زیداً۔ ولوا مسمى بمغترق الشمال + عرب کے نسب دانوں میں بلند پایہ والا سحر ابن اوس ابن حارث ابن سحر بن یوسف بن قضا سے بھی گزرا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ علم النسب میں بہت بڑا عالم تھا۔ علم الانساب میں اکابر علمائے مثل ابی عبیدہ بن جراح بن حزم وغیرہ۔ نے بھی کتب میں تصنیف کی ہیں۔ جو کہ اس علم کی شرافت پر دل ہیں۔

دوسرا باب۔ خالص عربوں اور ان کے انواع و اقسام اور جو کہ ان کی سلاک میں منسلک ہیں کجیاں ہیں

مخفی نہ رہے کہ لفظ عرب کی دلالت شہروں کے باشندوں پر ہے۔ ادیہ نشینوں کو اعراب کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں لفظ عرب کا اطلاق دونوں پر مسموعی ہے۔ جوہری نے پنے صحاح میں لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب کا اطلاق جیوں پر ہوتا ہے۔ (جو کہ جیلان کی قسم سے بحرین میں ایک قوم ہے)۔ ادیہ لوگ شہری ہیں۔ عرب کی طرف نسبت کرتے وقت عربی اور اعراب کو چھوڑ کر عربی کہتے ہیں عرف عام میں ان تمام کو عرب ہی کہا جاتا ہے۔ قاموس میں یوں ہی ہے۔ مصنف عربان نے لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب اعراب کے مشتق ہے۔ جس کے معنی بیان کے ہیں۔ جو کہ اعراب ارجل عن حاجتہ اذا بان کے محاورہ سے لیا گیا ہے۔ ان کو عرب اس لئے کہتے ہیں کہ قوتہ بیانی و بلاغت میں ان لوگوں نے کمال حاصل کیا ہے۔ عرب کے ماسوا تمام لوگوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ ترک ہوں یا رومی فرنگی ہوں یا کوئی اور۔ عام لوگوں نے عجم کے لفظ کو اہل فارس سے مختص کیا ہے اور غیلا ہے۔ اہل مغرب اب تک رومیوں اور فرنگیوں وغیرہ کو عجمی کہتے ہیں۔ عجم لغت میں اس سے کہیں کہیں کی زبان صاف نہ ہو۔ اس وجہ سے ایک عربی شاعر کو دیا لا عجم کہتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ عربوں کی جنس عجمیوں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ چنانچہ کہ احادیث سے سمجھا جاتا ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے ان سے محبت کرنے کا امر فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ پھر عربوں کی ذوق ہیں ہیں۔ عرب و مستغرب۔ عرب العار ب کے ذکر میں ان کی تفصیل آئیگی۔

تیسرا باب انساب کے طبقات اور چکر اس سے ملحق ہے کے بیان میں

غنی نہ رہے۔ عربوں کے دواصل ہیں۔ عدنان و قحطان زمانہ جاہلیتہ میں ان کے بادشاہ قبیلہ قحطان سے جوتے تھے۔ اسلام نے سلطنت کو عدنان میں منتقل کر دیا۔ اور ان کے کئی فرور و شاخیں ہیں۔ عربوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق میں نے ان کی ترتیب سات



طبقات پر دی ہے۔ اہل لذت نے بھی ان کے سات طبقات بنائے ہیں (ہذا طبقہ شعب کے بیان میں) نسب بعید نسب کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عدنان جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ ان تمام قبائل کا باپ ہے جو کہ اس کی طرف منسوب ہیں۔ اور آگے اس کے کئی شعبے ہیں ماوردی نے احکام السلطان میں لکھا ہے۔ کہ شعب کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ اس سے کئی شاخیں نکلتی ہیں زحشری نے کثات میں ایسا ہی بیان کیا ہے (دوسرا طبقہ قبیلہ کے بیان) قبیلہ وہ ہے جس سے کئی شعب (شاخیں) نکلیں۔ جیسا کہ ربیعہ و مضر۔ ماوردی نے قبیلہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ اس میں نسبوں کا تقابل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو قبیلہ جو کہ تقابل کے مشتق ہے کہتے ہیں۔ ایک قبیلہ کے آگے کئی قبائل ہوا کرتے ہیں اور بسا اوقات جہاں کو بھی قبائل کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ جوہری کا یہ کلام اس پر دل ہے۔ عرب کے جہاں قبائل ہیں۔ جو کہ کئی بطنوں کے جامع ہیں۔ (تیسرا طبقہ۔ عمارہ کے بیان میں) عمارہ وہ ہے کہ جس میں قبیلہ کی نسبتیں منقسم ہوں۔ جیسا کہ کنانہ و قریش۔ اور اس کی جمع عمارات و عمارت ہے۔ چوتھا طبقہ بطن کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں عمارہ کی انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی عبدالمناں و بنی مخزوم ہیں بطنوں و ابطن اس کی جمع ہے (پانچواں طبقہ فخذ کے بیان میں) اس میں بطن کے انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی ہاشم و بنی امیہ۔ اس کی جمع افادہ ہے۔ (چھٹا طبقہ فیصلہ کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں انساب فخذ کی تقسیم ہوتی ہے۔ جیسا کہ بنی عباس و بنی عبدالمطلب و ماوردی رحمہ اللہ نے احکام السلطانہ میں ان کی ترتیب اسی طور پر دی ہے۔ زحشری نے اپنی تفسیر (کثات) میں وجعلناکم شعوبا و قبائل کے نیچے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ لیکن فرق اس قدر ہے۔ کہ اس نے شعب کی مثال خزیمہ سے اور قبیلہ کی کنانہ سے اور اعمارہ کی قریش سے اور بطن کی قضی اور فخذ کی ہاشم سے۔ اور فیصلہ کی عباس سے دی ہے۔ بالحد فخذ قبائل کا جامع اور بطن افخاذ کا اور عمارہ بطنوں کا اور قبیلہ عمار کا اور شعب قبائل جمع کنندہ ہے۔ اور یہ سب بشرط قدم مولد و کثرۃ اولاد ایک دوسرے سے تعداد میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور کم سے کم فیصلہ میں ایک شخص اور اس کا لڑکا کا بنی ہے۔ نوڈی نے تحریر التنبیہ میں لکھا ہے کہ بعض نے فیصلہ سے پہلے عشیرہ کا شمار کیا ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ عشیرہ اہل فخذ یعنی بیوی اور بال بچے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے ابن کلبی سے اور اس نے اپنے باپ سے شعب کا سب پر منقسم ہونے اور پھر قبیلہ پھر فیصلہ اور اس کے بس۔ عمارہ اور سب سے اخیر فخذ کا درج ہونے کی روایت کی ہے۔ اس نے فیصلہ کا عمارہ کی جگہ قبیلہ کے بعد ذکر کیا ہے۔ اور عمارہ کو فیصلہ کی جگہ فخذ سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس کے خلاف اس کا کوئی قول نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ پہلی ترتیب سب سے عمدہ ہے۔ اس لئے یہ ترتیب انسان کی بقیہ (بناوٹ) کے مطابق ہے۔ شعب کو انسان کی سرکی جوئی سے مشابہت ہے۔ اور قبائل بمنزل سر کے اندرونی اعضا کے ہیں۔ جیسا کہ رگیں متفرق مقامات سے جوتی ہوئیں شگون تک پہنچتی ہیں جس کا مکان سر کی کھوپڑی ہے۔ اور اس سے انسان کے آسور گتے ہیں۔ یہ شعب و قبائل کی آپس میں نسبت ایسی ہی ہے۔ جوہری نے لکھا ہے۔ کہ قبائل عرب کو قبائل الاراس (سر کے قبائل) کہتے ہیں۔ اور عمارہ کو بعد میں اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ شعب و قبائل کو عمارت کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ بنیاد سے عمارت شروع ہوتی ہے اور بعد عمارت بمنزل گردن و سینہ انسان کے ہے۔ اور بطن کا ذکر عمارہ کے بعد اس لئے لاتے ہیں۔ کہ بطن (پیٹ) سینہ و گردن سے نیچے ہوتا ہے۔ چونکہ رانی بطن (پیٹ) کے نیچے ہوتی ہیں۔ اس لئے فخذ (ران) فخذ کا مترتبہ بطن کے بعد قرار دیتے ہیں۔ اور ایسا ہی چونکہ فیصلہ سب سے اخیر درجہ کی نسب یہی ہے۔ جو کہ عشیرہ کے مترادف ہے۔ جو کہ سب نسبوں سے اولے درجہ کی نسب شمار کی جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ وَفَصَّيْنَاكَ بِاللَّحْلِ نُؤُودٍ۔ یعنی اس کے رشتہ دار جو اپنے ساتھ ملائے۔ اور ظاہر ہے کہ انسان اپنے ساتھ قریبی رشتہ داروں کو ہی ملاتا ہے۔ اسی ادنیٰ ہونے کے سبب سے فخذ کے بعد فیصلہ کو لاتے ہیں جو کہ بمنزل انسان کی پناہ دیں اور پاؤں کے ہے۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ بالا چھ طبقات میں سے محاورہ میں اکثر قبیلہ و بطن کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ عمارہ و فیصلہ بہت کم سننے میں آیا ہے اور اکثر اوقات سب طبقات کو کئی کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ عام طور پر کئی من العرب (عرب کا قبیلہ) کہا جاتا ہے اور خاص طور پر کئی بنی فدان کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے آگے جاکر نسبوں میں ہم مینوں لفظوں پر ہی گفتا کرینگے۔

## چوتھا باب قدیم عربوں کے مساکن اور سب اطراف و اکناف میں پھیلنے کے بیان میں۔

مخفی نہ رہے کہ اب زمانہ میں عربوں کا وطن جوہرۃ العرب کے درمیان آباد و عمدہ حصہ میں جہاں کہ اب خاندان کعبہ و حضرت سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن اطہر و نچو اس کے نواحی علاقہ میں تھا۔ اور یہ علاقہ بہت وسیع اور فرخندہ ہے۔ اس کی مغربی سرحد کا ایک حصہ شام کے

یعنی جنگلوں سے ملتا ہے۔ شہر بلفاؤ سے لیکر ایلہ تک۔ اور دوسرا حصہ بحر قزح سے ملتا ہے۔ ایلہ سے لے کر جہاں کہ مصر سے حجاز میں آنے والے حاجیوں کے راستہ میں ایک عقبہ (گھاٹی) ہے۔ تائین کے حدود تک جہاں کہ مقام فعلی وزید اور ان کے قرب دنوار کے محلے ہیں۔ اس کی سرحد بحر ہند و بحر قزح کے ملحقہ سے لیکر یمن کے کنارے عدن تک ہے۔ جہاں ظفار اور اس کے نواحی بلاد ہیں۔ اور اس کی مشرقی سرحد بحر فارس ہے۔ جو کہ بحر ہند سے نکلنا چڑا شمال کی جانب بحرین کے علاقہ تک اور پھر عراق کے شہروں بصرہ پھر کوفہ تک مندر ہے اور اس کی شمالی سرحد دریائے فرات سے ملتی ہے۔ جو کہ عراق کے شہر کوفہ سے شروع ہو کر جزیرہ فراتیہ شہر عازہ و بلس تک اور پھر بلفاؤ مذکور تک جو کہ شام کے جنگلوں میں ہے چلی جاتی ہے۔ الغرض۔ جزیرۃ العرب کے حدود کا سیاح شام کے جنگل کے کنارے سے بلفاؤ سے ایلہ تک حجب کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر وہی بحر ہند میں اپنے دائیں جانب کے نئے کنارے کنائے مدین تک پھر منبع سے جدا اور پھر زبیدہ تائین کے جنوبی حد تک چلا جاتا ہے۔ پھر وہی سیاح اپنا رخ مشرق کی طرف کئے ہوئے ساحل یمن پر بحر ہند کو اپنے دائیں جانب کئے ہوئے عدن سے گذر کر مشرقی یمن کے ظفار کے کناروں سے گذرنا چواہرہ کے کناروں تک پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچ کر وہی سیاح اپنا رخ شمال کو ہٹا کر ساحل یمن کو منظر کرنا اور بحر فارس اپنے دائیں جانب کئے ہوئے مہرہ کے کناروں سے تھجوز کر کے صوبہ بحرین کے شہر عمان سے گذر کر جزیرہ اوال سے ہوتا چواقیفین سے آگے کا خبر تھجوز کر کے بصرہ سے نکل کر کوفہ میں پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچ کر مغرب کی طرف سیاح کا رخ بدل جاتا اور بحر فارس سے جدا ہو کر دریائے فرات کو اپنی اہل جانب کئے ہوئے سبیلہ سے گذر کر بلفاؤ میں پہنچ جاتا ہے اور یہ وہی مکان جہاں سے چلا تھا۔ سلطان عماد الدین صاحب حمہ نے تقویم البلدان میں لکھا ہے کہ سیاح یہ سفر اپنی باربرداری سمیت سات ماہ اور گیارہ دن میں طے کرتا ہے۔ بلفاؤ سے شرہ تک تین دن کا راستہ ہے شرہ سے ایلہ تک بھی تین دن کی منزل ہے۔ ایلہ سے جہانگ جو کہ مدینہ منورہ کی حد ہے تقریباً بیس دن کا راستہ ہے۔ جہانگ سے ساحل جحفہ تک تقریباً تین دن کی مسافت ہے محل جحفہ سے جدہ تک جو کہ مظهر کی حد ہے تین دن کا راستہ ہے۔ جدہ سے عدن تک ایک مہینہ کی مسافت ہے۔ عدن سے سواحل (کنارے) مہرہ تک بھی ایک مہینہ کا ہے۔ اور ایسا ہی حمہ کے صوبہ بحرین کے شہر عمان تک ایک ماہ کا راستہ ہے۔ عمان سے صوبہ بحرین کے شہر مہرہ تک بھی ایک ماہ کی مسافت ہے۔ پھر کے صوبہ عراق کے ہر شہر عبادان تک پندرہ دن کا راستہ ہے۔ عبادان سے بصرہ تک دو دن کی مسافت ہے۔ بصرہ سے کوفہ تک بارہ منزلیں ہیں۔ کوفہ سے بلس تک بیس پڑاؤ ہیں۔ بلس کے سلیہ تک سات دن کا سفر ہے۔ سلیہ سے صوبہ دمشق کے شہر مشاریق غوطہ تک تقریباً چار دن کا راستہ ہے۔ مشاریق غوطہ سے مشاریق حوران تین دن کا سفر ہے۔ مشاریق حوران سے بلفاؤ تک چھ دن کی مسافت ہے یہ جزیرۃ العرب کا دور محیط ہے۔ مخفی ذر ہے کہ گنت میں جزیرہ اس زمین کو کہتے ہیں۔ جو پانی سے اوپر نکل آئے۔ جزر جو کہ مدی صند ہے اس سے اس کو بنایا گیا ہے۔ پھر اس میں فراخی کر کے ہر اس زمین کو کہہ دیتے جس کو پانی نے گھیرا ہوا ہو جب کہ اس سرزمین کو خوب کی جانب سے بحر قزح اور جنوب کی طرف سے بحر۔ سر۔ ہند اور مشرق کی جانب سے بحر فارس اور شمال کی جانب سے دریائے فرات نے گھیرا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو جزیرہ کہتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ اس میں آباد تھے۔ اس لئے انہوں نے جزیرہ اضافت عرب کی طرف کر دی۔ مدائنی نے کہا ہے کہ جزیرۃ العرب کے پانچ حصے ہیں۔ تہامہ و نجد و حجاز و عروص و یمن۔ تہامہ حجاز کے جنوب کی طرف ہے۔ نجد حجاز و عراق کے درمیان ہے۔ حجاز نجد و تہامہ کے درمیان ہے۔ اور یہ ایک پہاڑ ہے۔ جو کہ یمن سے شروع ہو کر شام تک جاتا ہے۔ نجد و تہامہ کے درمیان حجاز کو حجزہ کہتے ہیں۔ عروص بحرین کی جانب کے کاسرہ کو نام ہے۔ اور جزیرۃ العرب کی سرزمین میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں۔ ان کی یہاں ضرورت نہیں۔

## پانچوال باب ان امور کے بیان میں کہ جن کی علم النسب میں ناظر کو ضرورت ہوتی ہے

اور یہ دس امور ہیں۔ (۱) مادری نے کہا ہے کہ جب نسبوں میں بُد ہو جائے تو قبائل شہوب اور عمار قبائل بن جاتے ہیں یعنی بطون عمار اور انخار بطون و فضائل انخار سے بدلو گواپ نسب ہے۔ اس کو فضائل کہتے ہیں (۲) جوہری نے ذکر کیا ہے کہ قبیلہ ایک باپ کی اولاد میں سے ہوتا ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے۔ کہ سوائے تین قبائل تنوخ و العقیق و عسان کے باقی عرب کے تمام قبائل ایک باپ کی نسل ہیں۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ کے چند بطون ہوتے ہیں۔ تیخون قبائل کے ذکر میں اپنی جگہ پر اس کا پورا بیان آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں کبھی ایک ہی باپ چند بطون کا باپ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک قبیلہ کے باپ کے کئی لڑکے ہوتے ہیں۔ اور بعض رطوں کے آگے ایک قبیلہ یا کئی قبائل بن جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور بعض رطہ کے والدہ رہ جاتے یا ان کی اولاد کو شہرت نہیں ہوتی تو اس لئے

پہلے قبیلہ کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے (۳) جب نسب دو طبقوں یا اکثر پشتل ہو مثل قریش و معز و عدنان کی تو نسب میں آخری درجہ والا کی نسبت ان میں سے جس کی طرف بھی کر دی جائے۔ اسی لئے جائز ہے کہ بنی ہاشم کی نسبت ہاشم و قریش و معز و عدنان کی جس کی طرف ہم چاہیں کر دیں۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم ہاشمی و قریشی و معز بنی و عدنانی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جوہری نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اعلیٰ کی طرف نسبت کر دینے سے اسفل کی طرف دوبارہ نسبت کرنیکی حاجت باقی نہیں رہتی۔ جبکہ کلب ابن ودرہ کی نسبت میں کلبی کہہ دیا جائے۔ تو یہی کافی ہے۔ اصول کی طرف نسبت کی حاجت نہیں۔ جوہری ماسکوٹھے طبقہ علیا و سفلی میں جمع کرنا جائز رکھا ہے۔ بعض نے طبقہ کی تقدیم کو ادلی سمجھا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ اموی عثمانی اور بعض نے طبقہ ادنیٰ کی تقدیم کو مناسب گردانا ہے جیسا کہ غسانی اموی (۴) کبھی بجا حلف موالات کے ایک شخص دوسرے قبیلہ کی جانب بھی منسوب کر دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بنی فلاں کا حلیف یا مولا ہے (۵) جب پہلے کوئی شخص کسی قبیلہ کا ہو اور بعد میں دوسرے قبیلہ میں مل جائے تو پہلے قبیلہ کی طرف اس کی نسبت کرنی جائز ہے اور ایسا ہی دوسری جانب بھی اس کی نسبت کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ دونوں قبیلوں کی طرف اس کو منسوب کیا جائے۔ جیسا کہ کہا جائے نسبی شتم و اثمی یا داثی شتم نسبی یا کوئی دوسری اس کے سوا مثال ہو۔ (۶) قبیلہ کی نسبت اکثر اوقات باپ کی طرف ہوتی ہے۔ جیسا کہ ربیعہ و اس و خزرج یا اس کی کوئی اور مثل۔ اور ماں کے نام سے بھی مشہور ہوتا ہے۔ جیسا کہ خند و بجیلہ یا اس کی مثل ہیں۔ اور کبھی قبیلہ کی شتر کی کوئی خاصیت وغیرہ ہوتی ہے۔ اور کبھی قبیلہ کے لقب کا کوئی خاص واقعہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غسان کسی غسان نامی پانی پر چاٹھ کرے تو ان کا لقب بھی غسان ہو گیا۔ اور لبسا اوقات واحد کا لقب بھی ہو جایا کرتا ہے۔ آگے نسبوں میں آجائیگا۔ (۷) قبائل کی اصطلاح میں پانچ قسم ہیں۔ (۱) قبیلہ کو باپ کے نام سے پکارنا جیسا کہ عاد و ثمود و بنی عود و بنی مدینی ہے اور اکثر اوقات یہ بات شعوب اور بڑے قبائل میں خصوصاً جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ پائی جاتی ہے۔ بطون و افتخاد وغیرہ میں یہ بات نہیں۔ (۲) قبیلہ پر توثہ کا لفظ اطلاق کرنے میں جیسا کہ بنو فلاں۔ اکثر اوقات یہ بات بطران و افتخاد اور جھوٹے قبائل میں پائی جاتی ہے۔ خصوصاً پہلے زمانہ میں (۳) قبیلہ کو جمع کے لفظ اور حرت باللام لاتے ہیں۔ جیسا کہ الطالیین و الجحافہ اور اس کی مثل۔ اکثر یہ بات متاخرین وغیرہ میں پائی جاتی تھی۔ (۴) قبیلہ کو لفظ آل فلاں سے بھی تعبیر کرتے ہیں جیسا کہ آل ربیعہ و آل فضل و آل علی اور اس کی مثل ہیں۔ متاخرین عربوں میں اس کا بہت رواج تھا۔ اور خصوصاً شام میں آج کل بھی یہی رواج ہے۔ آل سے مراد اہل ہے (۵) قبیلہ کو اولاد فلاں کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کی مثال بہت قبیل افغانی ذہن متاخرین میں ملتی ہے (۶) اکثر عرب کے نام وہی ہیں کہ جن کا خیال ان کے دماغوں میں ہوتا اور ان کی مہارت و مجاورت ان اشیاء سے ہوتی۔ جیسا کہ حیوانوں میں اسر و شبیر و نمر (جینا) اور نباتات میں نبت (پودا) و حنظلہ اور جیسا کہ حشرات الارض میں حیہ (سانپ) و حنش اور اجزائے زمین میں خمر و صخر (ٹھوس پتھر) وغیرہ۔ (۷) اور لبسا اوقات عرب اپنے بیٹوں کے بہت بڑے نام رکھتے ہیں۔ جیسا کہ کلب (کتا) و حنظلہ و مزار و حرب وغیرہ ہیں۔ اور ان کے غلام بہت ہی محبوب ناموں سے مشہور ہوئے جیسا کہ فلاح و نملح و غیرہ اس کی وجہ یہ ہے جب کہ الہی تیس کلابی سے پوچھا کہ تم لوگ کس لئے اپنے لڑکوں کے بہت بڑے نام رکھتے ہو۔ جیسا کہ کلب (کتا) ذہب (بھیر یا) اور اپنے غلاموں کے نام بہت عمدہ وضع کرتے ہو۔ جیسا کہ مرزوق و رباح اس نے جواب دیا کہ لڑکوں کے نام ہم دشمنوں کے مقابلہ میں وضع کرتے ہیں۔ اور غلاموں کے نام خاص اپنے لئے یعنی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کے لڑکے جاتے ہیں۔ تو ان کے نام بھی ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اور غلام چونکہ ان کے خدمت گزار ہوتے ہیں اس لئے ان کے نام بھی مرغوب ہونے چاہئیں۔ (۱۰) جب ایک قبیلہ میں دو نام موافق آتے جائیں۔ جیسا کہ الحارث و الحارث و الخزرج وغیرہ۔ اور ایک قبیلہ دوسرے باپ کی اولاد ہے۔ اور وجود میں اس سے پیچھے ہے۔ اس کو باپ کے نام سے پکاریں گے۔ اور پہلے کو اکبر کے لفظ سے تعبیر کریں گے۔ یا ایک لڑکے کے نام بولائیں اور دوسرے کو اصغر سے کہیں گے۔ اکثر اوقات یہ بات دو بھائیوں میں پائی جاتی ہے۔ جب کہ ایک بڑا ہو۔

## چھٹا باب بعض عربوں اور ترکوں اور سوڈانیوں کی نسبوں کے بیان میں

حنفی مذہب کے نسب کی ابتداء میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے اس لئے کی ہے کہ آپ کا وجود سب سے پہلے تھا۔ خدا کے نام شروع کرتا ہوں۔ وبالله التوفیق۔

شپ

الوش

فتیان

سالِ قحطی +

دیکھائی اور اپنے مالکی کا شرعیہوں کی ساداتوں سے نجات دی۔ لہذا وہ اپنے مقلد ہوا جس کی عمر سات مہینے کی تھی۔

اس کی تربیت میں اس کی ماں نے اپنے لکڑی کے کھڑکے جنوں کے پھل لٹا کر ان کے ساتھ کھارے کی اور ان کو شکستہ ناش

آپ اپنے والد ماجد کے وطن و جانشین تھے۔ آپ بہت ہی صالح و متقی مرد تھے۔ آپ نے والد ماجد کی اولاد کو جمع کر کے ایک عظیم



آپ کی پشت سے پیدا ہوئے۔<sup>۱۲</sup> آپ کی پشت سے ایک بڑا کبریا کی پشت ہوئی۔ آپ ایک عرصہ حال زندہ رہے۔

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

### نوح علیہ السلام

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

- نوح
- شوح
- شوحان
- مصر

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کی پشت سے پیدا ہوئے۔<sup>۱۲</sup> آپ کی پشت سے ایک بڑا کبریا کی پشت ہوئی۔ آپ ایک عرصہ حال زندہ رہے۔

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

### نوح

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

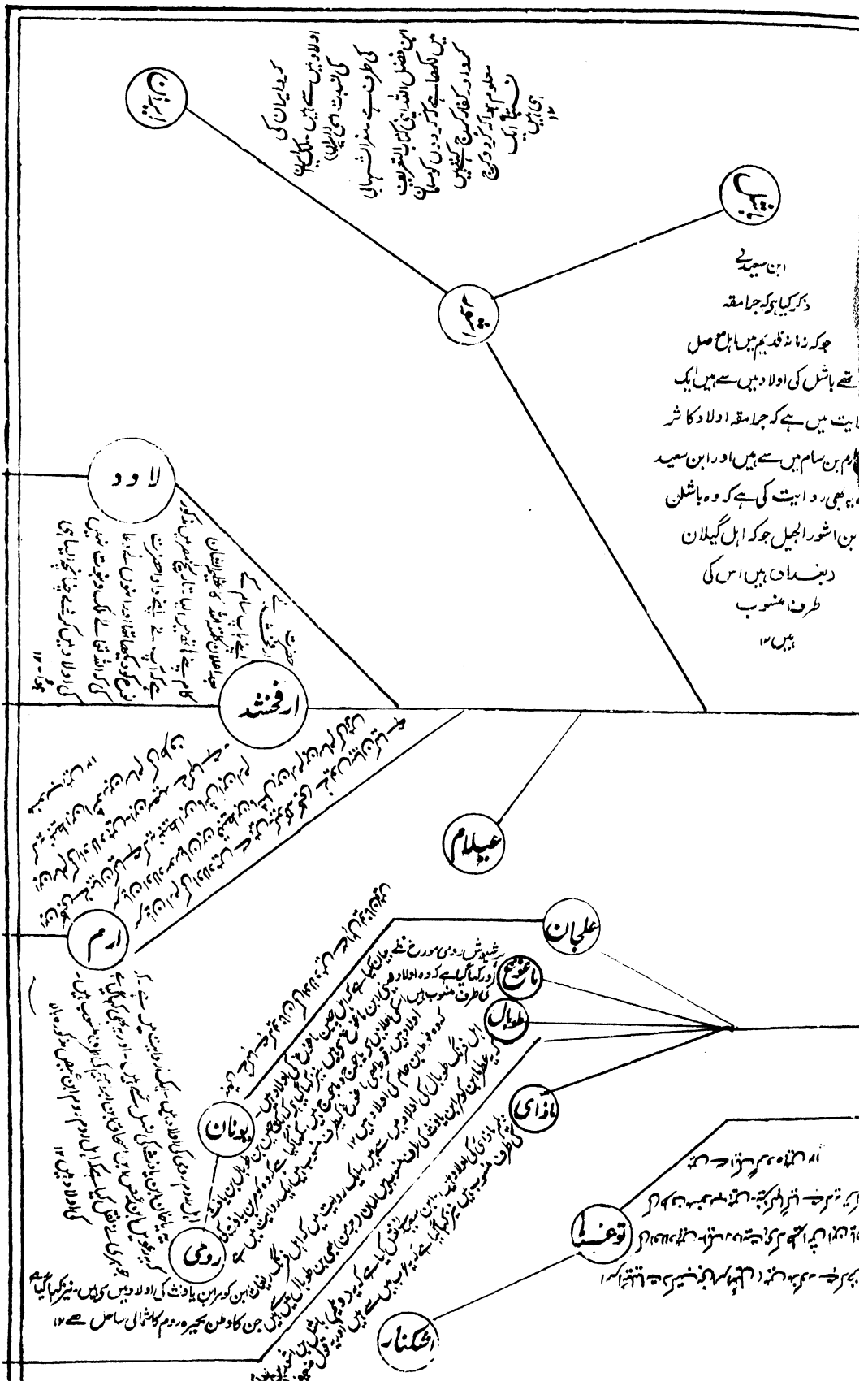
آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

### نوح

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے

آپ کا نام قابلِ عیش ہے۔ آپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دین سے بچے جھوٹے



[illegible]

چهارم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

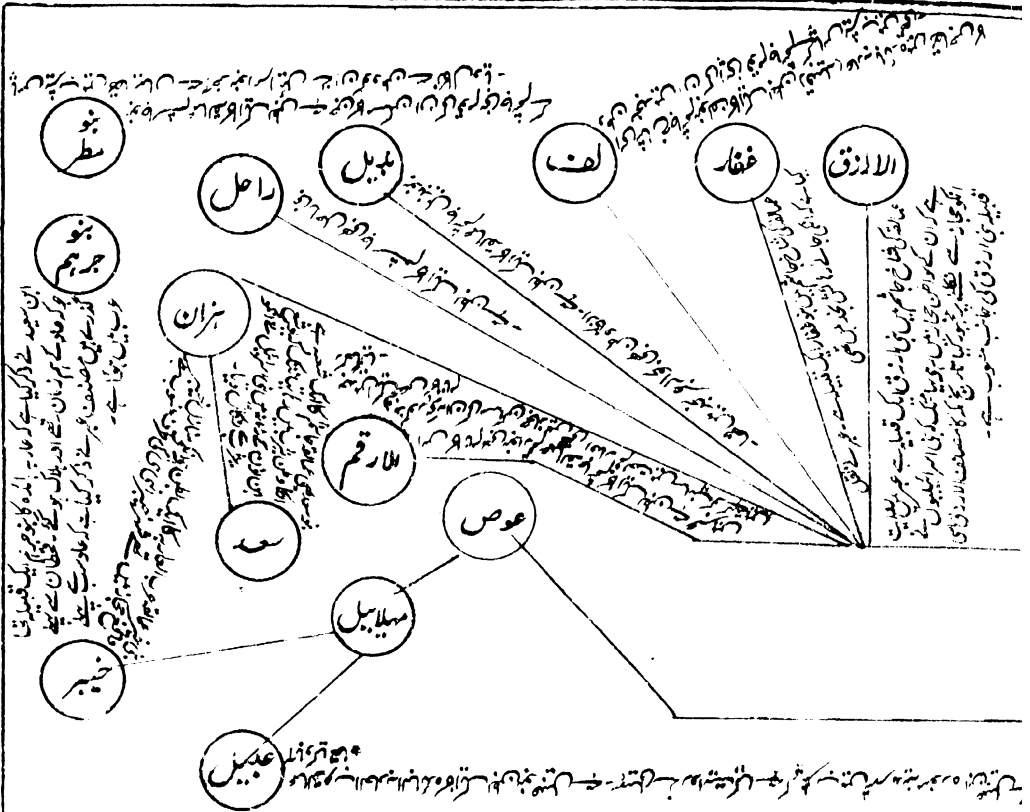
عسلی

[illegible]

عبد

[illegible]





Handwritten text in Persian/Arabic script, likely a continuation of the commentary or a separate note. It is written in a cursive style and occupies the lower-left portion of the page.

Handwritten text in Persian/Arabic script, likely a continuation of the commentary or a separate note. It is written in a cursive style and occupies the lower-right portion of the page.



وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

(ارغو)

(۱) کہ عہدِ موسیٰ و ہارونؑ کی تعلیم: یہ (جو علیہ السلام) کے بعد میں پیدا ہوئے، ان کے پاس یہ تعلیم آئی کہ خدا کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہے۔  
 (۲) کہ عہدِ عیسیٰؑ کی تعلیم: اس میں جو (مردم) نے مسیح سے پہلے  
 (۳) کہ عہدِ محمدؐ کی تعلیم: اس میں جو (مردم) نے مسیح سے پہلے

سلسلہ

10

خط بہر تہموت کا بنی لیاں ایک لہن  
 ارشید ہے غرضے نکلا کر کریدے  
 بیگم اس نے کئی نسبت  
 صبر نہ کر کہ

اے میرے دوست! میں نے  
 تم کو یہ سب کچھ بتا دیا ہے  
 کہ تم کو کون سا کام  
 کرنا چاہیے۔

[illegible]



Handwritten text in the top section, likely a preface or introductory remarks, written in a cursive script.

ارغو

فالغ

عابر

Main body of handwritten text in the middle section, containing several paragraphs of prose.

Handwritten text in the bottom section, continuing the narrative or providing additional commentary.

Vertical marginal note on the left side of the middle section.

Vertical marginal note on the left side of the bottom section.

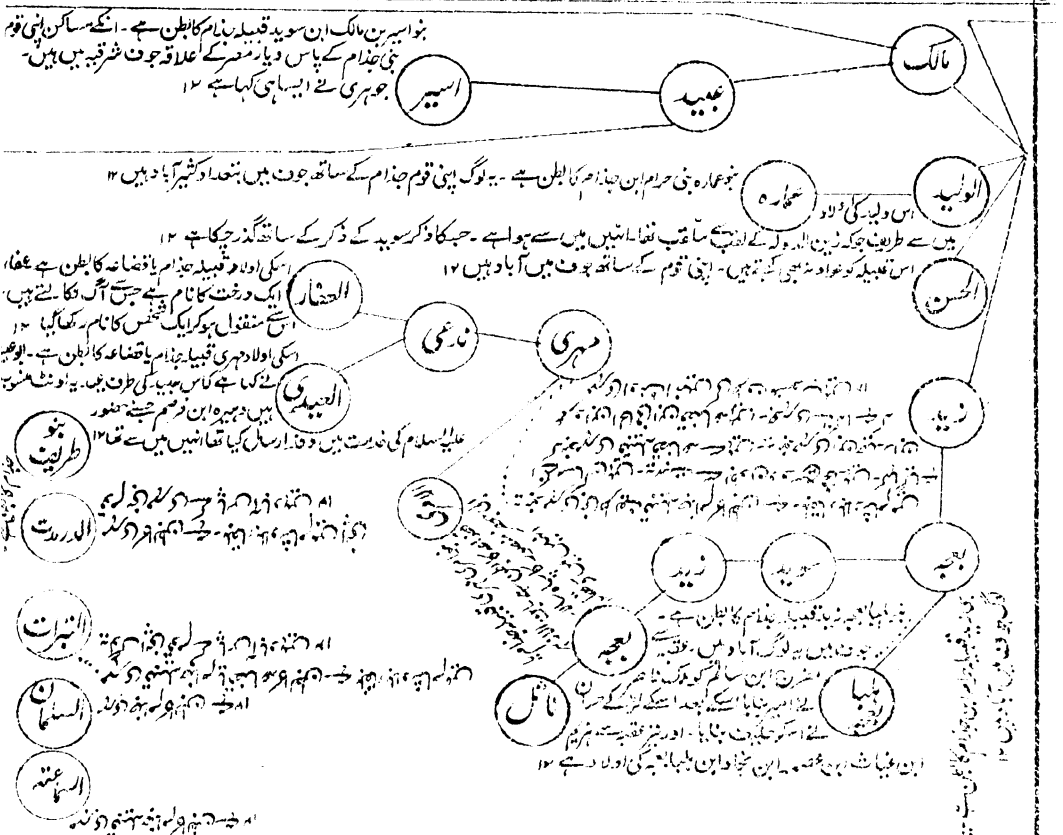
Vertical marginal note on the left side of the bottom section.

Vertical marginal note on the left side of the bottom section.

Vertical marginal note on the right side of the bottom section.

Vertical marginal note on the right side of the bottom section.

Vertical marginal note on the right side of the bottom section.







خط سلان

خط مالک

خط قطن

خط سلان

خط قطن

جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔ عظیم شہرت تھی جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

اسلام کے نسب میں نہایت اعلیٰ اعتدال کی وہاں کا حضرت علیؑ کی ایک ایسی جگہ تھی جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

انسانی اہل علم و ادب کے لیے ایک ایسی جگہ تھی جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

اس لیے کہ حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

زادہ میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

الصبح

ادد

اد

عدنان

زید

مرہ

عمو

مالک

قنقاعہ

الغوث

واکل

عبدالمحسن

جشم

معاویہ

قیس

عمو

الخباز

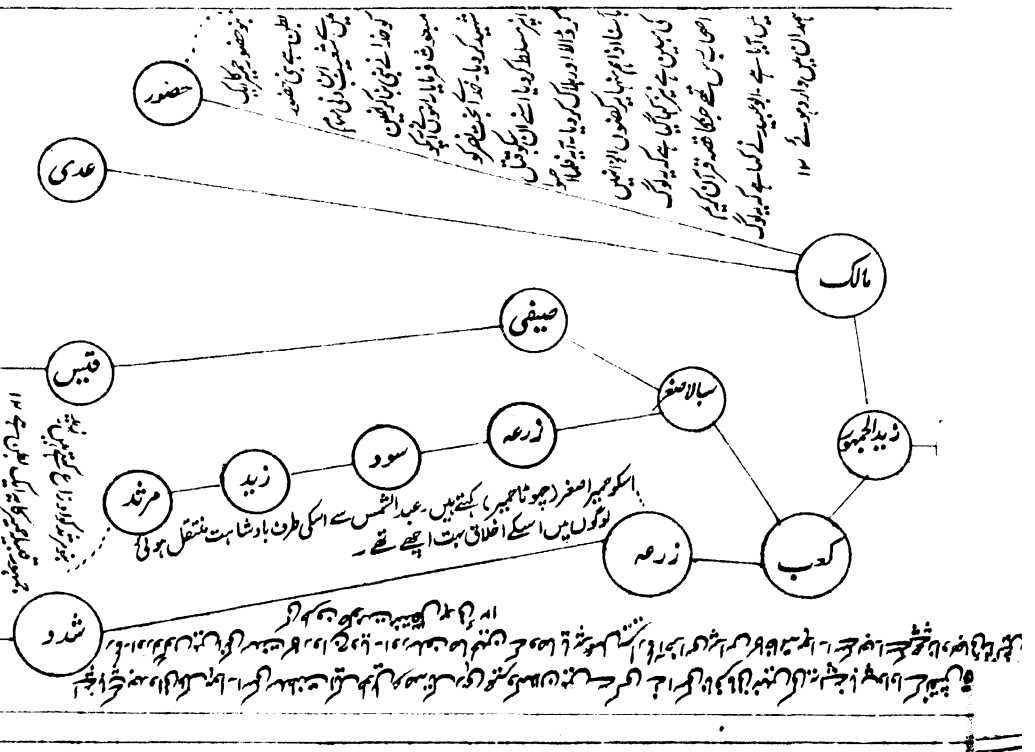
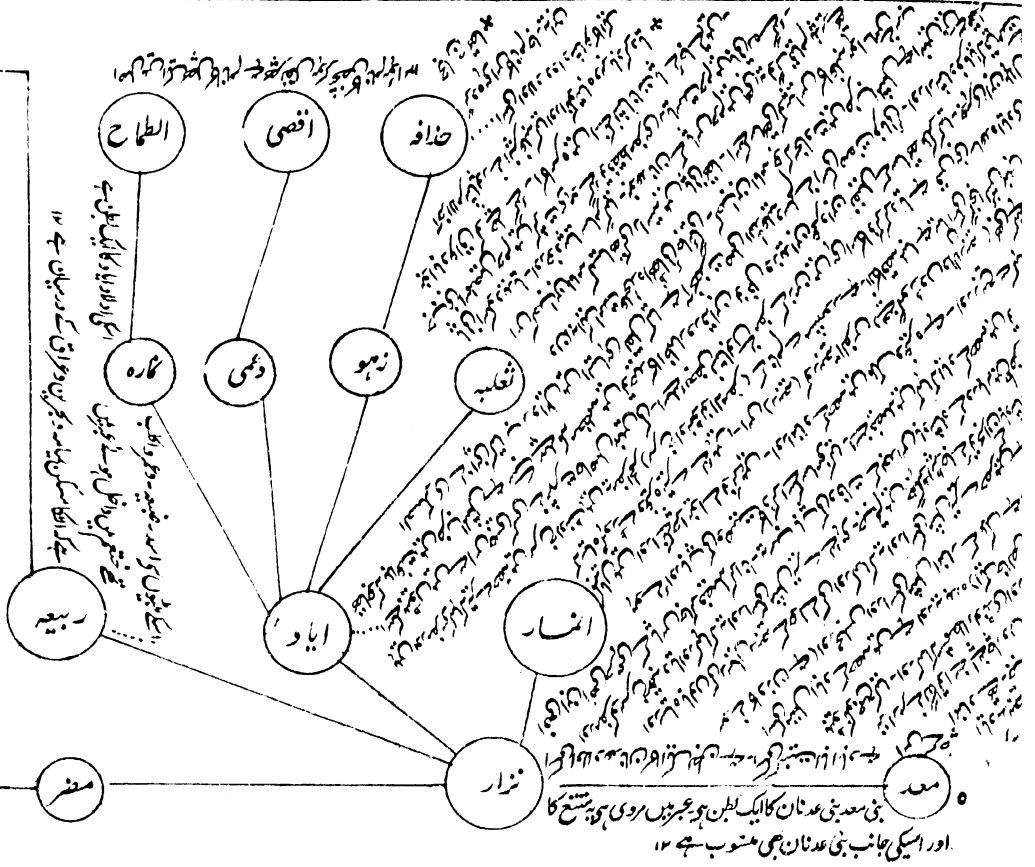
السول

اس میں ایک عورت کا نام تھا جس کا نام تھا۔

جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔

جہاں میں ہر جگہ سے حضرت علیؑ کی عظیم شہرت تھی۔





الناس

بمف

قضاء

نذیر الجمہور کہ جب الاصلہ راہ بن مائع نہیں کی اولاد میں سے



انقیس

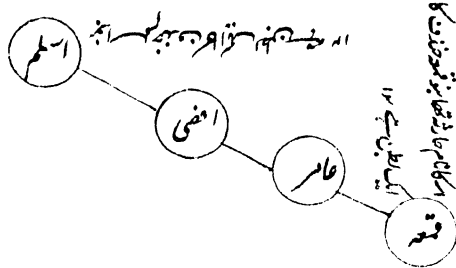
(دھارم) سے پہلے اپنے فقہاء کو خبر۔ اس نے پناہ لی کہ کیا ہے کار میں کن کے جھگڑات اور پیاری علاقہ دار تمام واو میں سب قبل میں قیتم کر اور ان کے آباد کر میں اس نے ان کی مدد کی۔ اور لوگوں کیلئے اس نے شاملا میں جو اس تمام قبل اس کو دہ حال ہو گئے۔ اور اب ایک قبیلہ دوسرے سے متعلق ہو گیا۔ جو کہ سب لوگ اس کی حکمت عملی سے خوشی اور استودہ حال ہو گئے تھے اس لئے اس (دھارم) کو رایش داسو دے کر (دھارم) کے نام سے دھارم کر گئے۔ ۱۷۵۱ سال اس نے سلطنت کی والدہ علم ۱۲



۱۰۰

طاب

بڑا بھانجڑ خون قہقہہ صرعا نیہ کا ایک بلن ہے۔ اور طابچ کا نام و متضاد بخرا اسے کہتے ہیں کہ۔ اور اسکا بھائی عامراونٹ چڑ ہے۔ تھے۔ انہوں نے ایک شکار کیا اور۔ اسے بھرنے لگے۔ ناگاہ انکے اونٹوں میں کسی آفت کے باعث اضطراب ہوا۔ عامر نے اسے کہا کہ یا قواونٹ سمیال یا شکار کا گوشت ہوں اس نے گوشت پہننا اختیار کیا۔ عامراونٹ سمیال کروالیں یا جب شام کو باپ کے پاس گئے تو انہوں نے سمیال جہا رہا بیان کیا اس نے عامر سے کہا تو اونٹ پانے والا ہے اور عمو سے کہا کہ تو طابچ (مادوچی) ہے۔



دک

بچے باپ کے بعد سخت مشین ہوا۔ اس نے اپنے بھائی رفیدہ کو اپنا وزیر بنایا اور اسے جہانگیری میں مشغول ہوا۔ یہ حد درجہ کا مہیب تھا اسکا اطلاق کسی نے نہ کر دیا فی مکی ۱۲

کہا جاتا ہے کہ رضا نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ یہ اوتوں کے نام پر مشعر ہے زمین غریب میں فوت ہوا۔ ۱۵۰ سال اس نے مملکت کا

(۴)

[illegible]

ایچے باب کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس نے سرب میں فریاد مٹا کر کہا۔  
اور جرجیر طالی اڑھوا، اس کے ٹوکے کو قتل کر دیا اور ہفتہ دھلا توں کی طرف تیر

افریقس

شماره



دودھ و زہر آب کے تین مختلف لہجے میں ہوا۔ اور شہر کی سڑکیوں پر  
 پھیلنے لگا۔ جس کو وہ کھانسی کی ایک نئی بیماری سمجھ کر دیکھ کر مضطرب  
 ہوا۔ تاہم اس کو اس کا علاج نہ تھا۔ لہذا اس نے اپنے آپ کو ۱۵ سال

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹

نتیجہ کے بعد والی ملک ہوا اور اپنے سلف کے نقش قدم پر  
چلا اسکی حکومت ۵۰ سال رہی ایک روایت میں ۵۳ سال تھی ۱۲

نہین ہوا ۱۲  
اسد کامل کے بعد بخیر

سبع

②

— 0.2

ہر کا خیر بخیر  
بعد ازین

25









[illegible][illegible]

نہاں ابن مشنف رالا صحر کا ساتھی انہیں میں  
کم تر کہتے تھے۔ عدی ابن زریعہ کی  
بطن ہے۔ یہ لہجہ اپنے جہانوں کے کچھ  
اسکی اولاد تمہارا کچھ  
دریغ  
عبدی  
حسان  
نہاں ابن مشنف رالا صحر کا ساتھی انہیں میں  
کم تر کہتے تھے۔ عدی ابن زریعہ کی  
بطن ہے۔ یہ لہجہ اپنے جہانوں کے کچھ  
اسکی اولاد تمہارا کچھ  
دریغ  
عبدی  
حسان

خط خزیمہ

५८

خط مینه

100

1163

Small Business Administration

مغفله

10. The following table shows the number of people who attended the concert in each age group.

خط کماز

حیات

[illegible][illegible]

اسکی اولاد ابھڑا کا ایک طبقہ ہے  
ابو عبد اللہ کے ایک عادیہ تروج میں  
مل گئے تھے ۱۲

اسکی اولاد ابھڑا کا ایک شعبہ ہے۔ رائفیہ  
جہاں انہیں میں سے تھی جس نے سیاء  
سواغب اپنے غلام  
قتل کیا تھا ۱۲

اس طبقہ ہے۔ ابو عبد اللہ کے ہر یکب میں مل گئے ہیں ۱۲

[illegible]

---

---

---

---

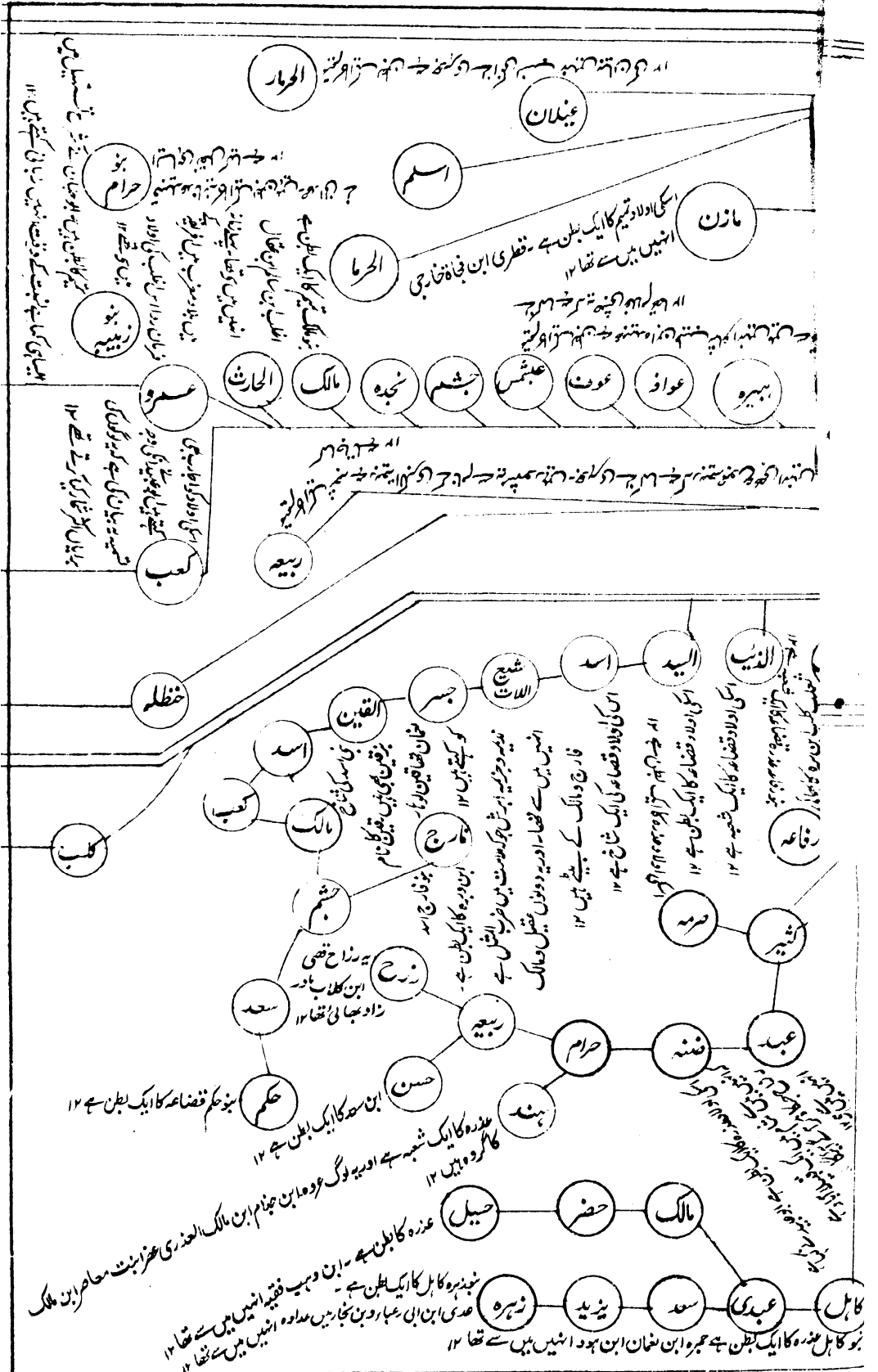
۱۲  
ہیٹا، راز  
سینیں ہیں کے  
سجکے، سہنہ  
دو اہلہ کھانک

خط کمازون



۲۰۰۰



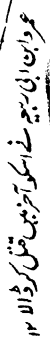


خطاب

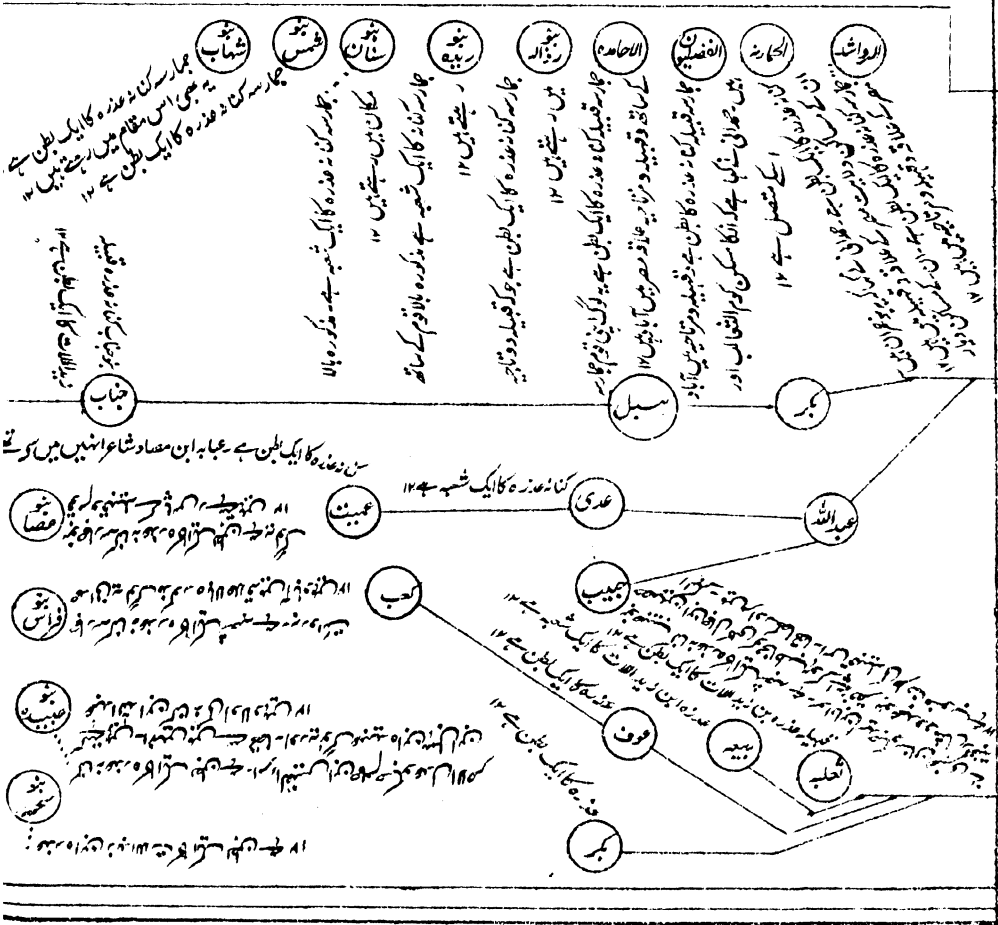
## خطبات



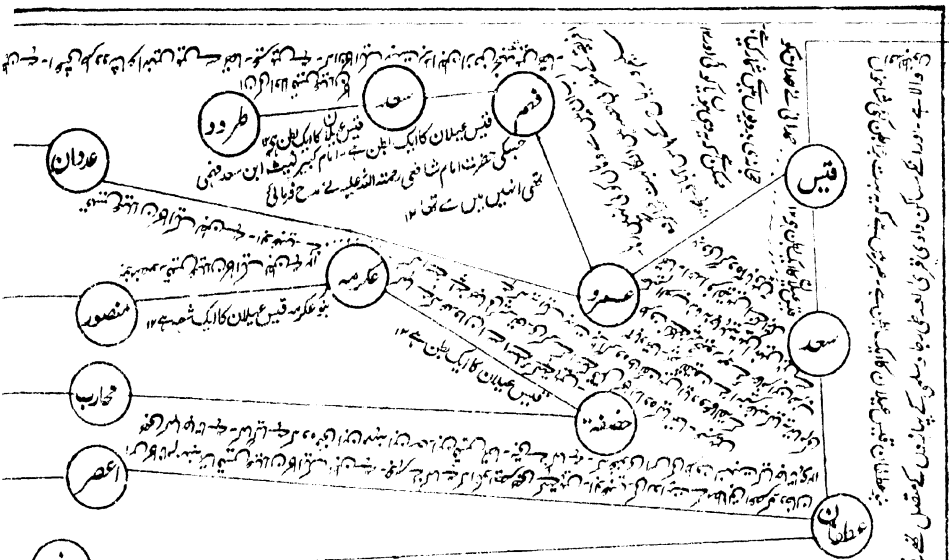
کی محبوبہ امتیہ بھی انہیں کی طرف منہ



۱۲۔ مجروحہ بنت طہر بن خباب سہمی ملن محی ۱۲



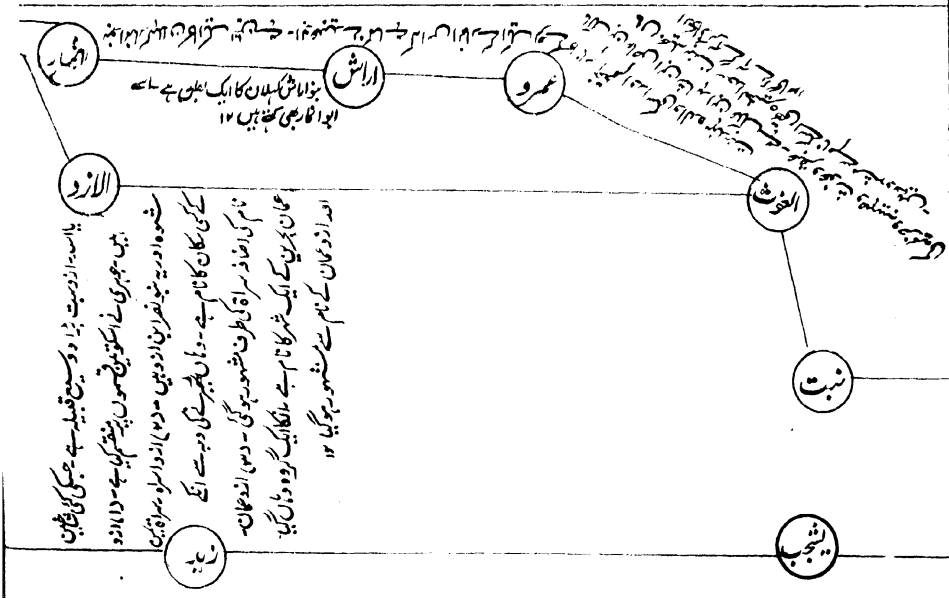




خط سید

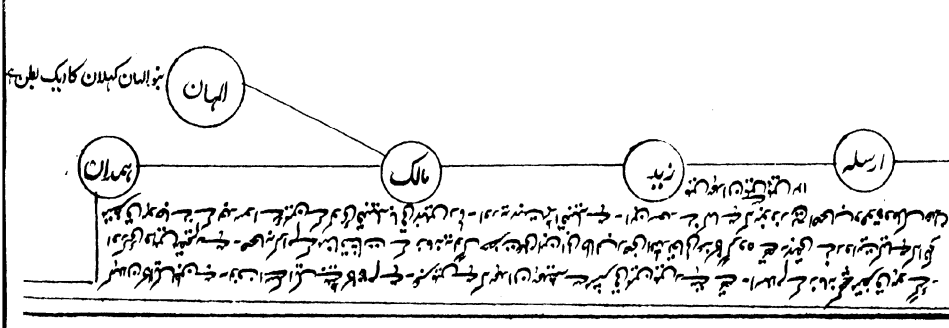
اسلامیہ کے زمانہ میں یہ لوگ تفریق ہو گئے۔ اعدان کی جگہ پر ملی کے قبائل قابض ہو گئے۔  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

خط سید



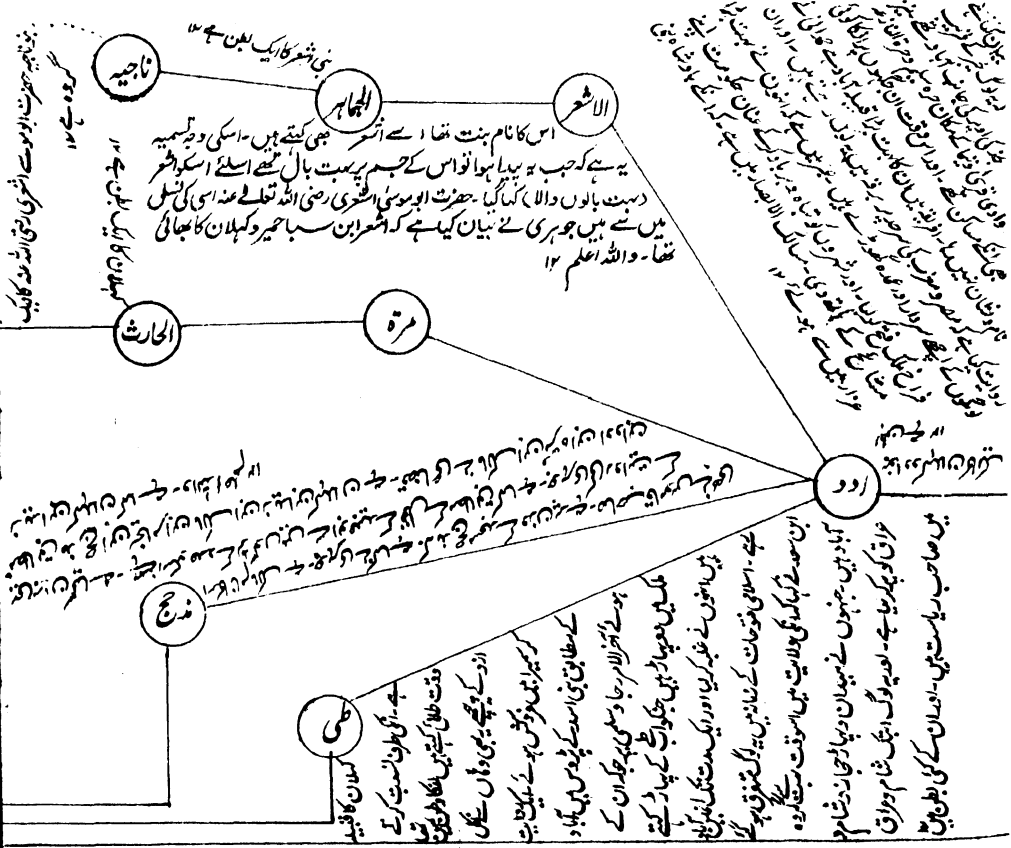
خط ملک

خط عرب



خط سید

خط بافت







سے رہیں سے تھے اور اس کی جگہ

تقدیر بہت عادت تقدیر ہی تھی

میں اس قدر دور و درستی نہ تھی

فہمیتاں ہمیں اب بے شک

پائیں تیرا دل کا دیا تھا

۱۱

نہ۔ ایک ہے۔

سجھ کر ان کو ان میں سے حق جان بوجھ

دفعان بن کر مراد بن کر ان کے لئے

اور یہ سہاوتی کہ تیرا تھا اپنی پکی

تھے۔ لہذا میں بڑے سے دفع کے

۱۲

مالک

رعل

مطرو

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

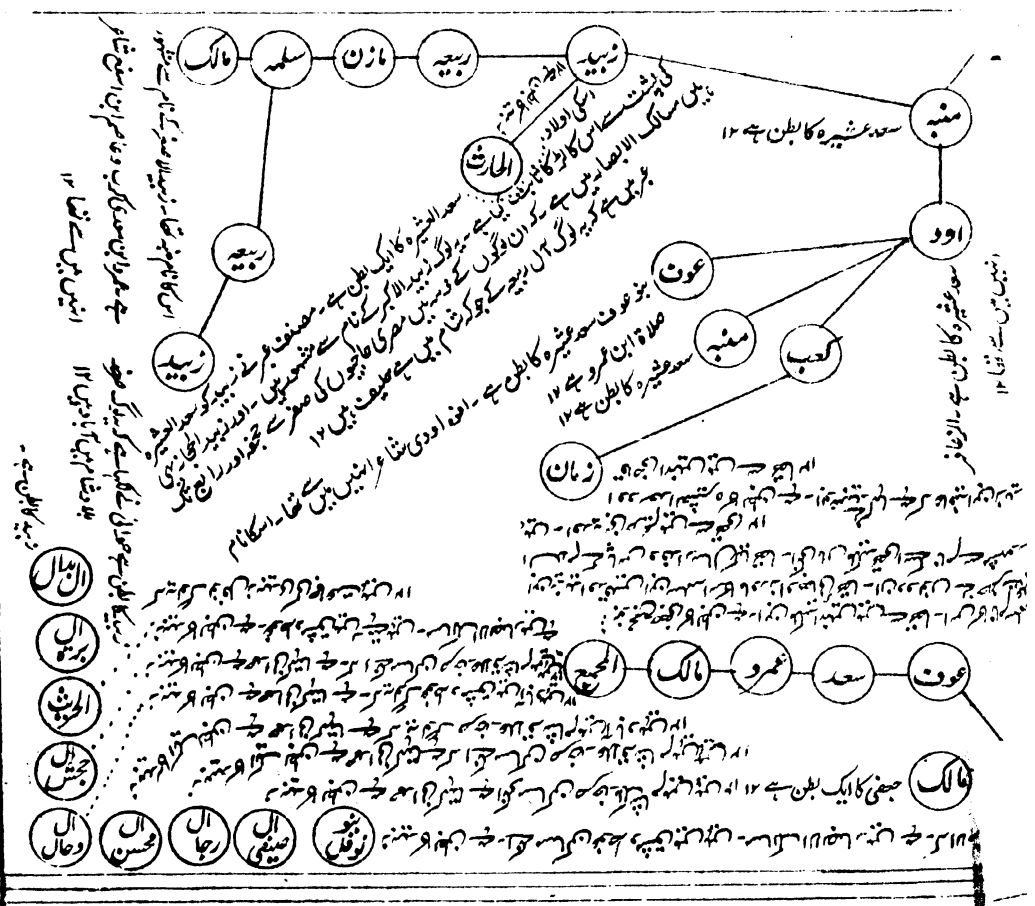
۱۴۹

۱۵۰

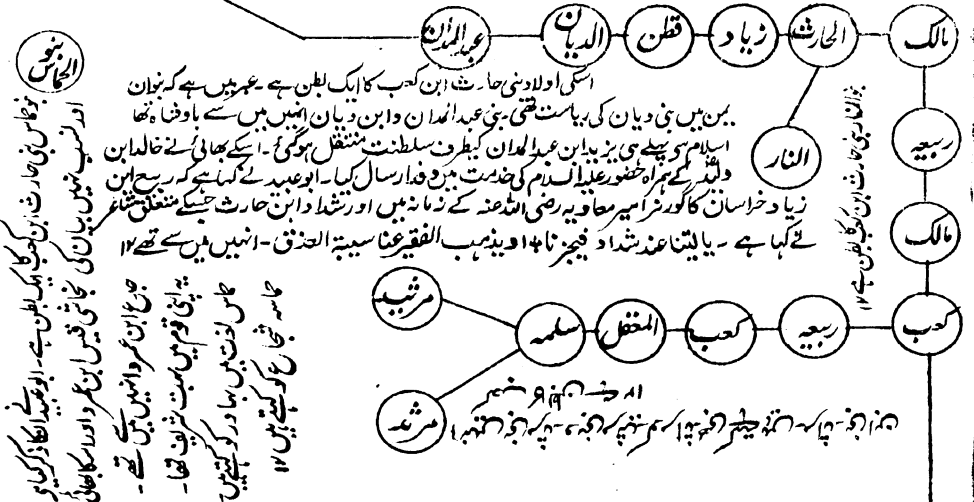
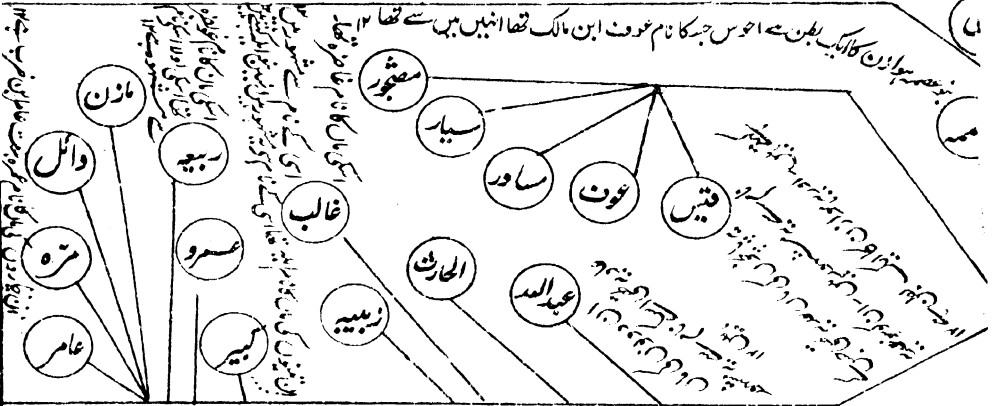
[illegible]

\_\_\_\_\_

خط طری  
عبد محمد  
بسم الله الرحمن الرحیم







اس بکر کی اولاد شیخ کا بلطن ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ انکو بکر النسخ کہتے ہیں۔ یزید بن کفف و علقمہ ابن قیس انہیں میں سے تھے ۱۲

عوف

الیہ

اس کی اولاد شیخ کا بلطن ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ حسن ابن عبد اللہ نقیبہ احباب میں سے تھے ۱۳

حشم



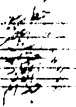
[illegible]

ہاں کا کبریا بن ہے۔ اور نام محمد کا بھی ایسا ہو کر نہ ہو چکا تھا۔ جہاں امت میں ایک خاص مہر کا نام ہے۔ ممکن ہو کہ اس کا نام اس سے منقول ہو۔  
 لہذا یہ ممکن ہے کہ جہاں امت سے قطع سے لیا گیا ہو۔ نسبت کو وقت جذامی کہتے ہیں۔ ہر ایک کے نسب والوں کا گمان ہے کہ یہ کوئی شخص  
 سے ہیں۔ اور یہ لوگ یمن کو گئے اور وہیں جا کر بسنے لگے۔ اس لئے ان کو مہر کا نام کیا گیا کہ نسبت کے قول کے مطابق ان کا یمن پر جانا  
 انکی نسبت سے معلوم ہوتا ہے۔ جو مہر نے کہا ہے کہ یہ لوگ بعض ابن دہین ابن ابراہیم علیہ السلام محمد ابن ساسک کی جدیت  
 استیسا وہیں پیش کی جاتی ہے کہ حضرت علیہ السلام کی خیریت میں جہاں ایک وفد آیا آپ نے وہ لوگ مہر کہا۔ آدم خفیف مہر کی جہاں  
 السلام کے سہرا ابو محمد الی نے جہاں ابن خشرم جہاں امی کا یہ قول استیسا وہیں پیش کیا ہے۔ وہاں خطان الی باب دایم۔ و  
 لا یضبطوا فی شہر الفضل۔ و لیس العیون سیکر لکن معدیا و جرت الی و خالی۔ و حراتی نے کہا ہے کہ مصر میں سہرا  
 پہلے عربوں سے جہاں مہر آیا وہاں ایک حضرت مہر وہاں عاصم رضی اللہ عنہ و داغ مصر کے مہراہ مصر عرب فتح کیا  
 واصل ہوئے۔ اور اس مہر کی نسبت مہر کی ہو کہ جو ایک برزخا ہے۔ اور اس کے مہر کے مہر میں جہاں مہر سے ایک  
 ہر مہر وہ صاحب شجاعت و لباعہ اور جنگجو آبا و ہے لکنے کا رتا ہے خشکی و نری کے شعلہ آشور و معروف  
 ہے اور یہ مہر مہر میں ۱۲

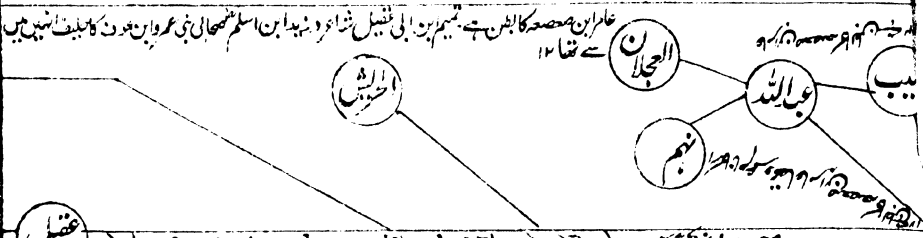
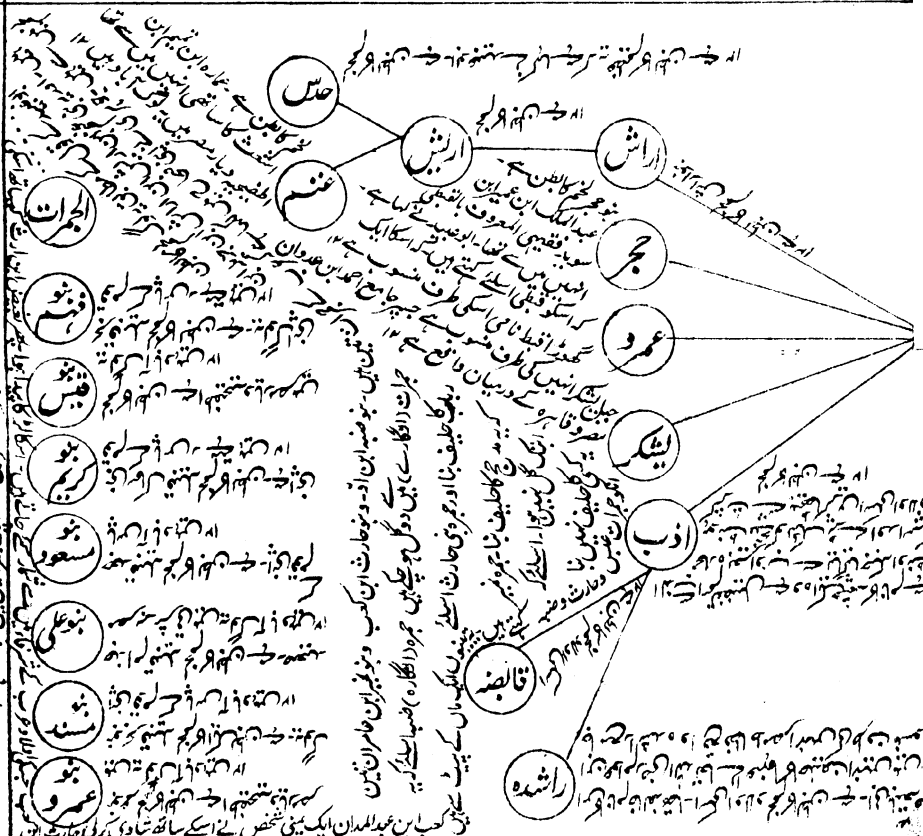
کا جانی اور گندہ کا چھوٹا  
صبر ملک عراق میں قسطنطنیہ  
کا بادشاہ تھا اور پھر اسکے بھائی  
میں سے اس کے بعد ملک بدش میں  
پہلے بادشاہ تھا اور یہ سلطنت تھی  
ابو عباد کے قبضہ میں ہے۔ یہ کہے ہیں محمد ابن اسماعیل ابن زریق جو بادشاہ ہوا۔ قضا نے خط مصر میں لکھا  
کہ یہ لوگ مصر میں شامل تھے اور اپنے قبیلہ حزام کے ساتھ وہیں مقیم ہو گئے۔ صحابی نے کہا ہے کہ صحیحہ مصر  
میں حکم کا ایک قوم آباد ہے جن کے مناسکین بزرگ تشریف میں ہیں ۱۷

سہ ماہی  
 سنبل  
 اشرفیہ  
 عدلیہ  
 ضمیمہ  
 نمبر ۱۰

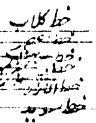
حدث ابن ملک یعنی ابن حارث ابن ترہ اذن اودھوں۔ اودھ کے بنو عامر کلدان کا طبقہ ہے۔ الوعیہ کہل ہے کہ یہ بنی عامر بنو

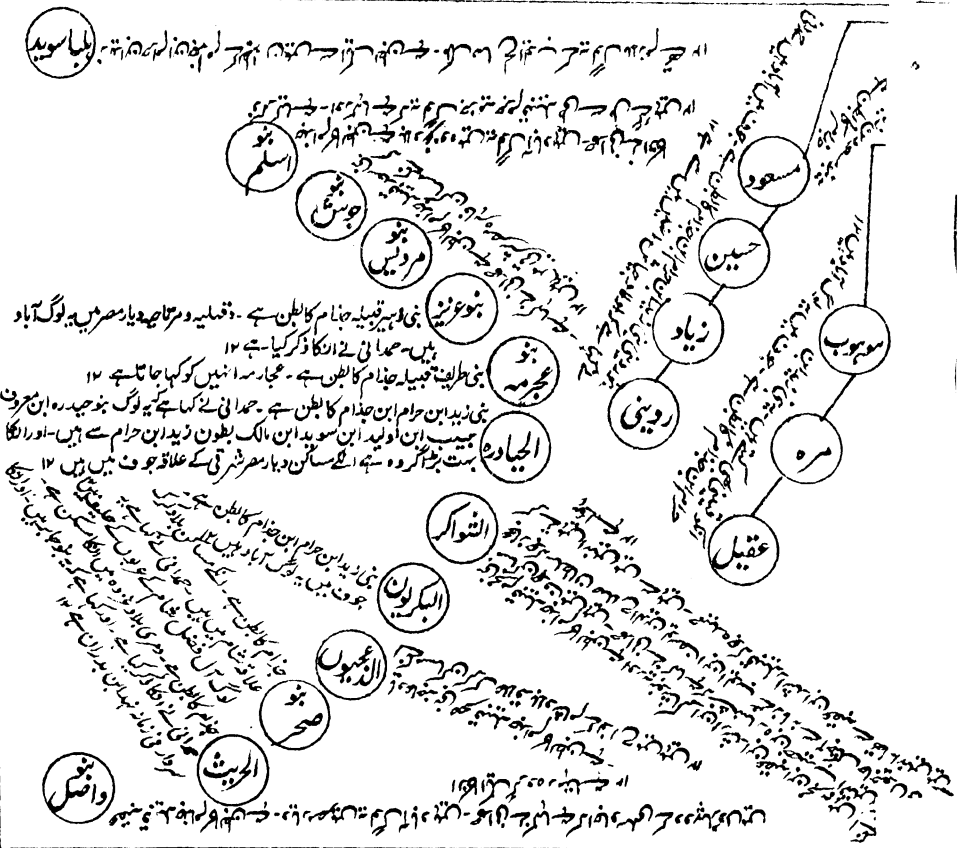




[illegible]



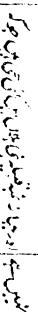




۱۔ قبیلہ نزیہ کا اٹھن - یہ سابقہ قمر غریب کے پاس آما رہیں۔ ۲۔ اٹلی نے اٹکا کر کہا: یہاں نہ رہیں۔



یادداشت





خط عباس

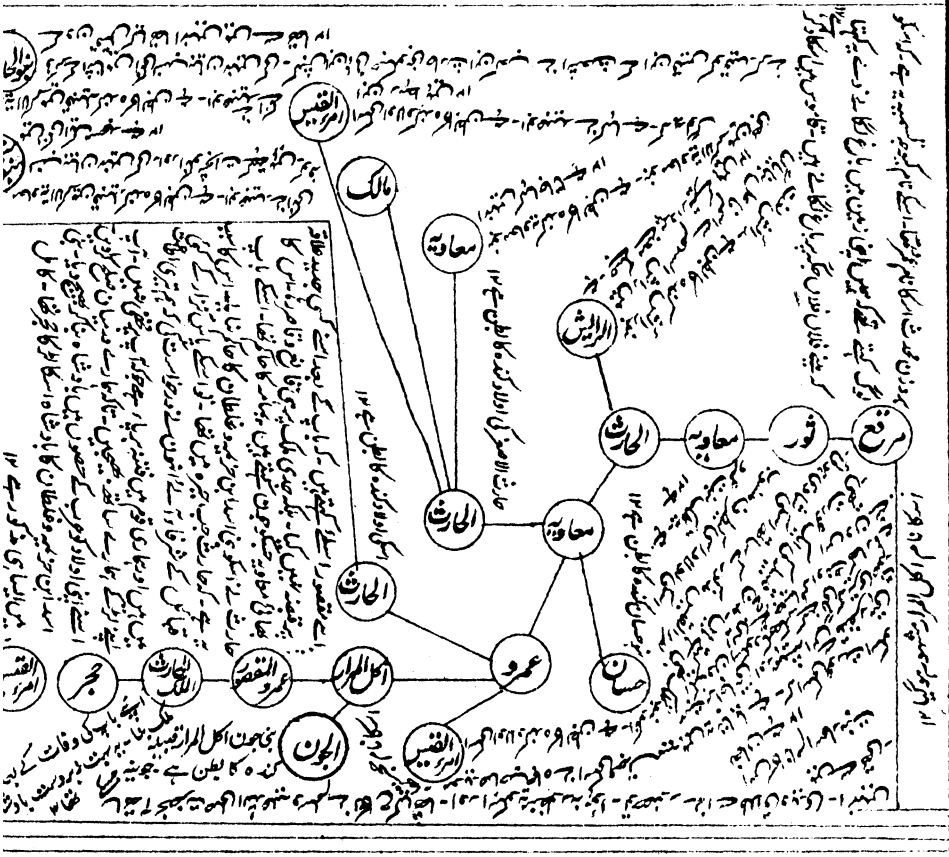
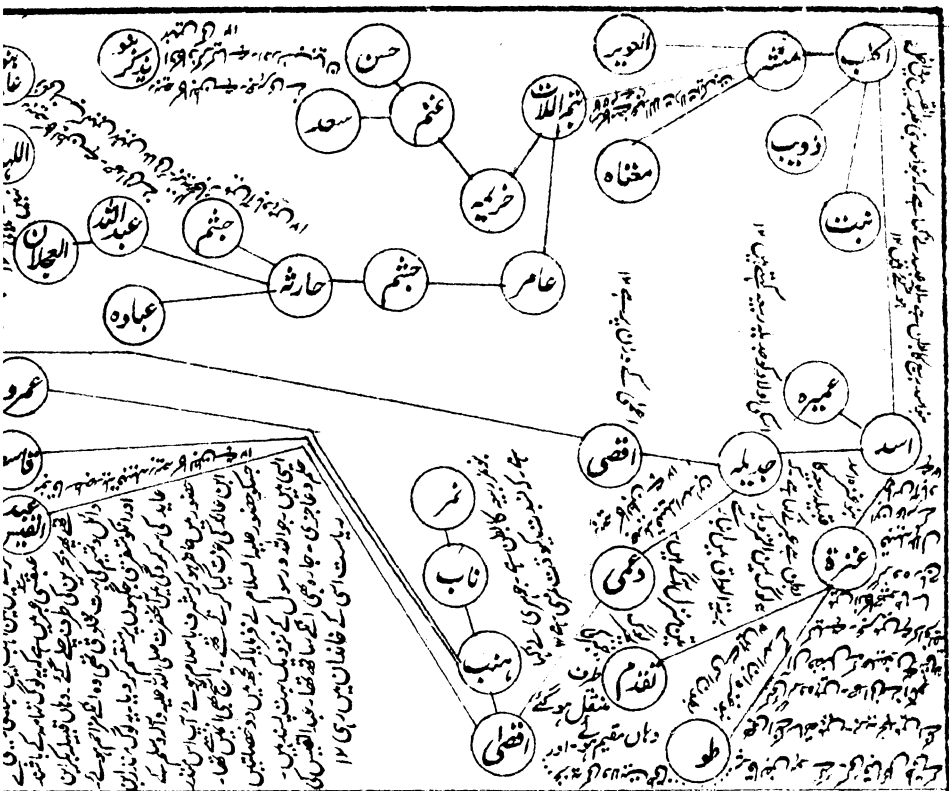
خمس  
الغاية  
الاولى

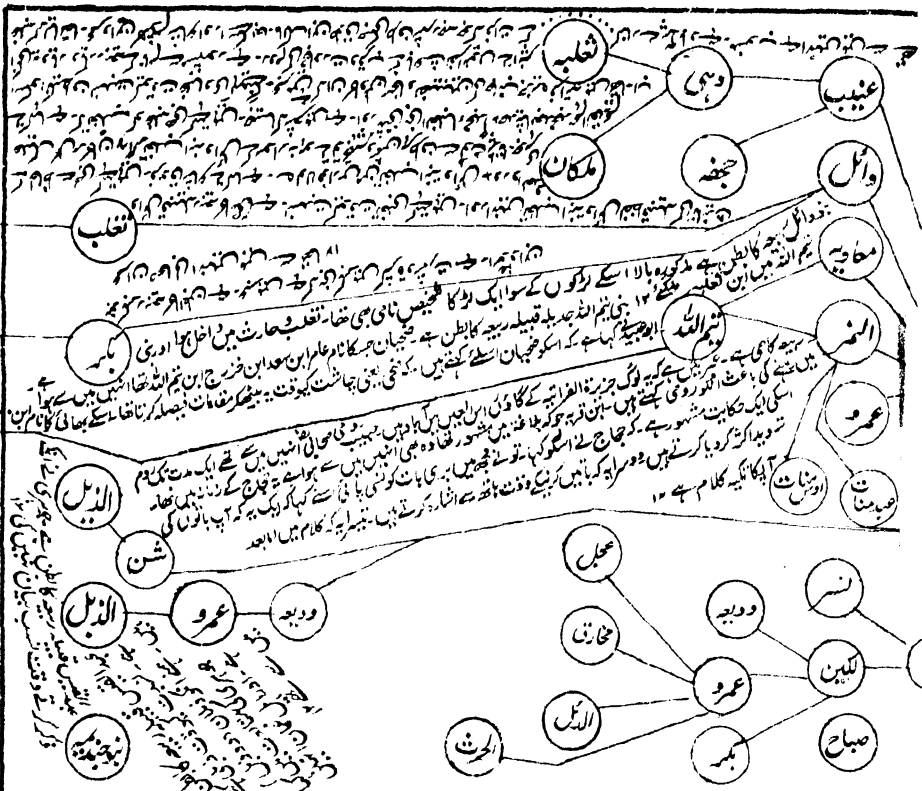


عفیہ  
عاز  
مطابق

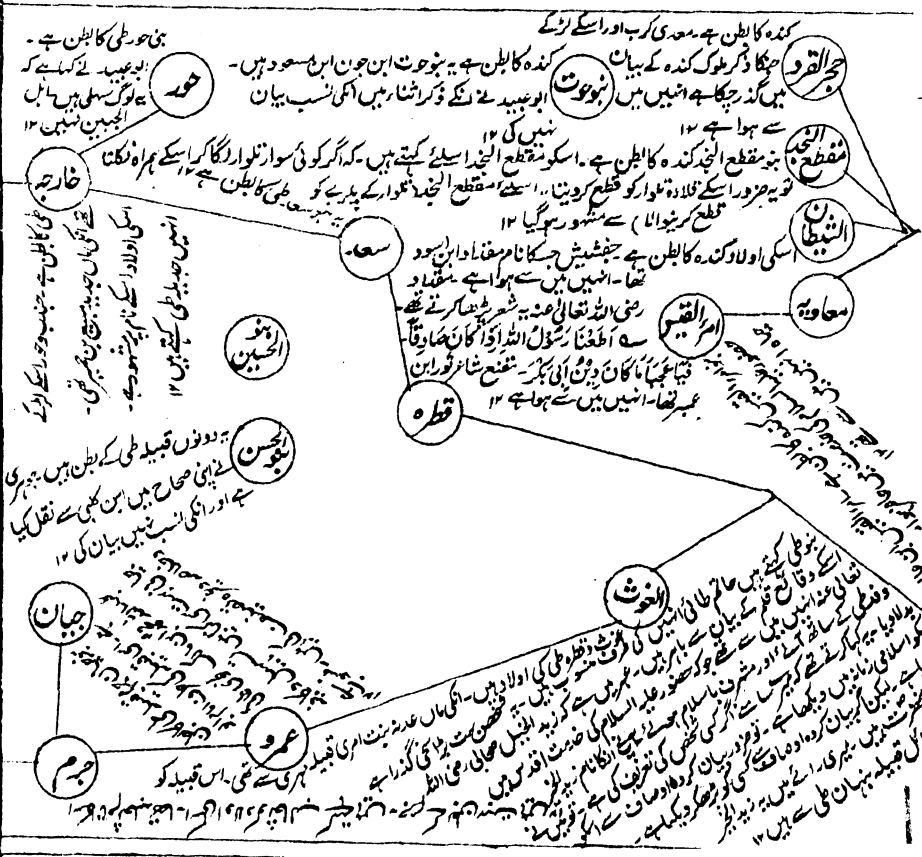






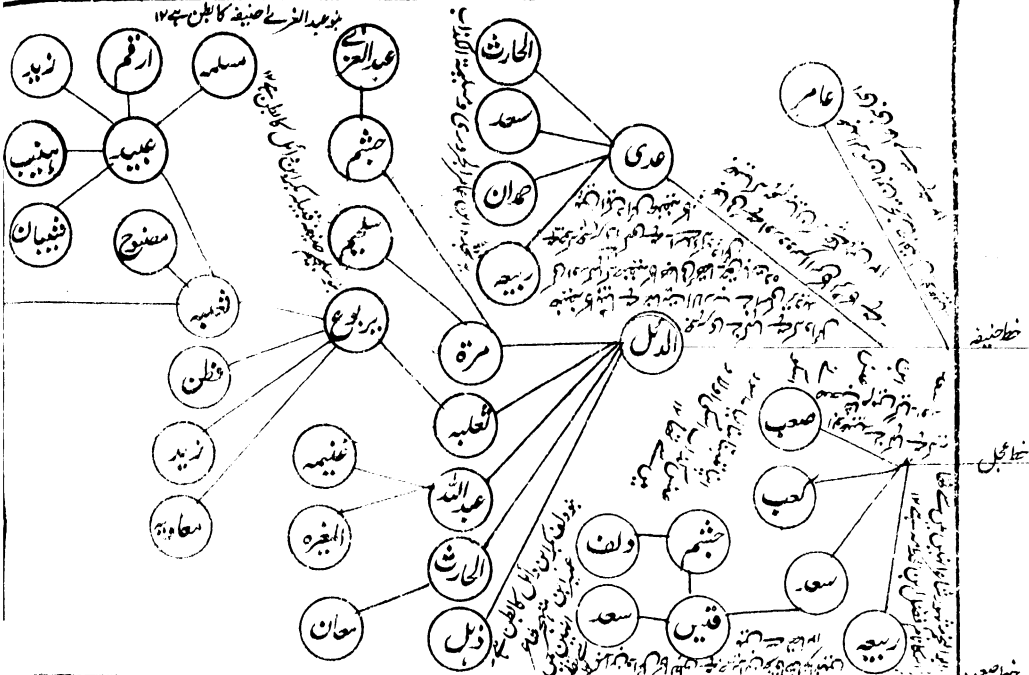


عقب بنی کا قبیلہ ہے اور اس کے لئے اس کا قبیلہ تھا ۱۲



[illegible]

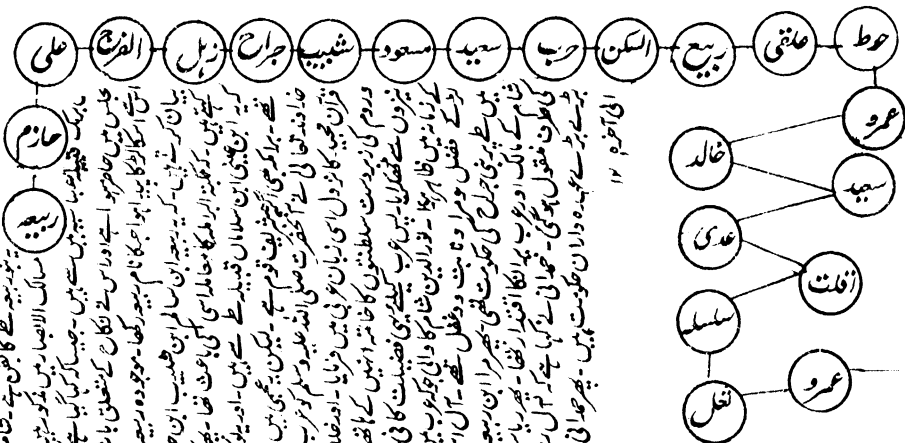




خط حنیفہ

خطا علی

خط صاحب  
المجلد  
العدد  
رقم



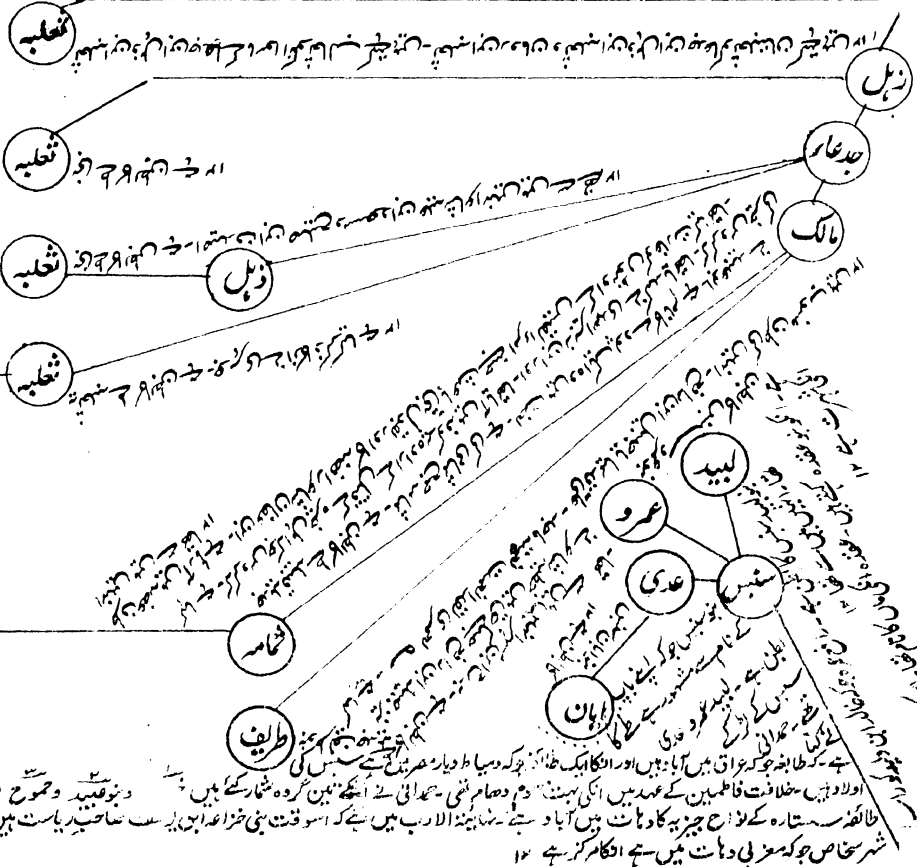
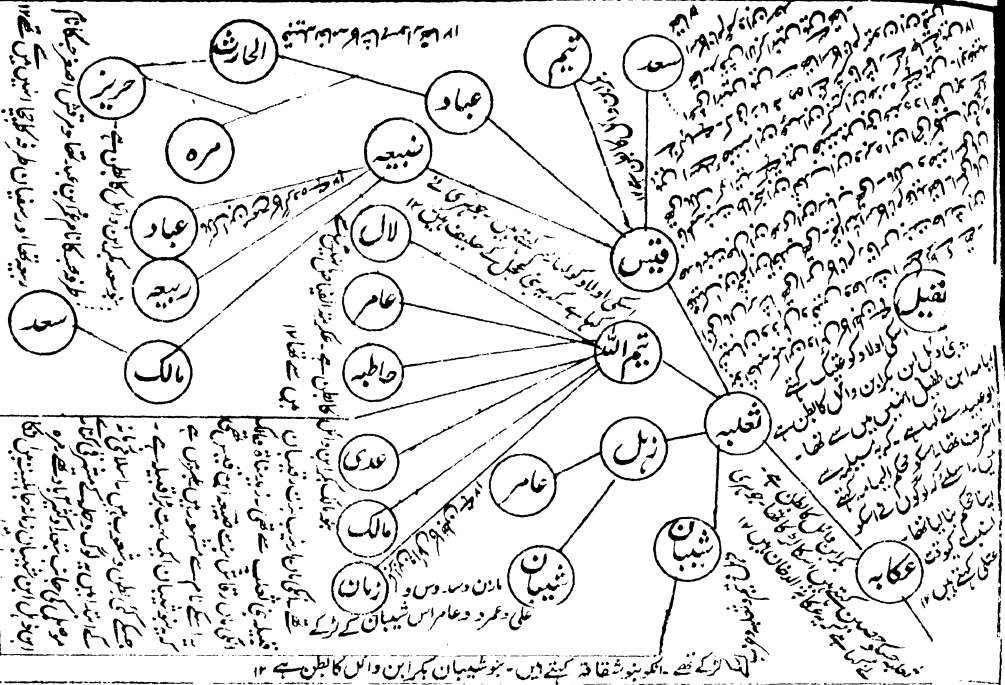
خط سلسلہ

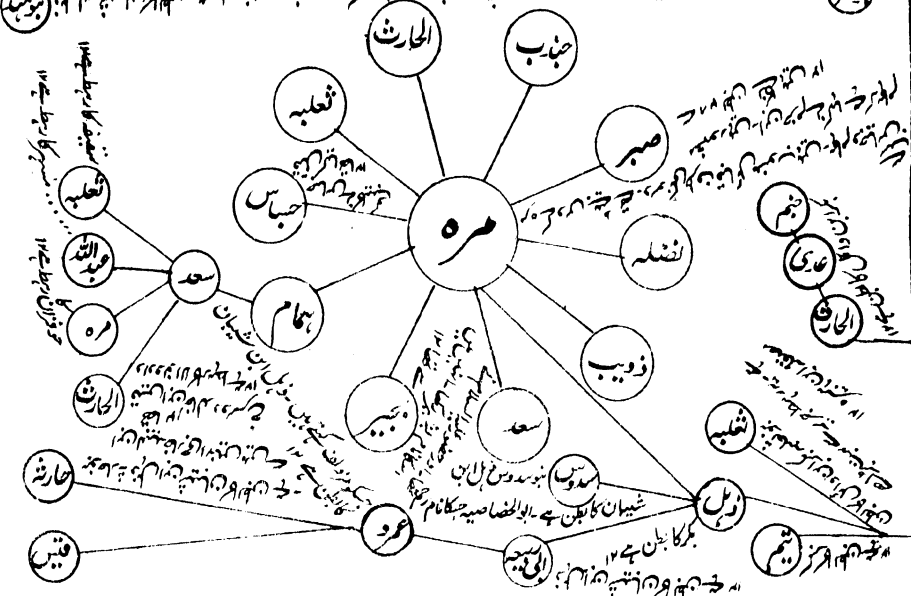
طاهر

اس بنی امان کو اجیون نامہ  
 (امان) کہتے ہیں۔ یہ بنی کے کا ہے  
 کہ اجیون کے کاہن ہے۔ اور بنی امان ابن عمرو  
 ہیں۔ جس کا ذکر ہے کہ زکریا کے کاہن بنے۔ اور بنی امان لقب  
 امان کے دو گروہ کے تھے۔ ایک واہی اجیون اہل  
 بروزن فصل کی طرف منسوب ہے۔ طے کے دو گروہ  
 سلمیٰ و اجا، ہیں ایک یہاں ہے۔ ایک رواہی ہیں  
 تھا گیا ہے۔ کہ بنی نومان ابن عمرو ابن۔ بنی نثار  
 انہیں میں سے تھا ۱۲

خارجی

[illegible]





خطایتم الهم  
خطا شیداں  
خطا صعب  
الحاجز

خط ثعلبی

خط ششم

خداوند

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

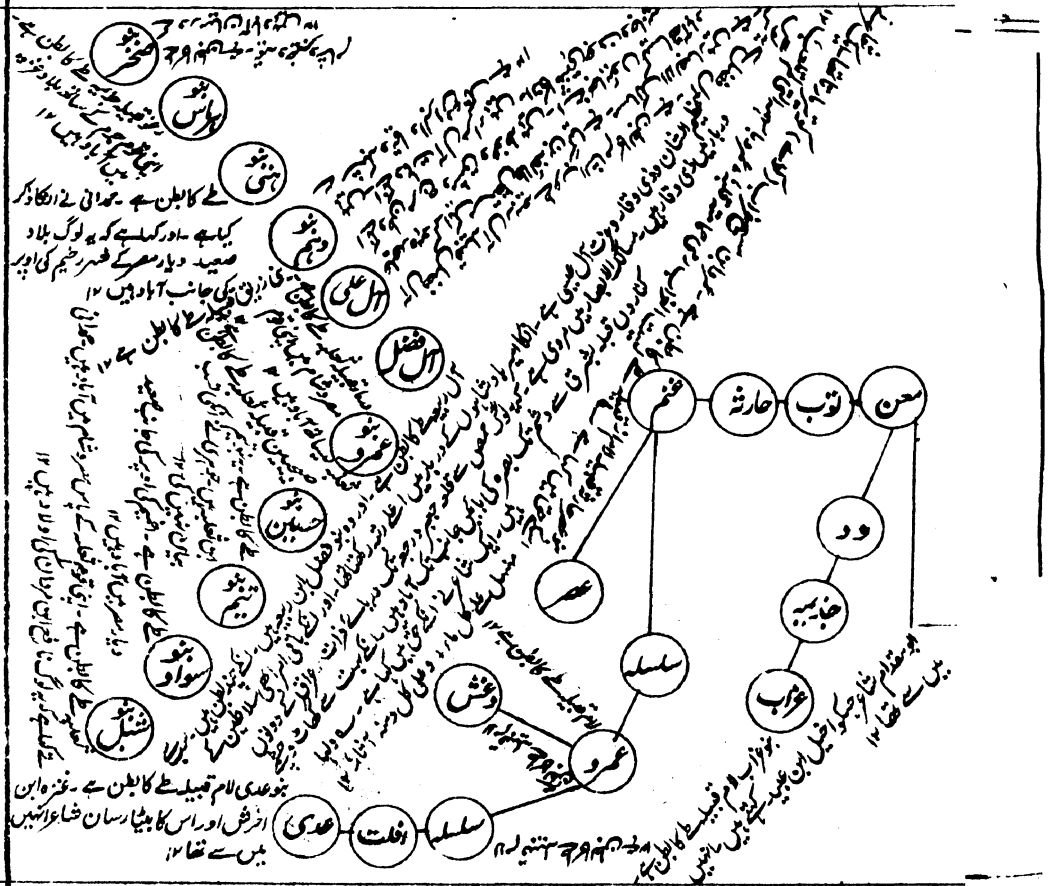
عادت نبی ہیں ۱۲

امرواں سے شام کے عروج کی  
جھانک کر کہہ ہے کہ بنی علویں ہیں جو دنیا کے  
مغصہ میں قلم پادیز ہوئے ہیں۔  
کہا ہے کہ لوگوں میں بنی علویں جو دنیا کے  
بنو لام طے کاہلن ہے۔ ابن حجد نے  
پنجوار شام قبیلہ طے کاہلن ہے ۱۳

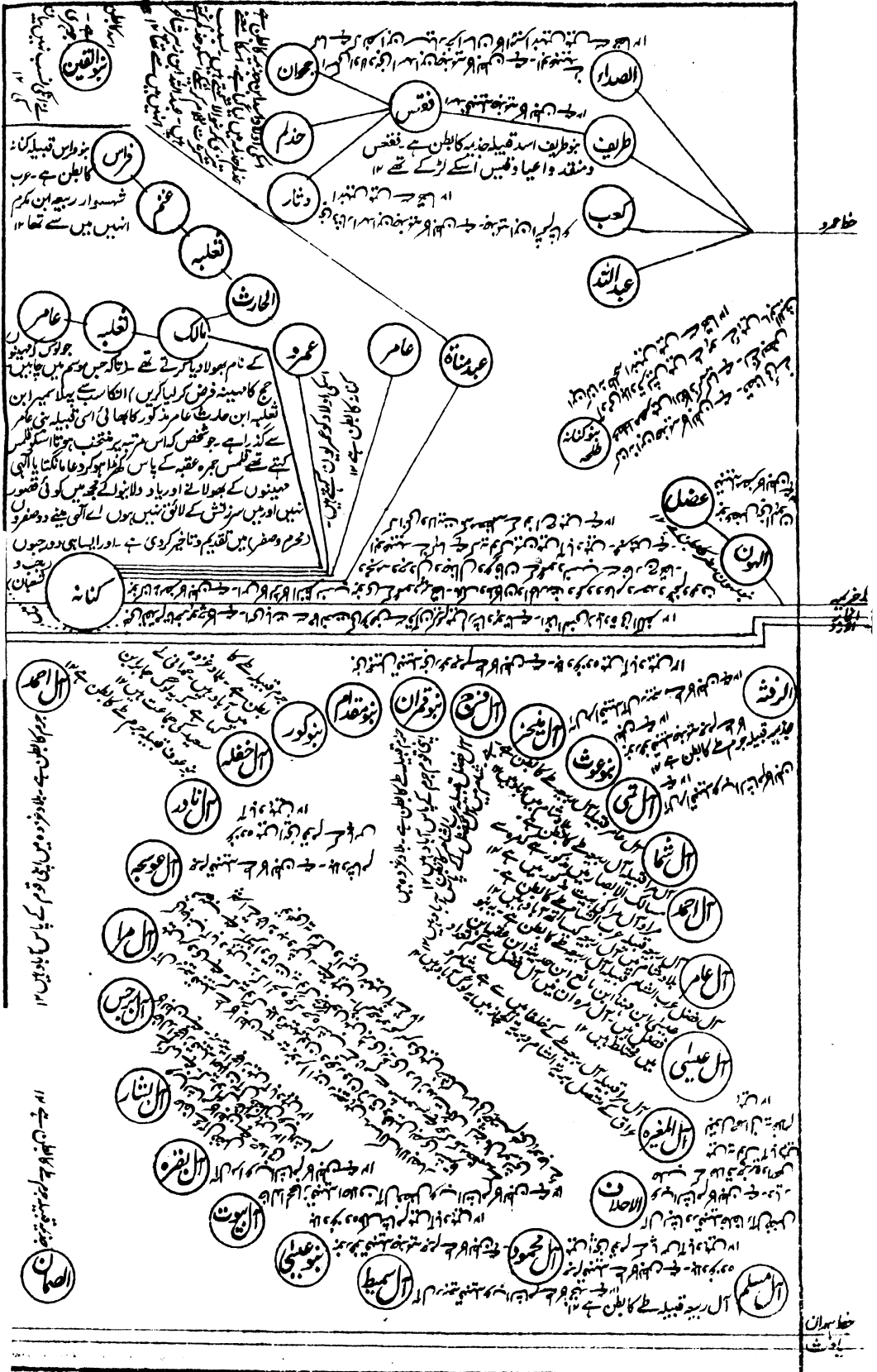
اوس بنو اوس بنی لام قبیلہ طے کاہلن ہے ۱۴

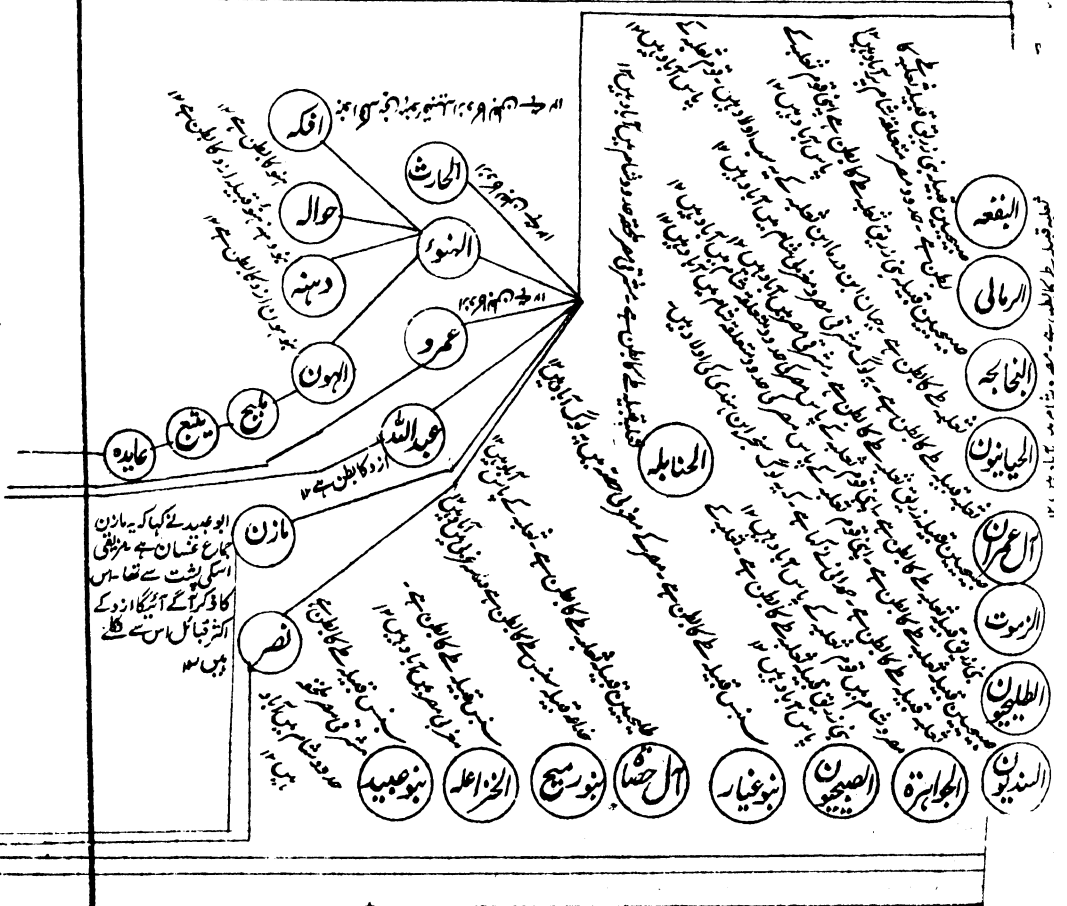
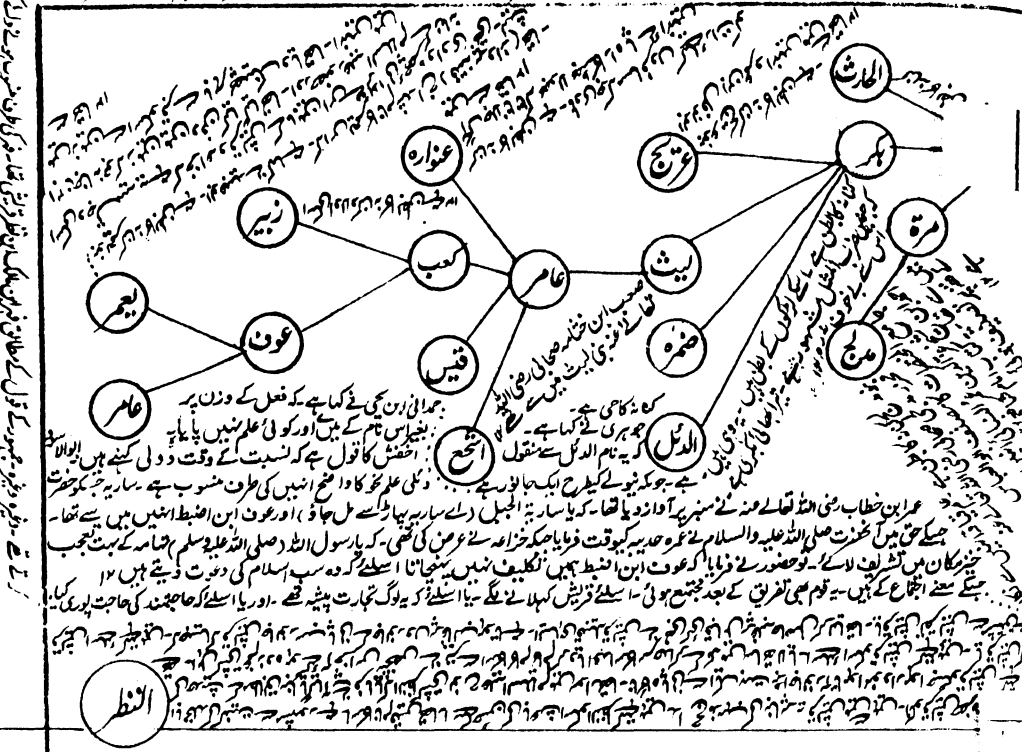
کندی بنی لام قبیلہ طے کاہلن ہے ۱۵

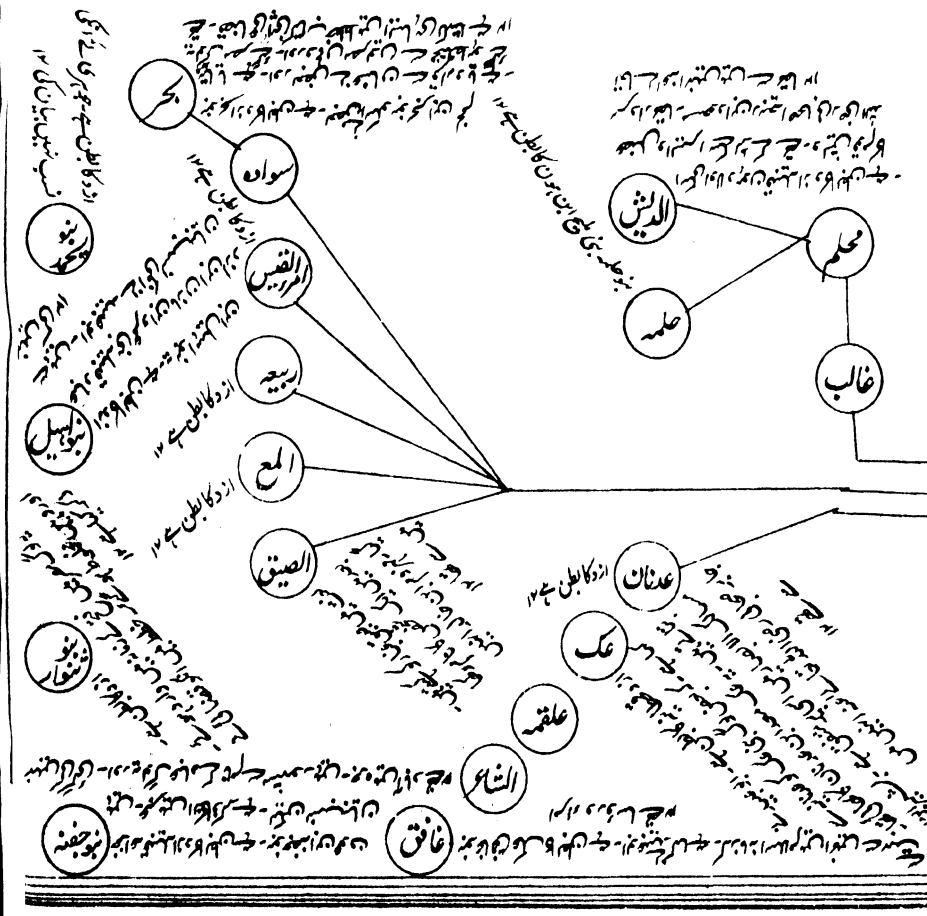
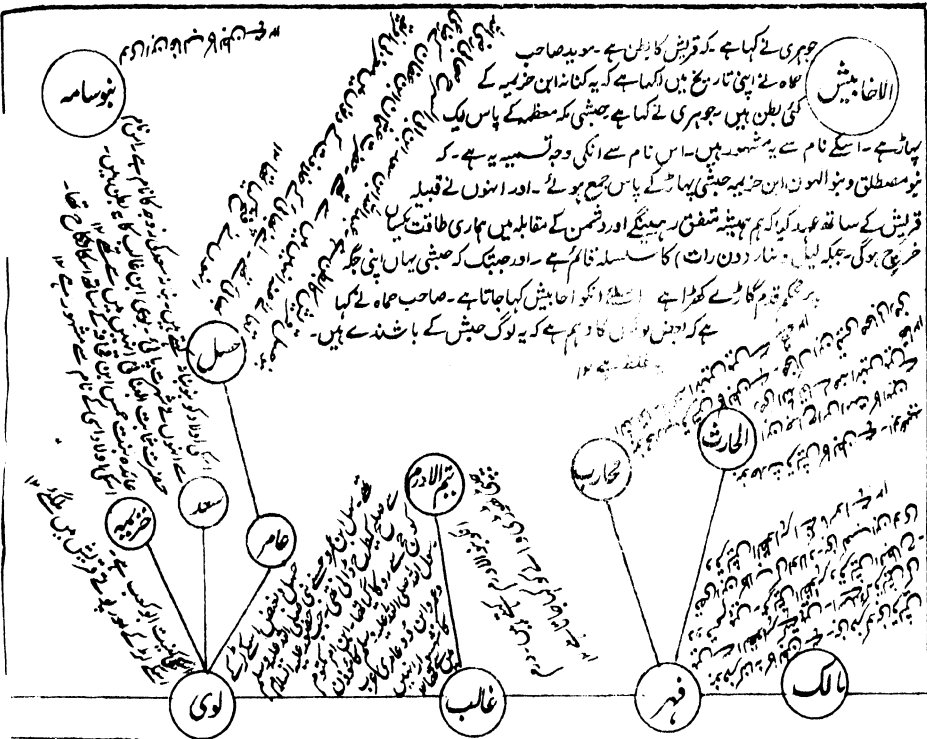
شرق بنی کنذہ و مشرق حارثہ کے بیٹوں کو بنو اسحاق کہتے ہیں؟













خطِ نضیل

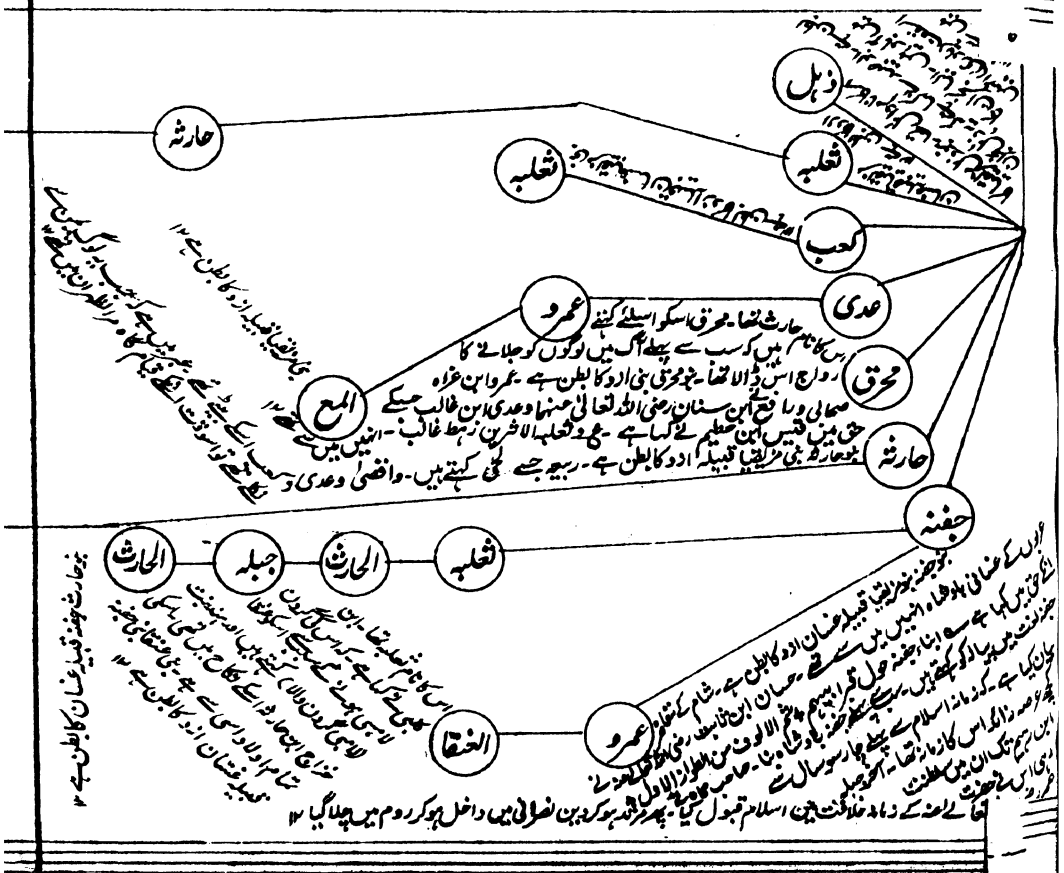
خطاک

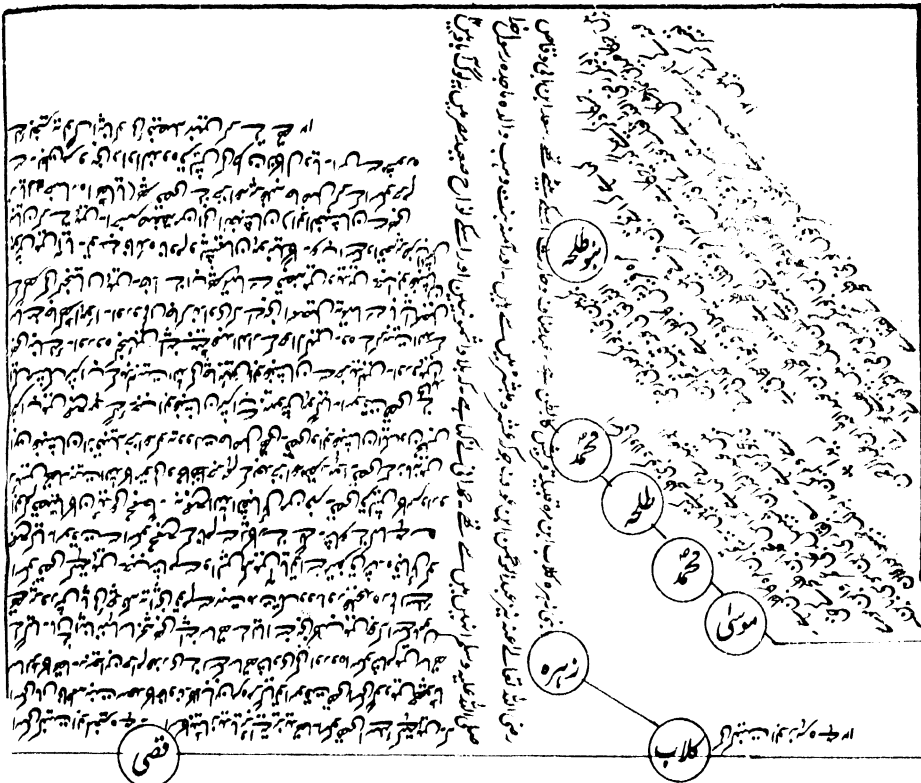
خط انمار



خط مازن

10



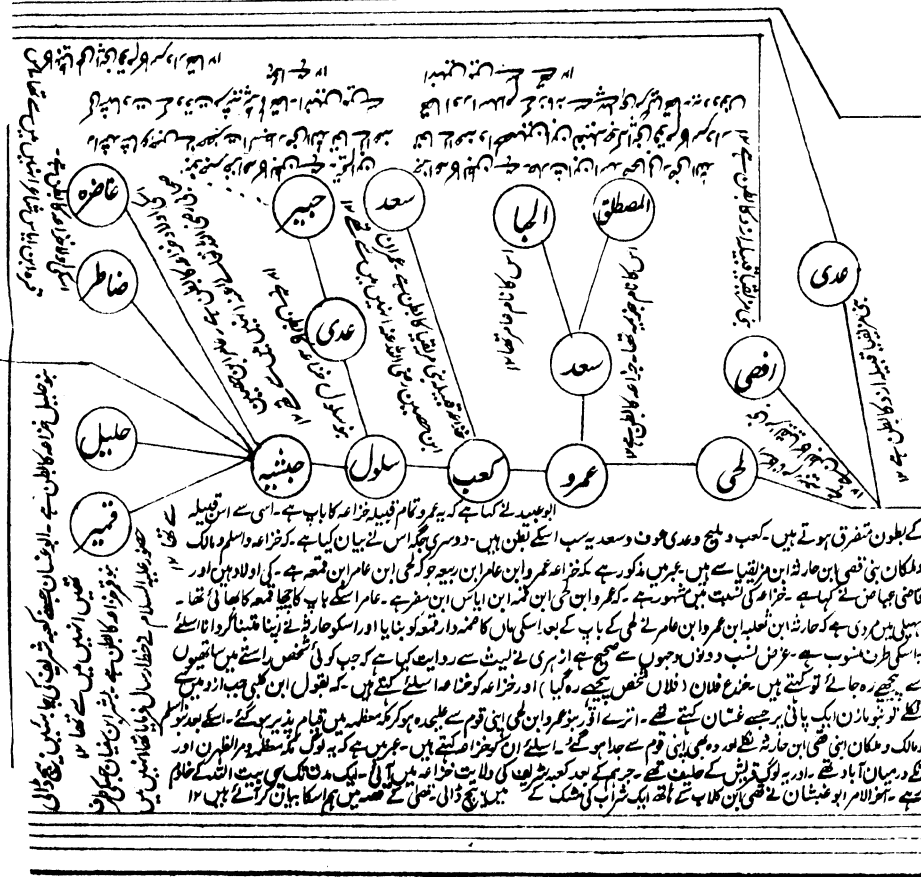


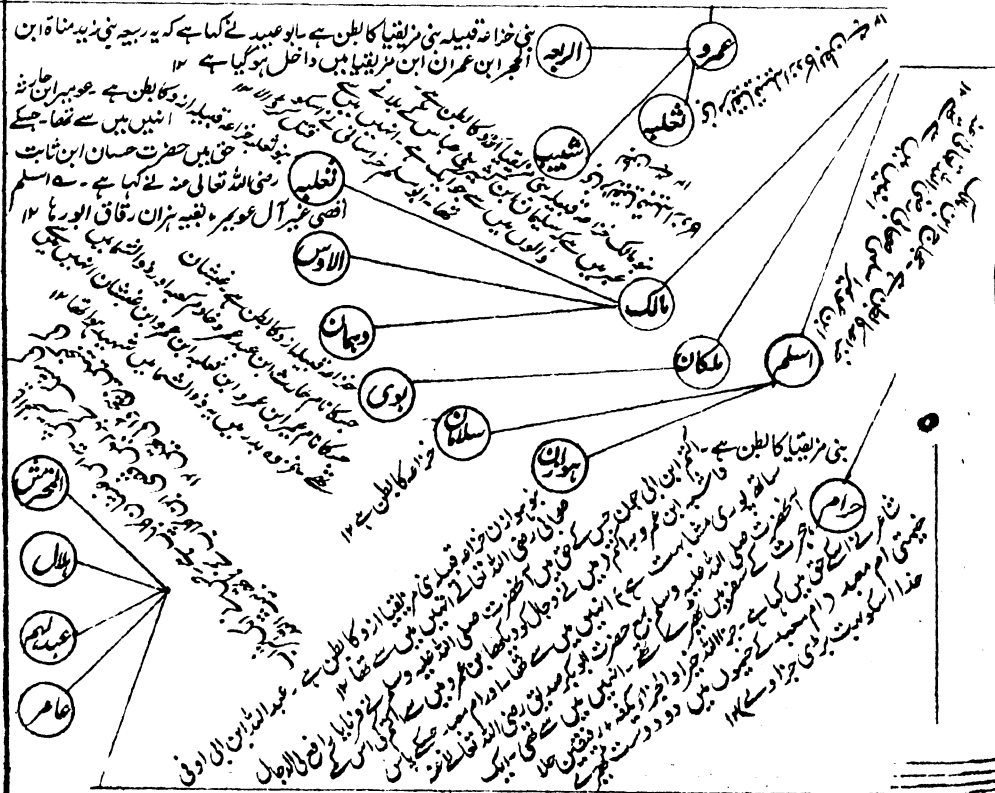
خالد

خطامرة  
خطامر

خط حارثی

خطه









قضی

انمار  
حامد  
عبدی

[illegible]

جنہوں نے ایمان حاصل کیا ہے، وہ ہی وہو دھارم و دھرم و فاضل کے لئے ہے۔  
 ۱۰: ۱۰۰: تمہیں ارادہ ہو کہ احکامات

نوفل

المطلب

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

فوزِ مہربان ہے۔ اموی بھیم ہمزہ الی حیوان نے شرحِ قسبیل میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اموی بفتح ہمزہ جو ہری نے اپنی حواج میں ایسا ہی کہا ہے۔

الی الخ  
 عوف  
 خاره  
 الی الخ

شواہد و اقدار، و تراویں عارب الفصاری و ذیہا بن ارقم الفصاری رضی اللہ عنہم انہیں سے نصیر ہونا رکھتے ہیں۔ یہ خنزیر کا کلن ہے۔ استیجاب میں ہے کہ اگر شہادت کو بخاری کچھ ہیں۔

وہم تہمہ سید ابن کبادہ بدری انھیں ایک شے ۱۲

شہنشاہ چا وادس بہن جو کہ بدی و عقیدہ جو کہ اصرار کی شے شہید بخوانا۔

اداس لکا لکا عبداللہ بھی بی حکمہ بدی کی شے کہ ہیں چا وادقا۔ ہر عبادہ کرین

اسکو کھنی (لمپے پیٹ والا) کہتے ہیں عبداللہ ابن ابی راسل فقین

فرز چ کا اطن ہے۔ چکر اسکا پیٹ بڑا تھا اسلئے

اسلام

نفس

یون

آدم  
 شيث  
 عنوش  
 نوح  
 شم  
 حم  
 يعقوب  
 يوسف  
 داود  
 سليمان  
 محمد (ﷺ)

إسماعيل  
 إسحاق  
 يوسف  
 أرفخشذ

... (other names in branches) ...

عمر و شعلیہ بتر اللہ مالک عمرو عدی الخمار

بنو عدی خزیج کا بطن ہے ۱۷



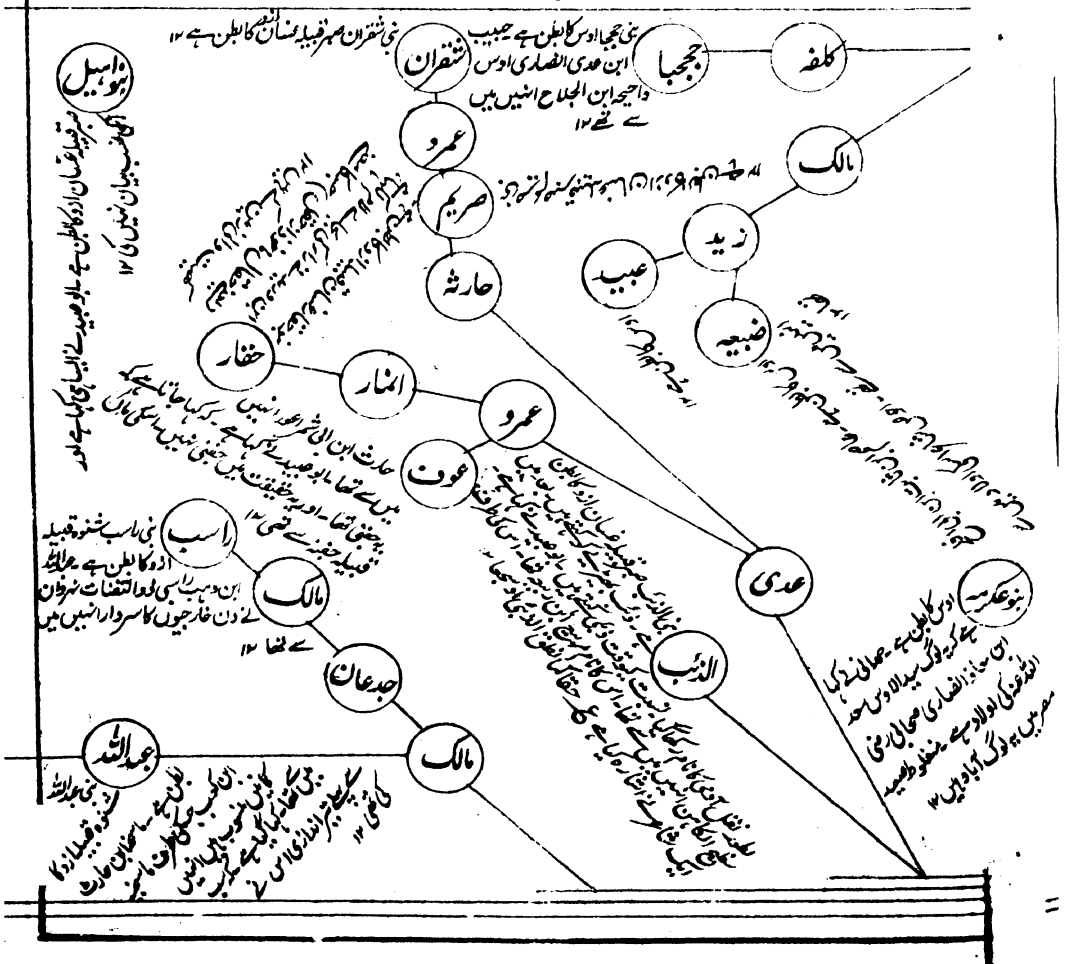
[illegible]



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

Handwritten text in Urdu script, likely a historical document or manuscript. The text is written in a dense, cursive style. A circular stamp or seal is visible in the center of the page, containing the text "مکتبہ دارالعلوم دیوبند" (Maktaba Darul Uloom Deoband). The document is divided into two main sections by a horizontal line, with the text continuing on the right side of the page.



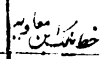
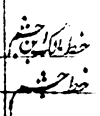
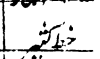
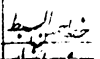






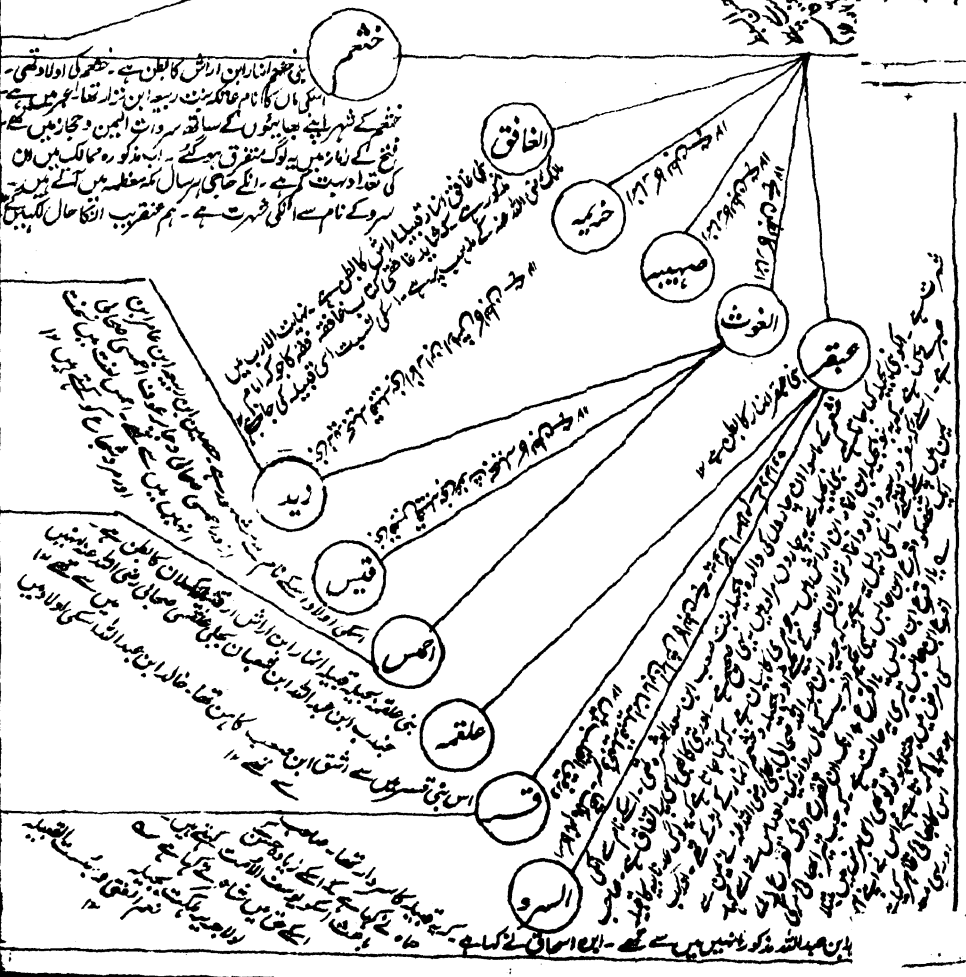
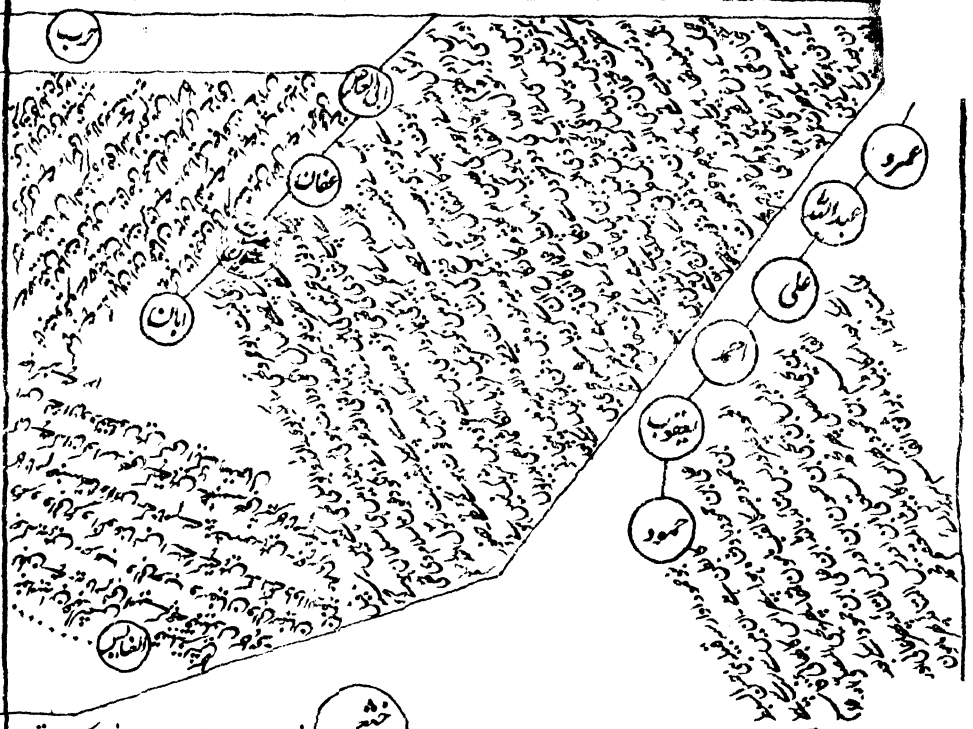


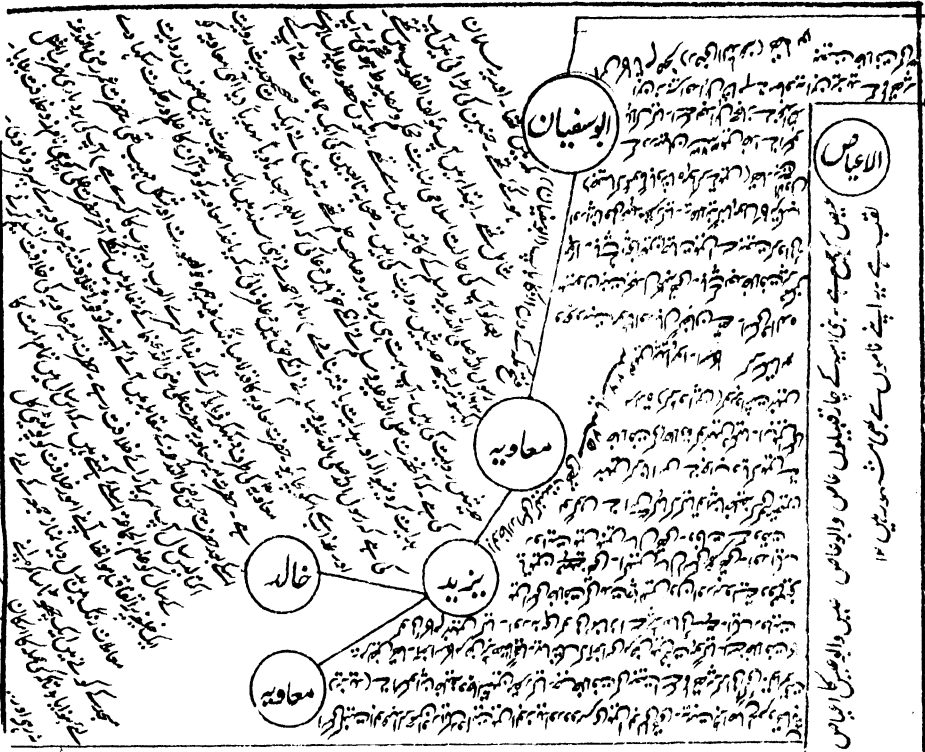




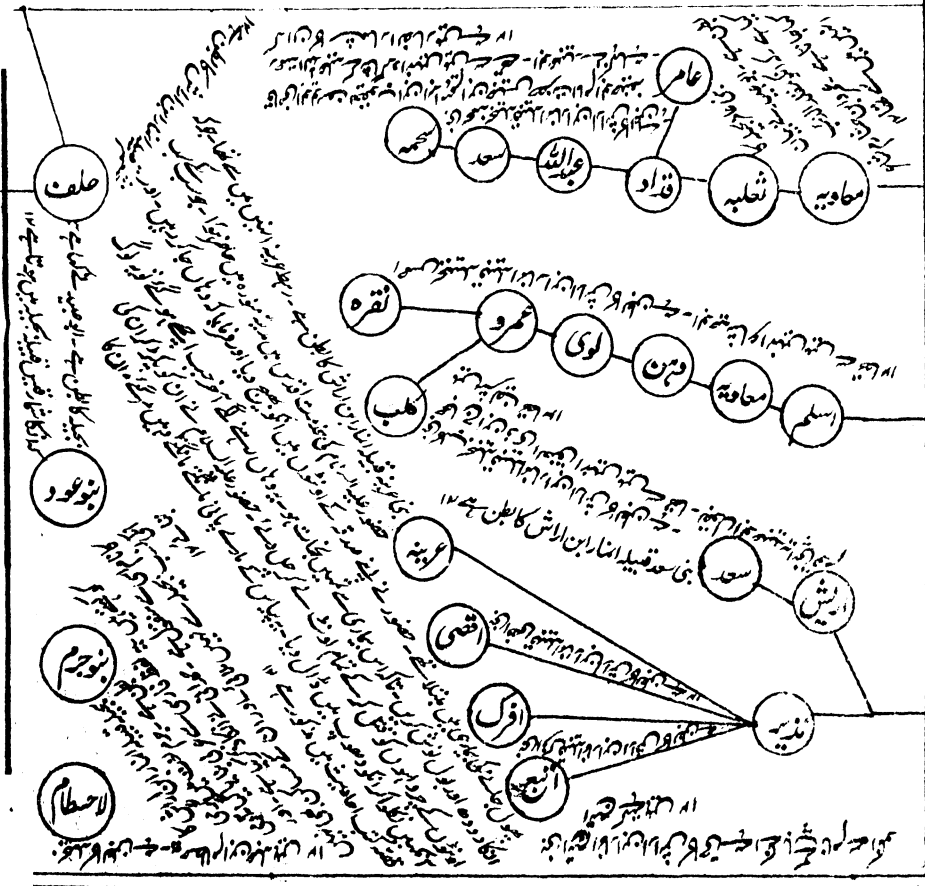
۱۔ امام تشریق (ہاہ ذوالحجہ) کے اخیر ۳۰ء میں آپ غلوم ہو کر شہید ہوئے۔ ایک روایت میں آپ کی شہادت ہجہ کے دن بتاریخ ۸ ذوالحجہ ہوئی اور

اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہونے والی بات کو آپؐ کو اطلاع دیا۔ وہ فرمایا: ”سب سے پہلے بیٹھے ہیں آپ ہی! فون ہونے لگا“

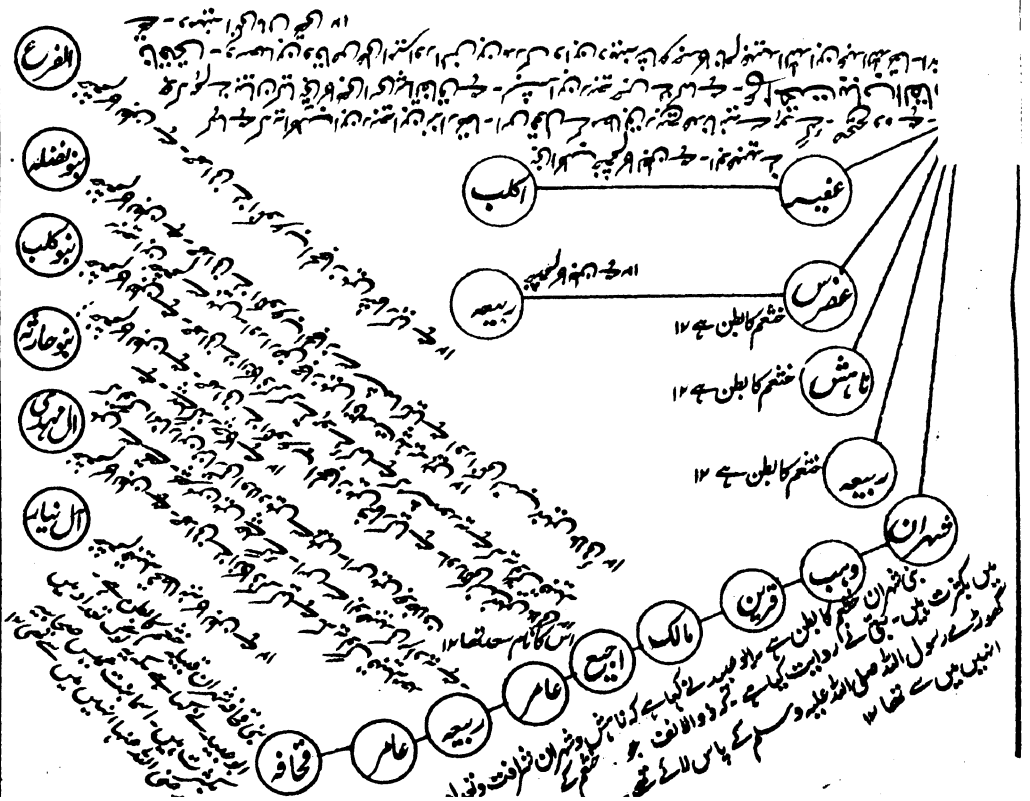
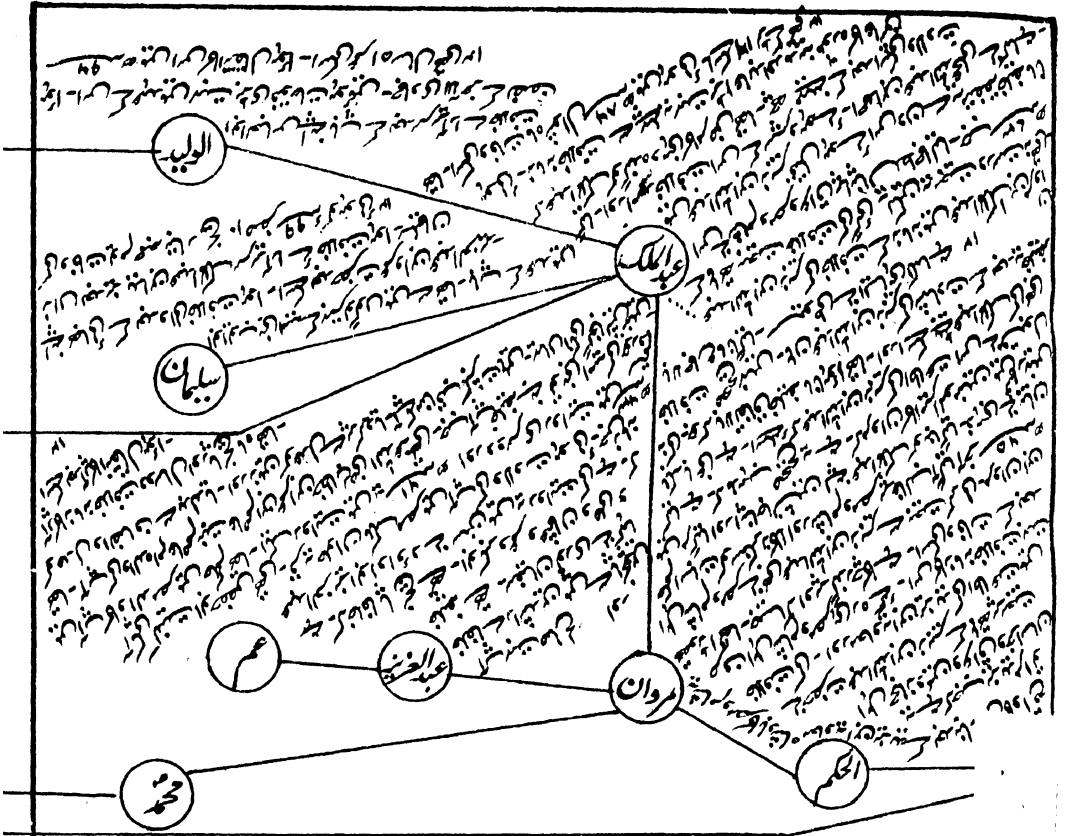




حضرت عباس



خط یافت













۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

ابوالعباس  
احمد بن محمد  
علي الله

المرفق  
عليه السلام

ابوالعباس  
احمد بن محمد  
عليه السلام

علي الكنتقي  
عليه السلام

ابو منصور  
محمد بن القاسم  
عليه السلام

ابو الفضل  
جعفر بن محمد  
عليه السلام

ابوالعباس  
محمد بن الرضا  
عليه السلام

سني  
عليه السلام

خط التمثل

خط التمثل

Handwritten text in various directions, including vertical columns on the left and right, and diagonal sections. The text appears to be a collection of names, titles, and possibly a list or index. Some of the visible text includes: "ابو العباس", "ابو الفضل", "ابو منصور", "علي الكنتقي", "محمد بن الرضا", "سني", "خط التمثل".







بمذہب کے اپنے بیٹے المستنصر کو جو کہ ابراہیم کا چچا تھا۔ ولی عہد گردان۔ خلیفہ المستنصر کی اور سلطان کے درمیان نزاع کا باعث بن گیا۔  
تھا۔ پہلے خلیفہ و سلطان ایک جان بنے ہوئے تھے۔ اسے چٹیلوں کے دولوں کے  
کان بھر کر ایک نزاع عظیم کی طرح ڈال جب مستنصر قوس میں فوت ہوئے لگا۔ تو اس  
بیٹے احمد کی خلافت کی وصیت کی لیکن سلطان نے اسکی بات کو زمان کر رہا۔ اس  
کو خلیفہ تسلیم کیا۔ جب سلطان پر موت کے آثار نمودار ہوئے۔ تو ابراہیم کی وصیت  
پر نام نہوا۔ اور اسے مہذول کر کے احمد کو حاکم کے لقب سے تخت نشین کیا۔ یہ واقع  
اول محرم ۵۸۷ھ کا ہے۔ ۱۲

ابراہیم  
الواثق باللہ

محمد ولی العہد  
المستنصر باللہ

ابو بکر المنصور  
باللہ

ابو عبد اللہ  
محمد المستنصر علی  
اللہ

ابو الجاسم  
المستنصر باللہ

ابو البقار  
حمزة القاسم باللہ

ابو البرہان  
سیدان المستنصر باللہ

ابو الفتح  
داود المستنصر باللہ

ابو الفضل  
الجاسم المستنصر باللہ

ابو العباس  
احمد الجاسم باللہ

ابراہیم کی مہذول کے بعد خلیفہ بنا۔ یہ ایک مدت تک حکومت  
کر کے بعد سلطانہ میں فوت ہوا۔ ۱۲

خط حاکم

خط مستنصر

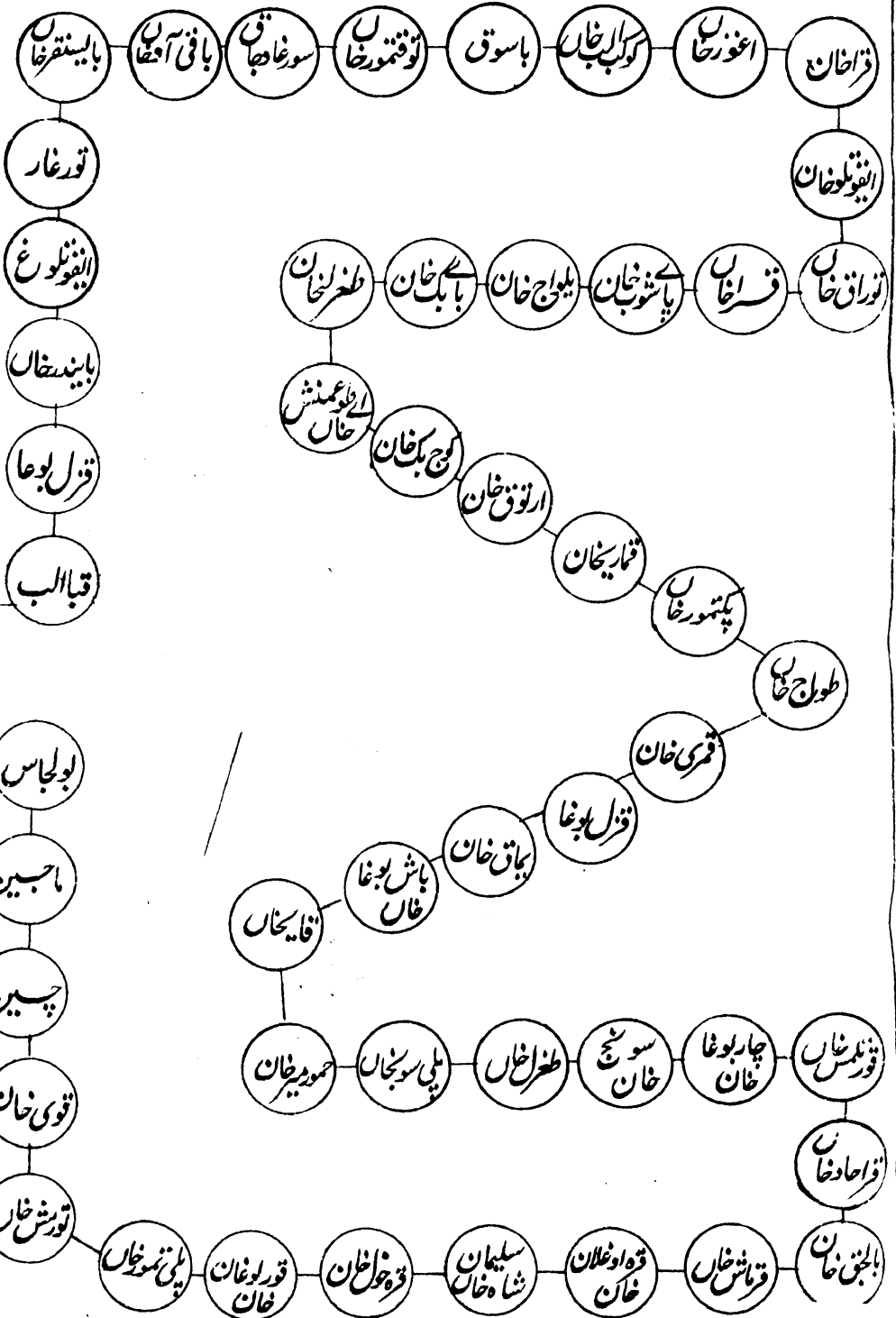
ابراہیم کی اس کتاب کی کہ اسے باقیہ بہت خلافت  
دہائی۔ وہ میں مہذول ہوا۔ اس کے بعد میں اسے  
نظر بند رکھا گیا۔ آخر سلطانہ میں لایا گیا۔ ۱۲

ابراہیم کی مہذول کے بعد اسے باقیہ بہت خلافت  
دہائی۔ وہ میں مہذول ہوا۔ اس کے بعد میں اسے  
نظر بند رکھا گیا۔ آخر سلطانہ میں لایا گیا۔ ۱۲

ابراہیم کی مہذول کے بعد اسے باقیہ بہت خلافت  
دہائی۔ وہ میں مہذول ہوا۔ اس کے بعد میں اسے  
نظر بند رکھا گیا۔ آخر سلطانہ میں لایا گیا۔ ۱۲

ابراہیم کی مہذول کے بعد اسے باقیہ بہت خلافت  
دہائی۔ وہ میں مہذول ہوا۔ اس کے بعد میں اسے  
نظر بند رکھا گیا۔ آخر سلطانہ میں لایا گیا۔ ۱۲

ابراہیم کی مہذول کے بعد اسے باقیہ بہت خلافت  
دہائی۔ وہ میں مہذول ہوا۔ اس کے بعد میں اسے  
نظر بند رکھا گیا۔ آخر سلطانہ میں لایا گیا۔ ۱۲







ذی القعدة میں پہنچا تو بادشاہ اور سب جو میں برس میں تخت نشین ہوا۔ ۱۰ برس اس نے حکومت کی۔ وہ برس اس کی عمر تھی اس نے بہت سے شرف رکھے۔ ان میں سے ایک شہر زادہ ہے جو کہ ملت میں فتح ہوا۔ سب سے پہلے غلاموں کو پرچہ بیکہری بینی منسوب کیا۔ اس نے ترتیب دی۔ اور ان کی جو کہ چٹا پلا جو کہ خود کے ایک ہمارے پیچھے تک پہنچا ہے۔ کفار کے دوسراں کا طرہ و تعب غازی تھا۔ نصاریٰ پیشہ بادشاہ سبوت کے ساتھ فتح ہوئے۔ سلطان مرز نے ان سے لڑائی کی جس میں کفار کو ہرا لیا۔ انھوں نے پلا۔ اور ان کا بادشاہ بھی مارا گیا۔ اور کفار کے ایک بادشاہ بولاش کی نے اطاعت قبول کر لی۔ اور سلطان کی کہ اس پر کیا دوست ہوئی ہے۔ اس نے اپنی استہین میں فتح چھپایا تھا۔ سب مانتے ہوئے لگا تو سنا سنا کی جو کہ سہرا ڈالا۔ یہ واقعہ مرز کے یہ کہ ہے۔ اس وقت سے ملا ہیں عثمانیہ کا قانون طبع کر کے کہ اپنی دفعہ و بادشاہ کے پاس چھپا سے سب سے بڑا ہوا۔ اور کفار کی تاشی لڑائی۔

۱۱ برس میں پیدا ہوا جو جب تخت نشین ہوا تو اس نے تخت اس کی عمر ۱۱ سال تھی۔ اس نے ۱۱ سال حکومت کی۔ جب تخت نشین ہوا تو نصائے کے کئی قلعے و دیہات کے شہر و دست سلاطنت اپنی قوم میں داخل کر لیا۔ بعض نصائے سے متور سے درخواست کی کہ بار اور کم کی طرف توجہ نہ دیا۔ لیکن اس کی نصیب دیکھ بادشاہ کی طرف ہو گیا۔ اس نے اپنی تمام خونریزی اور لڑائی اور شریعت کر دی۔ جبکہ کتب و تاریخ میں موجود ہے۔ عیون پر لڑائی و قتل و غارت

کرنے ہوئے اور انجان پہنچا۔ اب بادشاہ نے اپنی لڑائی کے ختم ہو کر پلا۔ دونوں لشکروں میں ایک عظیم جنگ ہوئی۔ بادشاہ کے لڑائی کا ایک دست چھپا کر اور سلطان کو جمع کر تھوڑے سے ہمالا۔ اس لڑائی میں سلطان کا بیٹا سلطان بھٹے مارا گیا۔ بادشاہ کے لشکر کے تورم کو ہار گئے۔ بادشاہ نے جو چاہا۔ دیکھوں نے اس کا انتقال ہو گیا۔ کھڑا رہا۔ بادشاہ کے لڑائی کا تواریختیست تیمور کا بیٹا تھا جو بھی گیا۔ شکار اس کی لڑائی دیکھ کر غور کیا۔ آخر انہوں نے کسی دوسرے بادشاہ کو شہید کیا۔ اس کو فوج کی وجہ سے ایسا بنا دیا۔ کہ اس کی باخاریہ فوج سے کھڑا اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے لڑائی علیحدہ دوسری دیکھا۔ وقت حرمہ نے ملک تسلیم کیا۔ اور ان کا کہیں میں نزار و قتال بارہ سال تک شروع رہا۔ آخر جب سلطان محمد مستقل بادشاہ ہوا تو ایک برس اس تخت پر بیٹھا۔ تاریخ مدعو

میں ایسا ہی ہے

سلطان  
مراد خان

سلطان  
خان

سلطان  
حاجان

سلطان  
مراد خان

۱۲ برس میں سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوا۔ اس کی عمر ۱۲ سال تھی۔ اس نے ۱۲ سال حکومت کی۔ یہ بادشاہ اور جو فی چاہا فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کیے۔ اس نے اپنی جان کو غرا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کیے اور

۱۳ برس میں سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوا۔ اس کی عمر ۱۳ سال تھی۔ اس نے ۱۳ سال حکومت کی۔ یہ بادشاہ اور جو فی چاہا فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کیے۔ اس نے اپنی جان کو غرا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کیے اور

۱۴ برس میں سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوا۔ اس کی عمر ۱۴ سال تھی۔ اس نے ۱۴ سال حکومت کی۔ یہ بادشاہ اور جو فی چاہا فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کیے۔ اس نے اپنی جان کو غرا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کیے اور

۱۵ برس میں سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوا۔ اس کی عمر ۱۵ سال تھی۔ اس نے ۱۵ سال حکومت کی۔ یہ بادشاہ اور جو فی چاہا فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کیے۔ اس نے اپنی جان کو غرا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کیے اور





چہ وہاں واقع تھا۔ دنیا و مافیہا کی جلیون متعہ پہنچا۔ اس سے آگے نہ بڑھ سکا کیونکہ غرض ایک شاعر نے فرمایا کہ جس سے راحت و آسائش پہنچا دے کہ نہ مروت و نہ کرم و نہ عین پیداوار۔ نہ عہد و نہ رنج و نہ نشیمن و نہ آسائش  
 فانی و طلاق المومع۔ ستلہ عین پیداوار۔ نہ عہد و نہ رنج و نہ نشیمن و نہ آسائش  
 نشیمن نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ نشیمن کی گونہ  
 عثمان ابن سلطان محمد کو تخت نشین کر دیا جب ایک برس کے سلطان بن کر تشریف لے کر آئے تو اس نے ۱۵۰  
 کو سلطان عثمان کی بجائے سلطان محمد کو تخت نشین کر دیا جب ایک برس کے سلطان بن کر تشریف لے کر آئے تو اس نے ۱۵۰  
 ابن سلطان احمد خان کو اپنی جگہ پر کر کے ملک گت کر دیا۔ ۱۵۰۰ کو دواؤں و غیثوں سے بجا حال

اسلطان خان

۱۲  
 سرورِ خضر الشہید کی

سلطان  
عثمان خان

السلطان  
ابراهيم خان

۱۰۔ جس میں یہ لکھا ہے۔ اور اللہ ہی تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھنے کی کھڑکی پر حکمران کیا۔ گھڑے چاہیں سال کی صلیح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۱۔ اس میں فتنہ ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

سلطان  
سیلیمان خان

ساحی

اسلام نے جو میں پیدا ہوا۔  
 اسلام میں سخت نشین ہوا۔  
 نے جدید و سرید پر چڑھائی کی  
 اور اسے ایک قلعہ کے نام پر ملک

مظاہر  
یہ قطعہ بہت خوب  
و مضبوط تھا۔  
۱۵۱  
مستعاراً - آدھوت

ہو گیا۔ اس کا زمانہ  
حکومت ۸ سال ۱۷۰۹ء  
۱۲ تھا

[illegible]

۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۱۱۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔  
 ۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔  
 ۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔

سلطان  
سید محمد خان

سلطان  
مصطفیٰ خان

سلطان  
عبد المجید خان

۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔  
 ۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔  
 ۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت کی عمر سال تھی۔ اس سے پہلے شہر قزوین میں تھا۔

سلطان  
محمد خان

سلطان  
احمد خان

سلطان  
عبد المجید خان

سلطان  
محمد خان

سلطان  
عبد الغفور خان

سلطان  
مصطفیٰ خان

سلطان  
غیاث خان

سلطان  
محمد خان

سلطان  
مصطفیٰ خان

۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔

۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۳ھ میں تخت نشین ہوا۔

۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۳ھ میں تخت نشین ہوا۔

۱۱۱۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۱۱۳ھ میں تخت نشین ہوا۔



## ساتواں باب اُن قبائل کی بیان میں کہ جن کا ذکر نساہوں نے تو کیا ہے لیکن ان کو کسی معینہ قبیلہ سے نہیں ملایا

میں اندر کے بھروسے پر شروع کرتا ہوں۔ (بنی اسود) بروزن افضل۔ عرب کا ایک بطن ہے جو ہری نے صحاح بن اسفاد ذکر کیا ہے لیکن ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔

(بنی زبہ) اسد کا بطن ہے۔ جو ہری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ کس قبیلہ بنی اسد میں ہے۔ (آل بنی عرب) کا بطن ہے۔ بلاد مغرب میں جرید کے راستہ پر قابس کے نواح میں آباد ہے۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے لیکن کسی خاص قبیلہ سے نہیں ملایا گیا۔ اور کہا ہے کہ ان میں بہت سے مشائخ ہیں۔ مشرہ و یویہ وغیرہ بھی ان میں مشائخ سے ہیں۔ (آل سلطان) حمدانی نے ان کو عرب بریتہ الحجاز میں شمار کیا ہے۔ اور کسی خاص قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ عرب کے آل مری کے حلیفوں میں سے ان کو شمار کیا ہے۔ (آل ظفیر) حمدانی نے عرب البریہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کے ساتھ ان کو نہیں ملایا۔ اور کہا ہے کہ یہ آل مری عرب الشام کے خلفا ہیں۔ (آل عیسے) حمدانی نے عرب الحجاز سے ان کو شمار کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسب نہیں کی۔ نہایت الارب نے جس آل عینی کا پہلے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے یہ نہیں۔ (آل غزنی) عرب بریتہ الحجاز کا بطن ہے حمدانی نے ان کو عرب بریتہ الحجاز سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (آل انطرح) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا شمار عرب النزار قبیلہ عرب المسیب جو کہ بلاد عراق میں آباد ہیں۔ میں کیا ہے۔ اور ان کی نسبت کسی قبیلہ کی طرف نہیں کی۔ پھر حمدانی نے لکھا ہے کہ عرب العذار خلفا اور ملوک تانار کی اطاعت نہیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ لوگ اپنے نسبت جو ان کی پناہ میں اپنی عمریں مرنے سے سبک کیا کرتے۔ (آل ابی فضل) آل ربیعہ عرب الشام کے حلیف ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی بعض نے کہا ہے کہ یہ لوگ سعد العشیر کی طرف منسوب ہے۔ اور بعض نے ان کو بنی ہلال سے ملایا ہے۔ (اولاد ابی طالب) افریقہ کے عربوں کا بطن ہے۔ کعب افریقہ کے امراء اولاد ابی ایل سے ان کی عداوت ہے۔ مسالک الابصار میں ہے کہ ان کے کئی قبائل ہیں۔ (اولاد الویریہ) عرب کا بطن ہے۔ بنی زید ابن حزام بن جزام کے حلیف ہیں۔ جوف میں آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کو نہیں ملایا۔ (اولاد صورت) عرب کا بطن ہے۔ بلاد مغرب کی غزلی جانب بشری کے متصل آل حجر و کعب کے درمیان یہ لوگ آباد ہیں۔ صاحب عمر نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ چھوٹا سا طائفہ ہے۔ (البرجان) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسبت نہیں کی۔ اور اس نے ان کو عرب نطاح قبیلہ عرب بریتہ الحجاز میں شمار کیا ہے۔ مسالک الابصار میں ہے کہ شہر ربیک و نعام جو کہ وادی فنج کے قریب ہیں۔ وادی ایسی ہے کہ اگر اس کا راستہ کسی چھوٹی سی چیز سے بند کیا جائے۔ تو کوئی شخص اندر نہیں جاسکتا اور اسی وقطیف کے سواروں کا راستہ بھی یہی ہے۔ جو کہ بحرین سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ ان کے حق میں کسی نے کہا ہے

لعلک تو طیتی نعما ما واهل وان بان بالجحاج عنہ طریق

والجور عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر عرب بطاح العرقی میں کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا اور کہا کہ یہ لوگ شیخہ ابن زریق قبیلہ سبس میں آباد ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے بیستائوں کی پناہ میں رہتے اور خلفا کی اطاعت نہیں کرتے تھے۔ آخر میں انہوں نے مکانوں کی رہائش اختیار کی اور اہل مدینہ اور ان کی اقامت وہیں نیستان میں ہی رہی۔ خدا تعالیٰ کہیں سے ان کو رزق پہنچا دیتا تھا۔ (الحداریہ) عرب جو کہ بعد ہجرات میں آباد ہیں۔ ان کا بطن ہے شہابی نے ان کا ذکر اپنی کتاب التعریف میں کیا ہے اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ اور کہا ہے۔ ان کا ایک شیخ سموہ ابن مالک نامی تھا۔ بڑا ذی اقتدار اور صاحب شان و شوکت تھا۔ حدشیوں اور سوڈانوں سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہتا۔ اور ان کے مال و قیدی پکڑلاتا۔ ان سے بڑے بڑے نشانات و افعال محمودہ باقی



ہیں۔ اور اس نے ذکر کیا ہے کہ سلطان نے اس کو قبیلہ عربان جو کہ قوس و مشور کے متصل ہے..... فسخ کیا تھا (الحلیہ)  
 عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے عرب العارض میں ان کا شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ اور کہا ہے کہ العارض  
 وشم کے ورے ہے۔ اور وشم وہ ہے کہ جہاں کہ آل فضل کی انتہا ہے جب کہ آل فضل بر جنگل میں پھیلے تھے۔ (الخمرسان)  
 عرب کا بطن ہے۔ ان کو عرب بریتہ الحجاز آل مری عرب الشام میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (اللداس) عرب کا  
 بطن ہے۔ بن میں آیا ہے۔ شہابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الربیعون) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کا شمار بن زید ابن حرام بن حزام  
 بن جوف بن یثرب میں کیا ہے اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں کی۔ (الردالیون) عرب کا بطن ہے۔ ان کو اصداف بنی زید ابن حرام ابن حزام  
 شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ ان کے مساکن بنی زید کے ساتھ جوف میں ہیں۔ (الرفیات) جوہری  
 نے کہا ہے کہ یہ لوگ عرب کا صحیح رفیدہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ لحم کا صحیح ہیں۔ نابذ کی مراد اس شعر  
 میں یہی لوگ ہیں۔ سنائی الرفیدات من سعوری ومن عجمی۔ (الرزاق) عرب بریتہ الحجاز کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان  
 کو اصداف آل مری عرب الشام سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (السرہین) عرب کا بطن ہے  
 حمدانی نے ان کو خلفاء آل فضل سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (الضبیات) عرب بریتہ الحجاز  
 کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل فضل کے غلیفوں میں سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (العائد) حمدانی نے  
 کہا ہے کہ یہ لوگ عرب میں بکثرت ہیں۔ مصر میں عائد حزام اور اور حجاز میں عائد ربیع مشہور ہیں۔ اور عائد ذریہ کا شمار ثعلبہ میں اس  
 وقت سے ہونے لگا جب کہ ثعلبہ و حزام فرار ہوتے تھے۔ (العقفاں) عرب بریتہ الحجاز کا بطن ارض برک و نعام میں آباد ہے حمدانی  
 نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (العقیق) عبر میں ہے کہ یہ حجر حمیر اور حجر ابن زین ہے اور سعد بن  
 قبیلہ کنانہ ابن خزیمہ کا بطن ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے کہ ان کو عقیق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے برسر پرکار ہوا۔ خدا نے حضور علیہ السلام کو فسخ دی۔ یہ قید ہوئے۔ حضور نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ اس وقت سے ان کو  
 العقیق (آزاد شدہ) کہتے ہیں۔ کتاب کے ابتدا میں گذر چکا ہے کہ سوائے ثمن قبائل کے جو کہ تنوخ و غسان و العقیق ہیں باقی  
 تمام عرب ایک ہی باپ کی نسل سے ہیں۔ زید الحارث العقیقی صحابی انہیں میں سے تھا۔ عبد الرحمن ابن قاسم امام مالک حنفی رحمہ اللہ  
 کا ساتھی بھی انہیں میں سے تھا۔ (المراہدہ) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو بریک و نعام اور اس کے عاری عرب الحجاز  
 میں سے شمار کیا ہے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (الغنیون) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو ثعلبہ  
 قبیلہ طے شامیوں کا جو کہ مصر کے متصل ہیں۔ سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی تنوخ) جوہری  
 نے کہا ہے کہ یہ بن یعنی قوطانیہ کا صحیح ہے۔ اس نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان کیا۔ المؤتد صاحب حماء نے اپنی تاریخ میں  
 لکھا ہے کہ یہ لوگ قضا میں سے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ بن بطن نزار و احلاف و فہم ہیں۔ اور ان کو بنی تنوخ اس لئے  
 کہتے ہیں کہ یہ لوگ شام کے مقام تنوخ میں مالک بن زہیر بن عمر بن فہم بن تیم اللہ ابن اسد ابن وبراہ بن تغلبہ ابن حلوان  
 اور مالک ابن فہم مالک بن زہیر کے پچھ کے پاس اقامت پذیر ہوئے تھے۔ ابن سعید نے کہا ہے کہ بعض لوگ ضجاء و  
 دوس کو جو کہ بحرین میں رہتے تھے۔ تنوخ کہتے ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے کہ معوہ جو کہ شام میں ہیں۔ تنوخ کے ساتھی تھے۔ یعنی  
 ان کی کثیر جماعت انہیں کی وجہ سے منع ہوئی ہے۔ (الاحلاف) تنوخ کا فرقہ ہے۔ اور یہ عرب کے عام حیون میں سے ہیں۔  
 (الاحارث) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کو مصر کے عربوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔  
 (مہرید) عرب کا بطن خزاع کے احلاف میں سے ہے۔ (بنی بیاض) عرب کا بطن ہے۔ قطیف مشرقی مصر شام کی حد پر یہ لوگ  
 آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا (بنی جارم) عرب کا بطن ہے جوہری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کسی قبیلہ سے  
 ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور بعض کے قول والحمادی حمید بن اس نے اسٹشاد و پکڑ لیا ہے۔ (بنی جرم) عالمہ قبیلہ

توطانیہ یا عدنانیہ پر اختلاف رائے ہے۔ (بنی حارث) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل مرو کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حارث) بھی عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی خاص قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور کہا ہے کہ یہ لوگ بجینین ہیں۔ اور شام میں اقامت پذیر ہیں۔ (بنی حدادی) بنی سعد کا بطن ہے حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ یہ کن سعودیوں سے ہیں۔ (بنی حلیج) عرب کا بطن ہے حمدانی ان کو عرب الحجاز میں شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حاصص) عرب کا بطن ہے۔ دیا مصر کے مشرقی تر (جنگل) سیوطیہ میں آباد ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ لخم قبیلہ قحطان سے ہیں۔ اور مشہور شہر شرق حاصص انہیں کی طرف منسوب ہے۔ (بنی حنی) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے آل فضل عرب بالشام سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی خلیفہ) جنسین مالک ابن خدیج کے ربط کا بطن ہے۔ یہ لوگ دقہلیہ و مرقاجہ دیا مصر میں آباد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ بنی حصین کے حلیف بنی عبیدہ کے مقابلہ میں ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ ہر بیٹ میں حرا ز نامی ان کا ایک موضع ہے۔ (بنی رعیث) عرب کا بطن ہے۔ رضائی نے ان کو اپنی خط میں بیان کیا ہے کہ یہ لوگ ان میں سے ہیں۔ جو کہ فتح مصر کے وقت مصر میں گئے اور وہیں خنظل ہو گئے تھے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی رمیم) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل فضل عرب شام کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی زبید) عرب کا بطن ہے۔ غوطہ و مشق میں آباد ہیں۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں کہ کس زبید سے ہیں۔ (بنی سعد) عرب صرمد کا بطن ہے۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ جذام سے ہیں۔ اور اس نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کس سعد جذام کے قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (بنی سماک) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے بحیرہ کے عربوں میں سے جو کہ ہرقہ سے عقبہ کی تیک آباد ہیں۔ ان کو شمار کیا ہے اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شکل) عرب کا بطن ہے۔ جو ہری نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شما) عرب کا بطن آل ربیعہ عرب الشام کے خلفاء میں سے ہیں۔ حمدانی ان کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شمر) عرب کا بطن ہے۔ اجاد سلمی لام کے جواریں آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی صدر) صدر یہ بھی عرب کا بطن ہے۔ صدر یہ شام سے مصر تک خشکی کا راستہ ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی عائذ) قریر کا بطن ہے حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے قریر کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (بنی عمر) عرب کا بطن مصر میں آباد ہے۔ (بنی کلب) عرب کا بطن دیا مصر۔ نہات الارب کے مصنف نے کہا ہے کہ یہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ پہلے بطون سے ہیں۔ یا ان کلب سے ہیں۔ جن کا ذکر پیچھے آیا ہے۔

## آٹھواں باب ان قبائل کے بیان میں کہ جن میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ عرب ہیں یا نہیں

خدا کے بھروسے پر شروع کرتا ہوں۔ (البربر) ایک بڑا حیل بلاد مغرب اور بعض مصر میں آباد ہیں۔ ان کی نسب میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عربی ہیں۔ آگے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اوزار سے ہیں جو کہ ان میں آباد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عسائون وغیرہ سے ہیں۔ سیل عوم کے زمانہ میں یہ لوگ پرانہ ہوتے تھے۔ سعودی نے ایسا ہی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اب رہ ذوالنارمین نے جب عرب سے لڑائی کی تھی۔ تو وہ ان سے پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ یہ لقمان ابن حمیر ابن سبا کی اولاد ہیں۔ جب اس نے اپنی اولاد کا ایک گروہ مغرب میں یا ان غرض روانہ کیا تھا۔ کہ ان جاگرا بادی کریں۔ تو ان کی وہاں نسل پھیل گئی۔ اور یہ لوگ قبیلہ لخم جذام سے ہیں۔ جو کہ فلسطین، ملک شام میں آباد تھے۔ اور فارس



مصورہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ ابو جفص مہدی بن تومرت کا سا مٹھی انہیں میں سے ہے۔ (ہوارہ) اور لغہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ اور اور لغہ ابن برنس ابن بربر کی اولاد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ برابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ یمنی عرب ہیں۔ قتارہ کہتے ہیں کہ یہ عالم سے ہیں۔ جو کہ قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ السور ابن السکا سک ابن وائل ابن حمیر کی اولاد ہیں۔ اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ السکا سک ابن اشدس ابن کندہ کی اولاد ہیں۔ مغرب میں ان کا بہت بڑا گروہ آباد ہے۔ ان کے بہت سے گروہ ہیں۔ حمدانی نے بعض کا ذکر کیا ہے۔ (بنی وائلہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی یحییٰ) لواتہ کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الوسوہ) کہا جاتا ہے۔ کہ الوسوہ لواتہ کا بطن ہے (بنی ہلال) لواتہ کا بطن ہے۔ ان کے بہت سے بطن ہیں۔ (بنی جدو خاص) بنی بلال قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے ان کی شہرت ہے۔ (بنی جدیدی) لواتہ کا بطن ہے۔

## ۔ نانواں باب قبل از اسلام عربوں کے دینوں اور ان کے علوم کے بیان میں

مخفی نہ رہے (شعر) سب کو توحید پر محکم رکھے کہ عربوں کے دین مختلف تھے۔ ایک گروہ ان کا دہر کو مٹوثر بالذات تسلیم کرتا۔ اور صالح کو اپنی مصنفات سے معطل قرار دیتا۔ خدا نے ان کا یہ قول قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ جو کچھ دنیا ہی ہے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور دہر زمانہ کے سوا کوئی ہمیں نہیں مارتا۔ اس کا پورا بیان اور اس کا جواب اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور عربوں کا ایک گروہ خدا کو تو مانتا۔ لیکن قیامت کا منکر تھا۔ خدا نے ان کی تردید آبداد و کذب یزای لہذا نسا ان آنا خلقنا من نطفۃ۔ کیا انسان اس طرف خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا۔ جب وہ بالکل بیکار تھا۔ اور ہمارے لئے مثالیں تراشتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے کہ ہوسیدہ بڑیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔ تو کہہ دے کہ ان کو وہ زندہ کر لگا جس نے ان کو پہلے زندہ کیا۔ وہ ہر چیز کو بہتر جانتا ہے اس آیت کا شان نزول اور اس کی دلالت کی وجہ التوضیع والتبیین لمسائل العقائد الثمین میں پوری وضاحت سے کرج ہے۔ اور ان کا دیگر گروہ بتوں کی پوجا کرتا۔ سب سے پہلے عرب کے لئے عمرو ابن ربیعہ نے جسے لمی ابو خزرجہ کہتے ہیں جیسا کہ کتب اب مذکور میں بیان کیا ہے۔ بت بنایا۔ قبیلہ کلب کے بت کا نام بوس تھا۔ یہ ایک بہت بڑے قد کے آدمی کی طرح بنایا ہوا تھا اس پر دو کپڑے پہنائے ہوئے تھے۔ ایک چادر تھی اور ایک روپہ کا دوپٹا۔ اور ایک تلوار اس کی کمر پر باندھی ہوئی اور ایک ہاتھ گمان لئے کھڑا تھا۔ اور قبیلہ ہذیل کے بت کا نام سواع تھا۔ اس کے حق میں شاعر نے کہا ہے۔

تراہم حول قبیلہ عکوفہ کما عکفت ہذیل علی سواع

اور قبیلہ مزرج کے بت کا نام یغوث اور ہمدان کا بت یعوق اور یہ ایک شہر حوان میں نصب کیا ہوا تھا۔ ہمدان اور ان کے متعلقین اس کی پستش کرتے۔ اور نسر حمیر کا بت ملک سبا کے موضع بلخ میں تھا۔ اس کی حمیر اور ان کے متعلقین پوجا کرتے۔ و تو اس کے زمانہ تک اسی صلات میں منہمک ہے۔ آخر اس نے ان کو توبہ کرائی۔ یہ پانچ بت دی ہیں۔ جو کہ قوم نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بنائے گئے ان کے عربوں کے ہاتھ میں آنے کی کیفیت کتاب کے ابتداء میں گذر چکی ہے۔ قریش کے بت کعبہ اور اس کے نواح میں نصب تھے۔ ان کا سب سے بڑا بت ہبل تھا۔ جو کہ شرع عقیق سے انسان کی شکل پر بنایا جوا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ ایسا ہی قریش کو ملا۔ انہوں نے وہ ہاتھ سونے کا بنایا اور اس کے ساتھ جوڑ دیا۔ یہ بت سب سے پہلے خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر نے نصب کیا تھا۔ اسان و نامک بھی ان کے بت تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ کہ اسان قبیلہ کا ایک شخص تھا جس کو اسان ابن یعلیٰ کہتے تھے۔ اور نامک زید ابن جہم کی بیٹی تھی

اسان اس پر یکن میں عاشق ہو گیا۔ یہ دونوں حج کے لئے مکہ میں آئے۔ جب کعبہ میں دونوں داخل ہوئے۔ تو لوگوں کو وہاں نہ دیکھ سکے انہوں نے کعبہ میں زماہ کیا۔ خدا نے ان کو پتھر بنا دیا۔ لوگوں نے ان کو دہاں سے نکال کر باہر رکھ دیا تاکہ اور لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ جب کوئی زمانہ گذر اور قریش میں بت پرستی کا رواج ہوا۔ تو قریش و خزرج نے ان (اسان و نائمہ) کی پرستش شروع کر دی۔ اور جو حاجی باہر سے آتے وہ بھی ان کو معبود جانتے۔ اور لات و عزری و منات و ذوالحلیفہ و ذوالکفین و ذوالشترے و بہم و سعید و الفل و عم انس وغیرہ یہ سب عرب کے بت تھے۔ سب کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ جب خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور عرب میں اسلام کا چرچا ہوا۔ تو یہ سب بت کعبہ سے نکال دئے گئے۔ اور عرب کا ایک گروہ یہودیت اور ایک نصاریت اور ایک صابئیہ کی طرف جھٹکا ہوا تھا۔ یہ (صابئیہ) کے اعتقاد و مبہمین (ستارہ شناسوں) کی طرح تھے۔ یہ لوگ سیلع سیارہ کو متاثر بالذات مانتے اور یہ کہتے کہ فلاں ستارے کی برکت سے مینہ برستا ہے۔ اور ایک فرشتوں اور ایک جنوں کو اپنا معبود جانتا۔ غیور نہیں ابتداء سے چند رسومات چلے آتے تھے۔ جو کہ انہوں نے ان کو اپنے دین کی جزو سمجھا ہوا تھا۔ اسلام نے ان کے بعض افعال کو باقی رکھا۔ اور بعض کے کرنے سے ممانعت کر دی۔ یہ لوگ حج و عمرہ کرتے۔ اور احرام باندھ کر طواف کی رسم بھی لاتے۔ اور صفوا و مروہ میں سعی کرتے۔ اور تمام مواقع میں کھڑے ہوتے۔ اور حجروں کو رُوی کرتے اور جو جنبی ہوتا وہ غسل کرتا۔ اور ہمیشہ کے مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) کی ان میں رسم تھی۔ اور یہ لوگ سر کے بالوں کی مانگ نکالتے۔ اور مسواک و استنجا کرتے۔ اور ناخن تراشتے۔ اور بنگلوں کے بال اتارتے۔ اور پاؤں اور بیٹھوں کے نکاح کو حرام سمجھتے۔ اسلام نے ان کے ان سب رسومات کو بوجہ مخصوص باقی رکھا۔ اور یہ لوگ باپ کی عورت سے نکاح کرنا معیوب جانتے۔ اور اس کو خیزن کہتے اور چور کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اور دو بھینوں کا نکاح ایک وقت میں جائز سمجھتے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔ اور یہ لوگ ظہار کو طلاق کہتے۔ اور عورت و فات کی عدت میں سب بھر بیٹھتی۔ اور یہ لوگ اپنے مقدمات کا فیصلہ جبکہ ان پر مشکل آجاتا۔ تو اپنے کامیوں سے فیصلہ کرانے۔ اور پرندوں سے فال پکڑتے۔ ان کے فال کے کئی طریق تھے کبھی تو پرندے کے نام سے فال لی جاتی۔ اور کبھی داٹیں باٹیں جانب اس کے پھاڑ سے اور کبھی اُس کے آواز اور کبھی اُس کی آواز کی مقدار سے اور کبھی اُس کے اترنے سے تفاعل کرتے تھے۔ شریعت نے اس کو باطل ٹھہرایا۔ اور ان کے کئی علم تھے۔ (۱) علم انساب۔ (۲) علم نجوم۔ (۳) تاریخ۔ (۴) تعبیر خواب۔ اور ان کے ہاں علم قیافہ کا بھی رواج تھا۔ اس کے باہر نبی مدج تھے۔ مگر نام کا پتہ معلوم کر لیتے۔ اور یہ جان لیتے۔ کہ فلاں شخص فلاں جگہ چلا گیا ہے۔ اور بھی کئی قسم کے علوم کا رواج ان میں تھا۔ جو کہ اکثر مٹ چکے ہیں۔

## دسواں باب عرب کے مفاخرات اور اُس کے اسباب میں۔

مغنی نہر ہے کہ عرب کے قبائل میں بہت سے فخر تھے۔ جو نہایت الارب میں لکھا ہے میں اس پر ہی اکتفا کر لیا گیا ایک عمدہ بات جو اس میں حکایت کی جاتی ہے۔ یہ کہ کلبی نے روایت کیا ہے کہ کسری نے ایک دن نعمان ابن منذر سے کہا کہ عرب میں کوئی ایسا بھی قبیلہ ہے جس کو دوسرے پر فخر و شرف ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ جس شخص کی نسب تین پشتوں سے متواتر نہیں چلتے تھے ہوں۔ اور یہ شخص چوتھی جگہ پر نہیں ہو۔ اب یہ قبیلہ اس کی طرف منسوب ہوگا۔ اور یہ شریف سمجھا جائیگا۔ کسری نے کہا کہ ایسے شخص کی تلاش کرو اور اس کو میرے پاس لا۔ ایسے اشخاص اُس کو سوائے آل حذیفہ ابن بدر و آل ذی الجہدین و آل شعث ابن قیس ابن کندہ میں سے اور کہیں نہ ملے ان سب کو معہ ان کے عمار کے بلا کر کسری کے پاس لایا۔ کسری نے ان کی تعظیم و تکریم کی۔ اور ان کے مراتب معین کر کے کہا کہ تم میں

ہر ایک شخص اپنی قوم کے فضائل سچ سچ بیان کرے۔ سب سے پہلے حذیفہ ابن یدر مٹھا۔ اور یہ بڑا کچھار فصیح اللسان تھا۔ اور کہا کہ ہم قدیم سے شریف خاندان چلے آتے ہیں۔ اور ہم بڑے معزز اور شرفا کے پس ماندے ہیں۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ کس لئے اس کی وجہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ کیا ہم ایسے مضبوط ستون نہیں کہ کوئی ہمارے گراے کا قدر نہیں کر سکتا۔ اور ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ سب نے کہا کہ تو نے سچ کہا۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر کہا۔

### شعر

فزارۃ بیت العز والعز فیہم فزارۃ قیس حسب قیس نصالہا  
لہا العزۃ القحساء والحسب الذی بناہ لقیس فی القدریم رجالہا  
فہیہا قدا علی الفرون القی معنت ماثر قیس مجدہا وفعالہا  
وہل احد ان قریوما بکفہ الشمس مجری النجوم بینا لہا  
فان یصلحوا یصلح لذلک جمیعہا وان فسد وایفسد من الناس لہا

پھر اشعث ابن قیس نے اٹھ کر کہا کہ کیا عرب کو معلوم نہیں کہ ہم اکثر جنگ آزمارتے اور بڑے بڑے معرکوں میں لڑتے اور بڑے خطرناک میدانوں میں درما گئے والوں کی مدد کرتے ہیں اور یہ کہ ہم سخاوتوں کی معدن ہیں۔ سب نے کہا کہ کیسے۔ اس نے کہا کہ۔ اس لئے کہ ہم ملک کنہہ کے رواسا ہیں اور یہ کہ اطراف و اکناف پر بھی قابض ہیں۔ اور اس کے بازو کو ہم نے مضبوط کیا ہے۔ اور یہ کہ اصل سردار ہم ہی ہیں۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

اذا قست اہیاء الرجال بیئتہا وجدت لہا فضلا علی من یفاخر  
فقال کلانا لوانا بنا بخطت ینا فخرنا فیہا فنحن نخاطر  
تعالوا فقولوا یعلہ الناس اہنا لہ الفضل مہا اور شتہ الا کاہر

پھر بسطام شیبالی اٹھا اور کہنے لگا کہ ہم ایسے فرزند ہیں کہ ہمارے گھر ہمیشہ آباد رہیں گے۔ اور ایسے باغ ہیں جو کہ ہمیشہ سرسبز رہیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے اس نے کہا کہ اس لئے کہ ہم کسی سے بدلہ نہیں چھوڑتے۔ اور جابر بادشاہوں کو قتل کر دیتے اور بات کو پورے طور پر کہہ دیتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم اور لوگوں میں سے بہت جھگڑا ہوئی۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر کہا۔

لعمری لبسطام احق بفضلہا واول بیت العز عز القبائل  
فسائل ابیت اللعن عن عز قومہا اذا جدد یوم الفخر کل منا قل  
السنا عز الناس قوما ونصرة واضی ہمہ للکبش بین القبائل  
وقایع عز کلہا ربیعۃ تذلل لہا عز ارقاب المہائل  
اذا ذکر تلم ینکر الناس فضلہا وعاد بہا من شرہا کل وائل  
وانا ملوک الناس فی کل بلدۃ اذا نزلت بالناس احدی النوازل

پھر حاجب ابن زرارہ تیمی اٹھا اور کہنے لگا کہ عرب کو معلوم ہے ہم ہی دعاسہ پانی کی نہریں اور راہیوں کے سپہ سالار ہیں لوگوں نے پوچھا کہ کیسے اس نے کہا اس لئے کہ ہم تعداد میں کثرت ہیں۔ اور ہم نجیب و برگزیدہ فرزند ہیں۔ اور ہم ہی لوگوں کے متکفل اور ان کے غمخوار ہیں۔ پھر شاہم نے اٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت ابناء خندف اننا لانا العز قد ما فی الخطوب الا وائل  
وانا کرام اہل عجد و ثروۃ وعز قد یمر لیس بالمتضائل  
فکم منہم من سید ابن سید اعز نجیب ذو فعال وناائل

فسائل ابیت اللعن عنا فاننا دعائهم هذا الناس عند الجلال

پھر قیس ابن عاصم السعدی نے اٹھ کر کہا کہ یہ تمام جانتے ہیں۔ کہ ہم ان میں سے کرم کے بلند رستون ہیں۔ اور آنے والی مصیبتوں میں ہم ہی مضبوط قدم رہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے اس نے جواب دیا کہ اس لئے کہ ہم بدلہ اچھی طرح لے لیتے اور اپنے پڑوسی کو نثر سے بچا لیتے ہیں۔ اور جب ہم کسی معرکہ میں نکلیں۔ تو اکتاتے نہیں۔ (روح صمد سے کام لیتے ہیں) اور جب ہم قاتل نہ ہوں۔ تو ہمارا کوئی قصہ نہیں کر سکتا۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت قیس و خندف اننا  
بانا عماد فی البور و اننا  
وانا لیث الباس فی کل ماذق  
فمن ذا الیوم الفخر یعدل عاصما  
نریہ مات قد لای الجمیع فعالمهم  
وقا موالیوم الفخر مسعاه من سبی

کسریٰ نے کہا کہ ہر ایک۔ سوا سروراری کا مستحق ہے۔ اور ان کی بخششوں پر ثنا کہی اور ان کو بڑے انعامات سے محظوظ کیا۔ ان کی مدح کی۔

## گیارہواں باب عربوں کے زمانہ جاہلیت کی لڑائیوں اور اسلام کے ابتداء کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ زمانہ جاہلیتہ میں عربوں کی لڑائیاں شمار سے باہر ہیں۔ اور ان میں سے بعض معرکے مشہور ہیں۔ ان سب کی یہاں گنجائش نہیں۔ اجمالی طور پر ہم یہاں بعض کا ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایام البیتیں ہیں۔ یہ عرب کی ایک بڑی لڑائی ہے جو کہ بنی کلابن وائل اور ابن الغلبہ میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ کلیب ابن ربیعہ جس کے حق میں ضرب المثل ہے۔ اعز من کلیب و سعدن کلیب سے بھی زیادہ ذی عزت ہے) جب تمام قبیلہ معد نے جمع ہو کر اس کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور اس کو تاج و تخت کا مالک گردانا۔ تو یہ کلب لبو و لعب میں مشغول ہو کر قوم کی بہتری کو بھول گیا۔ یہ اپنے اعزاز میں اس قدر منہمک ہوا۔ اہل اس قدر حکومت کے نشے میں کیا۔ کہ کسی شخص کو اپنی آگ کے مقابلہ میں آگ نہ جلانے دیتا۔ اور اس کے اونٹ کے ساتھ مل کر کسی کا اونٹ پانی نہ پی سکتا۔ اور کلیب کے سامنے سے گزرنے کی کسی کو اجازت نہ ہوتی۔ اور اس کا احاطہ اس کے لئے مخصوص ہوتا کوئی دوسرا اس میں اپنی چار پائی نہ چھوڑ سکتا۔ اور اس کے جنگل میں کوئی شکار نہ کر سکتا۔ اس کے پیچھے اس کا باپ ربیعہ بھی اسی وصف کا آدمی تھا۔ جلیلہ بنت مرہ ابن ذہل ابن شیدان جس اس ابن مرہ جس کو حامی الجار و پڑوسیوں کا حامی کہتے ہیں) کی بھین اس کے نکاح میں تھی۔ کلیب نے باہر ایک نامہ اول ربیعہ میں بنایا تھا۔ جس میں سوائے محارب کے کوئی ٹھیر نہ سکتا۔ ایک شخص سعد نامی قبیلہ جرم کا لبوس بنت منقذ ابن عمرو ابن سعد ابن زید منات ابن تمیم جس اس ابن مرہ کی خالہ کے پاس ٹھیرا۔ جرمی کی ایک اونٹنی سراب نامی تھی۔ جو کہ جس اس کی اونٹنیوں میں چرتی تھی۔ جو کہ ضرب المثل ہے۔ کہا جاتا ہے۔ ۱۰ شتم من سراب و ۱۱ شتم من لبسوس ایک دن کلیب اونٹوں اور ان کے چرواہوں کے ساتھ نکلا۔ اس کے اور جس اس کے اونٹ ملے ہوئے تھے۔ اس نے سراب اونٹنی کو دیکھ کر اچھا نہ جانا۔ یہ دیکھ کر جس اس جو کہ اس کے ہمراہ تھا کہا کہ یہ اونٹنی میرے پڑوسی جرمی کی ہے۔ کلیب نے یہ بات سن کر کہا کہ اس اونٹنی کو اس بیڑ میں نہ چرانا۔ جس اس نے کہا کہ یہ اونٹنی میرے اونٹوں کے ساتھ ہی چرے گی۔ کلیب نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو میں اس کے پستانوں کو تیر سے چھید ڈالوں گا جس اس نے جواب دیا کہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں اپنے ہنر سے تجھے ہلاک کر ڈالوں گا۔ اس بات کے بعد دونوں جدا ہو گئے۔ کلیب نے اپنی عورت سے جا کر کہا کہ کیا تجھے کوئی ایسا آدمی دیکھائی

دیتا ہے۔ جو کہ مجھ سے بڑھ کر دوسری کی حمایت کرتا ہو۔ اس نے کہا کہ اس وصف کے ساتھ موصوف سوائے جس اس کے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر کلیب املا کی طرف آیا۔ اور دیکھا کہ جرمی کی اونٹنی اس کے اونٹوں کے ساتھ چر رہی ہے۔ تو اس نے فوراً تیرا کر اس کے پستان چھید ڈالے۔ یہ اونٹنی چیختی چلاتی اپنے گھر دوڑی گئی۔ اور وہاں جا کر زور سے بڑبڑانے لگی۔ البسوس اس اونٹنی کی آواز اپنے ہمسائے کے گھر سے سن کر باہر آئی۔ تو اونٹنی کا یہ حال دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر اونٹنی بڑبڑائی۔ تو جس اس کا آواز سن کر باہر نکلا۔ اور کہا کہ ٹھیکہ چاہیے چرنے کے لئے نہ جانا۔ جرمی یہ بات سن کر بیٹھ گیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ کلیب کے دونوں اونٹ جو کہ بے مثل ہیں۔ میں ان کو ہلاک کر ڈالوں گا۔ جس اس نے کلیب کی لڑائی کا قصد کیا۔ کلیب ایک جاسوس یہ بات سن رہا تھا۔ اس نے اس بات کو کلیب تک پہنچا دیا۔ جس اس ہمیشہ کلیب کی تاڑ میں رہتا۔ آخر ایک دن کلیب اپنے گھر سے باہر کو چلا۔ جب گھر سے دور چلا گیا۔ تو جس اس بھی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا بیڑہ ہاتھ میں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا۔ اور کلیب کو پایا۔ کلیب کھڑا ہو گیا۔ جس اس نے اس سے کہا۔ کہ اے کلیب دیکھنا تیرے پیچھے بیڑہ ہے۔ کلیب نے کہا کہ اگر تو سوچا ہے۔ تو میرے سامنے آجا۔ جس اس نے کلیب کی نظر بچا کر نیلے سے اس پر ایسا وار کیا۔ کہ وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے جس اس مجھے پانی کا ایک گھونٹ پلانا۔ جس اس نے کہا کہ شیبب و احص جو کہ پانی کے حشے تھے تو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ یہاں کوئی پانی نہیں، اسی لڑائی کے متعلق عمرو ابن ابیہم نے کہا ہے۔

وان کلیب باکان یظلمہ قومہ	فادركه مثل الذی تریانی
فلما جفاه الرمح کف بن عمہ	تذکر ظلم کلاہل ای و ان
وقال لجساس اغثنی بثوبہ	والا فخرنی من رایت مکانی
فقال لمجاوزت الا حص و ماثمہ	ولطن شیبب و هو غیر دفان

بعض نے اس لڑائی کا سبب کچھ اور بیان کیا ہے۔ جب کلیب نے اپنا کیا پایا۔ تو جس اس اپنے ساتھی عمرو ابن حارث ابن ذہل ابن شیبان سے کہا کہ اسے پتھروں سے ٹوھانپ دے۔ تاکہ درندوں کے کھانے سے بچ جائے۔ جب جس اس کلیب کا کام تمام کر چکا تو گھوڑا اور اٹا ہوا پس آیا۔ جب دونوں سواریں ظاہر ہوئیں اور جس اس کے باپ نے جس اس کو دیکھا تو کہنے لگا کہ آج میں جس اس کو ایسی حالت میں دیکھتا ہوں۔ کہ قبل اس کے اس کی یہ حالت مجھے کبھی نظر نہیں آئی۔ جب جس اس پہنچا۔ اور کلیب کے قتل کا واقعہ اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو اس نے اس کو کلیب کے قتل پر ہلاکت کی۔ اور باپ کو قوم کی بربادی کا فیلاح ہو گیا۔ اور لڑائی کی تیاری میں لگ گیا۔ جب بیٹے کو باپ نے تیار دیکھا اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

ان تک قد خبیت علی حرباً	فیص الشیمہ بالساء القراح
جمعتی ہا یدیک علی کلیب	فلا وکل ولاد ث السلاح
سالبس ثوبہا و اذود عینی	بہا عار المذالہ والفضاح

پھر اس نے اپنی قوم سے مدد کی درخواست کی قوم نے اس کی درخواست منظور کی۔ قوم نے تیر چمکائے۔ اور تلواریں صاف کیں۔ اور نیزے بند کئے۔ اور قوم کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اس وقت ہام ابن مرہ جس اس کا بھائی اور مہلہل کلیب کا بھائی شراب نوشی کر رہے تھے۔ جس اس نے ہام کی طرف ایک لونڈیا بھیجی۔ تاکہ اس کو اس بات کی اطلاع دے۔ لونڈیا وہاں پہنچی۔ اور ہام کو اس حال سے مطلع کر دیا۔ مہلہل نے ہام سے دریافت کیا کہ بناؤ لونڈیا نے تجھے کیا کہا۔ ان دونوں نے آپس میں ہمد کیا ہوا تھا۔ کہ ایک دوسرے سے کوئی بات بھی نہ چھپائے گا۔ اس نے لونڈیا کی سب بات اس کو بتادی۔ یہ سن کر مہلہل نے اس سے کہا کہ تیرے بھائی کا کام بہت مشکل ہو گیا ہے۔ آج شراب پی لے۔ کل تو دشمن کا مقابلہ ہے۔ پھر دونوں شراب نوشی میں مشغول ہوئے۔ ہام کے دل میں ڈر لگا ہوا تھا جب مہلہل شراب سے مست ہوا تو ہام اٹھ کر اپنے گھر میں آیا۔ اور



سی رت قوم میں چلا گیا۔ جب مہاہل کا نشہ دور ہوا۔ تو یہ بھی اپنے گھر پہنچا۔ تو دیکھا کہ عورتیں روتی چلاتی اور اپنے گریبان بھرتیں  
 اور چہرے کو نوچتی ہیں۔ دوشیزہ لڑکیاں اور پردہ نشین عورتیں وغیرہ اٹھ کر اس کے پاس جمع ہو گئیں۔ انہوں نے اس کو اشتعل  
 دلایا۔ یہ بھی اپنے بال اکھیرنے اور کپڑے پھارنے لگا۔ اور عورتوں کو چھوڑ دیا۔ غزا بازی و شراب نوشی کو اپنے آپ پر حرام گردانا۔  
 اس کی یہ حالت دیکھ کر قوم اُس کے پاس جمع ہو گئی۔ ان میں سے چند کس بنی شیدان کی طرف بھیجے اور مرہ ابن ذہل بن شیدان  
 کو اس کے پاس لائے۔ اس وقت یہ قوم کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا۔ کہ تم ایک ہوناک کام کے تکبر  
 ہوئے ہو۔ کہ اونٹنی کے بدلا میں تم نے کلیب کو مار کر قطع جی کی۔ اور آپس کے اتحاد کو تم نے ضرر پہنچایا۔ اب ہم تم سے چار چیزوں  
 کے مستعدی ہیں۔ جن میں تمہاری اور ہماری دونوں کی بہتری ہے۔ یا تم کلیب کو زندہ کر دو۔ یا اس کا قاتل جیساں ہمارے  
 حوالے کر دو۔ تاکہ مقتول کے خون کا بدلہ پورا ہو جائے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کلیب کے زندہ کرنے پر تو مجھے قدرت نہیں  
 اور جیساں کے متعلق یہ ہے کہ وہ ایک لڑکا جلدی سے وار کر بیٹھا ہے۔ پھر گھوڑا دوڑا کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا ہمیں کوئی  
 علم نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ اور ہمام کے متعلق یہ ہے۔ کہ وہ بیٹوں کا وہ باپ ہے۔ اور وہ اُس کے بھائی ہیں۔ اور وہ  
 جو انوں کا وہ چچا ہے۔ جو کہ سب کے سب مشہور پہلوان شہسوار ہیں۔ اگر وہ ہمام کو تمہارے حوالہ کر دیں تو وہ پھر زندہ نہیں  
 سکتے۔ اور میرے متعلق جو تم نے کہا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر گھوڑے لڑائی کے لئے جمع ہوں۔ تو سب سے پہلا مقتول  
 میں ہی ہونگا۔ میں موت کو منہ سے نہیں مانگتا۔ میں بھی تمہیں صرف دو باتیں کہتا ہوں۔ (۱) یہ کہ میرے بیٹے ہیں۔ ان میں  
 سے جس کو مقتول کے بدلہ چاہو پکڑ لو اور (۲) یہ کہ میں تمہیں سیاہ آنکھ اور سرخ رنگ والی ہاونٹنی بدلائیں دیتا ہوں یہ بات  
 سن کر قوم غضب ناک ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ کیا ہمارے جوان کے مقابلہ میں تو ہمیں ایک چھوٹے سے لڑکے سے راضی کر لیا اور  
 کلیب کے خون کے بدلے تو ہمیں دودھ سے خوش کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت سے دونوں قوموں میں لڑائی چھڑ گئی جس نے  
 چالیس سال تک طول کھینچا۔ مہاہل نے چند قصائد کلیب کے مرثیہ میں کہے ہیں۔ جس میں اُس کا بدلہ طلب کرتا ہے۔ پہلی لڑائی  
 میں بنی تغلب کو کامیابی ہوئی۔ دوسری لڑائی بھی انہوں نے جیت لی۔ اور بکر کے بڑے آدمی مارے گئے۔ جیساں کا بھائی  
 ہمام قتل ہو گیا۔ جب مہاہل اس کے پاس سے گذرا تو کہا کہ خدا کی قسم کلیب کے بعد بڑے آدمیوں میں سے تو ہی قتل ہوا  
 ہے۔ اور خدا کی قسم بکر کو تمہارے بعد کبھی بہتری کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمام کسی دوسری  
 لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد کچھ کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں تغلب کا بدلہ بھاری رہا۔ تغلب جیساں کی بڑی تلاش کرتے  
 اس کو باپ نے کہا۔ کہ تو شام میں اپنے ماموں کے پاس چلا جا۔ تاکہ بچ جائے۔ باپ کے بہت دفعہ اسرار کرنے سے پانچ  
 آدمیوں کی معیت میں پوشیدہ طور پر شام کی جانب روانہ ہوا۔ اس کی خبر مسلسل کو پہنچ گئی۔ اس نے ابو نوبہ کو تیس  
 ہزار روپی کی معیت میں اس کے تعاقب میں روانہ کیا۔ انہوں نے جیساں کو راستہ میں پالیا۔ ان کی آپس میں لڑائی شروع  
 ہو گئی۔ ابو نوبہ معہ اپنے ساتھیوں کے مارا گیا۔ صرف اُن کے دو آدمی زندہ رہے۔ جیساں کو کبھی سخت زخم چمکے۔ آخر وہ نہیں  
 زخموں سے ہلاک ہو گیا۔ اس کے بھی صرف دو ہی آدمی بچے۔ باقی سب مارے گئے۔ دونوں کے بقیۃ السیف اپنے اپنے گھر  
 کو واپس لوٹے۔ جب مرہ کو اپنے بیٹے جیساں کے مرجانے کی خبر پہنچی۔ اس نے کہا کہ اگر جیساں لڑکر نہ مرنے۔ تو مجھے بے شک  
 غم ہوتا۔ اور اس بات سے بھی اُسے مطلع کیا گیا۔ کہ ابو نوبہ قوم کے سردار کو جیساں نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے۔ اور  
 نیز اس کے پندرہ ساتھیوں کا کام بھی صرف اُسی نے تمام کیا ہے۔ جس میں ہماری مدد بالکل اس کو نہیں پہنچی۔ اور ہم نے ابو نوبہ  
 کے بانی ساتھیوں کو مارا ہے۔ باپ نے یہ بات سنا کہ اب میرا دل تسلی میں آ گیا ہے۔ اس کے سوا اور بھی واقعہ جیساں  
 کے قتل کا بیان کیا جاتا ہے۔ جب جیساں قتل ہوا۔ تو اس کے باپ نے مہاہل سے کہا کہ تو نے جیساں کے قتل کرنے سے  
 اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا ہے۔ اب لڑائی سے رک جا۔ اور صلح کر لے اس لئے کہ صلح میں دونوں قبیلوں کی بہتری ہے۔

اور دشمن کے لئے ایک خطرناک کشاکش ہے لیکن مہملہل کو یہ بات پسند نہ آئی۔ الحارث ابن عمار اب ننگ غیر جانب تھا۔ جب ہمام و جساس مرو کے بیٹے قتل ہو چکے۔ تو اُس نے اپنے بیٹے بجیر کو ایک خط لکھ کر دیا کہ مہملہل کے پاس لے جا۔ اس میں لکھا کہ تو نے بڑی لڑائی کی۔ اور اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا۔ اب میں اپنا بیٹا تیرے پاس بھیجتا ہوں۔ یا اپنے بھائی کے بدلے میں اس کو قتل کر ڈال اور پھر صلح کر لے۔ اور یا اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور ویسے ہی صلح کر لے۔ دونوں قبیلوں کی آتش حرب و ضرب میں ایسے ایسے لوگ مارے گئے ہیں۔ کہ جن کا نہ مرنا قوم کے لئے بہتر تھا۔ جب مہملہل نے خط پڑھا۔ تو اُس نے بجیر کو قتل کر ڈالا۔ اور کہا کہ اس کی ہستی تو کلیب کے جوتے کے تسے کے بدلے میں ہے۔ ایک روایت میں کچھ اور بھی بیان ہے۔ جب الحارث کو بیٹے کے قتل کی خبر پہنچی تو اُس نے کہا کہ مقتول کو قتل ہونا مبارک ہو کہ اپنے پیچھے صلح کر گیا۔ اور اس (الحارث) نے یہ سمجھا کہ مہملہل نے میرے بیٹے کو کفو سمجھ کر بھائی کے بدلے میں قتل کیا ہے۔ مگر اسے بتایا گیا کہ مہملہل نے کلیب کے جوتے کے تسے کا بدلہ تیرے بیٹے کو بجا لیا ہے۔ باپ یہ سنکر بہت غصہ میں آیا۔ اور اُس نے قصد کیا۔ کہ تغلب سے کبھی صلح نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ زمین بول اُٹھے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

قرباً مربوط النعماء ممتی لغت حرب وائل عن حیالی

یہ ایک لمبا قصیدہ ہے۔ کہ جس میں قرباً مربوط النعماء منی پچاس بیتوں میں دوہرایا گیا ہے۔ اور تمام بیت ایک سو کے قریب ہیں۔ یہ اپنے نواسہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اُس زمانہ میں اس کی مثل اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ اس نے بکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ اور لڑائی میں مصروف ہوا۔ اس لڑائی کے پہلے دن کو یوم تھلاق اللحم (سرمنڈوانے کا دن) کہتے ہیں اس لئے کہ الحارث نے بکر سے کہا تھا۔ کہ لڑائی میں تم اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے چلو۔ تاکہ پیچھے رہ کر تمہاری مدد کریں۔ یعنی اگر دشمن کا کوئی زخمی پائیں۔ تو اس کو قتل کر ڈالیں۔ اور اگر تمہارا ساتھی زخمی ہو۔ تو اس کو کھلائیں پلائیں۔ اور اس کی تیمارداری میں مدد دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عورتوں کو کیسے معلوم ہوگا۔ کہ یہ ہمارا آدمی اور یہ دشمن کا آدمی ہے تو اس نے کہا کہ تم سب اپنے سرمنڈاؤ لو۔ تاکہ دشمن سے ممتاز رہو۔ اس لئے اس دن کو یوم تھلاق اللحم کہتے ہیں۔ سب نے اپنے سرمنڈا لئے۔ الا جبر بن ضبیعہ ان کا ساتھی جو کہ بڑا بہادر تھا۔ اُس نے کہا کہ میرا سرمنڈاؤ۔ میں تمہارے آگے رہ کر محارب کا مقابلہ کروں گا۔ اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ آخر یہ بھی زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ جب بنی بکر کی عورتوں نے اسے دیکھا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ زخمی بنی تغلب کا آدمی ہے۔ انہوں نے اس دھوکے پر اس کے کو آخر سانس بھی تمام کر دیئے۔ اس دن الحارث نے بڑی شدید لڑائی کی بنی تغلب کے بے حساب آدمی مارے گئے۔ اس دن الحارث نے مہملہل کو قید کر لیا۔ اس کا نام عدی تھا۔ وہ اسے پہچانتا نہیں تھا اس نے کہا کہ عدی کا مجھے پتہ نہ دے۔ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ مہملہل (جو کہ خود عدی ہی تھا) نے کہا کہ ہمارے درمیان خدا حاضر ہے اگر میں نے عدی کا پتہ تجھے دیا۔ تو تو میری جان رہا کر دیگا۔ اس نے اس بات کو منظور کیا۔ مہملہل نے کہا کہ عدی تو میں ہی ہوں۔ اس نے اس کی پیشانی کے بال کھینچ کر اُسے چھوڑ دیا اور یہ شعر پڑھا۔

لھف نفسي على عدی ولم اعرف عدايا اذا مكنتني الیدان

بنی تغلب اس دن کبھر گئے۔ بکر کی فتح کا یہ پہلا دن تھا۔ اس سے پہلے تغلب بکر پر غالب رہتے تھے۔ اس کے بعد کچھ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر ان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ذرا بعد معمولی فارتوں اور ٹکیٹیوں پر ہی اکتفا کرتے۔ پھر مہملہل نے اپنی قوم سے کہا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ تم آپس میں دونوں قبیلے صلح کر لو۔ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ چالیس سال رٹتے رٹتے گزر گئے ہیں۔ دونوں قبیلوں کے آدمی مارے گئے۔ ماؤں کے بچے مر گئے۔ بچے یتیم ہو گئے۔ اس آفت سے کوئی گوشہ خالی نہیں رہا۔ آنسو نہیں تھکتے۔ ہم مردے دفن کرنے سے عاجز آ گئے ہیں۔ تلواریں چمک رہی ہیں نیزے پل رہے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد قوم بھی تمہارے ساتھ صلح کی طرف ڈھل جائیگی۔ اور پھر تم میں مواصلت و ارحام ہو جائیگی

آخر ایسا ہی ہوا اور میں (مہملہل) اب تم میں رہ کر کلیب کے قاتلوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں پھر نہ لڑائی میری جانب سے شروع ہو جائے۔ میں یمن میں جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر مہملہل یمن کو چلا گیا۔ اور مدح میں جا رہا۔ انہوں نے اپنی لڑائی کا خطبہ اس کے ساتھ کر دیا۔ اس نے ہر چند اس سے انکار کیا۔ مگر انہوں نے اس کو شادی پر مجبور کر دیا۔ پھر انہوں نے اس کو چڑے کے خیمے عورت کے گھر میں دیئے۔ اس کے بعد مہملہل اپنے ملک میں گیا۔ تو عمرو بن مالک بکری نے اس کو لاعلمی کی حالت میں ہجر کے نواح میں نیک سلوک سے قید کر دیا۔ ایک شراب کا تاجر ہجر سے آیا۔ اس نے مہملہل کو قید میں دیکھا یہ تاجر اس کا بڑا دوست تھا۔ اس نے شراب کی ایک مشک اس کو بطور تحفہ دی۔ بنی بکر کے لوگ مسلسل کے مکان پر جہاں کہ وہ مفید تھا جمع ہو گئے۔ اور ایک اونٹنی کو ذبح کر کے شراب نوشی کرنے لگے۔ جب یہ لوگ شراب سے مست ہو گئے۔ تو مہملہل اپنے بھائی کلیب کے مرثیہ کے اشعار سرود سے پڑھنے لگا۔ عمرو نے اس کے اشعار سن کر کہا۔ کہ خدا کی قسم یہ تو ربان (ربی کلیب کا ایک پانی ہے) ہے۔ پانی نہیں پیتا۔ آخر لا مر پانی نہ ملنے سے مہملہل پیسا سا مر گیا۔ بعض نے اس کی موت کا سبب کچھ اور بتایا ہے۔ واللہ اعلم۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم راحس والغبراء کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دن عرب پر بہت سخت ہے۔ یہ لڑائی عبس ذبیان میں تھی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ قیس ابن زہیر عبسی و حذیفہ ابن مدر الغزالی نے گھوڑ دوڑ کا جلسہ کیا۔ اس تماشہ کی شرط قیس کے گھوڑے داحس اور حذیفہ ابن بدر کی اونٹنی الغزالی نامی کے دوڑانے پر تھی۔ اس تماشہ میں اور بھی سوا اونٹنی شامل تھیں۔ غلوہ تک یہ میدان تھا۔ اور یہ تماشہ چالیس دن تک ہونا قرار پایا۔ پھر انہوں نے میدان کے سر پر اپنی اونٹنیوں کی کھڑی کیں۔ اس میدان میں بہت سی گھاسیاں تھیں۔ حذیفہ کا بھائی حل ابن بدر نے فزارہ کے چند جوانوں کو سواروں کے گدرے کی جگہ پر پوشیدہ بٹھا دیا۔ اور کہا کہ اگر داحس پہلے گزرے۔ تو اس کو روک لینا۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو چھوڑنا۔ پہلے مادہ (الغبراء) میدان میں نکلی۔ اور اس کے پیچھے (داحس) زنکلا۔ نے مادہ کو راستہ میں پالیا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ جب داحس نہایت میدان پر پہنچا۔ تو چھپے ہوئے جوان کو دیکھ لکھے۔ اور اس کو روک لیا۔ جب الغبراء اس سے آگے نکل گئی۔ تو تب انہوں نے داحس کو چھوڑا۔ یہاں پر پہلے اور پیچھے پہنچنے میں ان کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ اور لڑائی کی تیاری کر دی۔ اس لڑائی نے چالیس برس تک طول کھینچی۔ اور ان کو گھوڑے یا اونٹنی نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس لڑائی میں عترب بن شداد نے خوب داد جو انمردی دکھائی۔ اس واقعہ کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم النصار ہے۔ یہ لڑائی بنی خبہ ابن ادو بن نیم ابن مر کے درمیان تھی۔ النصار بہت سے پہاڑ ہیں۔ جو کہ آپس میں ملے جلتے ہیں۔ یہ ایک مشہور مکان ہے۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تاریخ میں ہے۔ ایک لڑائی عربوں کی یوم الجفار کے نام سے مشہور ہے۔ جب النصار کی لڑائی کو ایک سال گزر چکا۔ تو وہی عرب جو النصار میں شامل ہوئے تھے۔ وہ ہی الجفار پر جمع ہو کر آپس میں لڑے۔ نیم کا اس مکان پر بڑا نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی ایام الجفار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی چار دن تک رہی۔ (۱) کنانہ و قیس کے درمیان میں ہوئی۔ یہ واقعہ نبیل کے بعد بیس برس اور عبد المطلب کی وفات کے بعد بارہ برس کا ہے۔ عرب میں اس سے مشہور اور کوئی دلیلیں یوم الجفار (مردان) اس دن کو اس لئے کہتے ہیں۔ کہ لڑائی اشہر حرام (جن مہینوں میں لڑائی کرنا حرام ہے وہ شوال ذیقعد و ذوالحجہ و محرم ہیں) میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ البراض ابن قیس ابن رافع الکسانی ثم الضمری بہت خوں ریز شخص تھا۔ قوم نے اس کی شرارتوں کو دیکھ اپنے عمدہ سے معزول کر دیا۔ یہ خون ریزی میں ضرب المثل ہے۔ یہ نعمان ابن منذر پر نکلا۔ نعمان ہر سال تجارت کی غرض سے عکاظ (جو کہ ایک مشہور میلہ تھا) میں آتا۔ نعمان نے جبکہ اس کے پاس ابراض

دعویٰ ابن جعفر بن کلاب المعروف بہ الرّجال اس کو الرّجال اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ اکثر بادشاہوں کے پاس جاتا بکھڑے تھے۔ کہا کہ کون ایسا شخص ہے کہ عکاظ میں پہنچنے تک میرے مال کی پوری کرا دے۔ البراض نے کہا۔ کہ میں کن نہ کام مال بچھا دوں گا۔ ننان نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہو کہ کن ذوقیس دونوں قبیلوں کو نفع اٹھانے کا موقع دے۔ عروہ نے کہا۔ کہ میں اہل شیعہ و انقیصوم قبیلہ اہل تہامہ و نجہ میں تمہارا مال خرچ کرادوں گا۔ البراض نے غصہ سے کہا۔ کہ کیا اسے عروہ بنی کننا نہ تو اس کی تجارت سے نفع اٹھانے کا موقع دینگا۔ عروہ نے کہا کہ تمام لوگوں کو کیساں نفع اٹھانے دوں گا۔ نعمان نے اپنا تمام مال عروہ کے حوالہ کر دیا۔ اور بیچ ڈالنے کی اجازت دیدی۔ البراض نے عروہ کا پیچھا کیا۔ عروہ اُسے دیکھ رہا تھا۔ مگر اُس کو اس کا خوف نہ آیا۔ جب اپنی قوم میں گیا۔ تو البراض نے اپنا تبرکال کا قسم کھائی۔ کہ میں ضرور عروہ کو قتل کروں گا۔ عروہ جب اُس کے پاس سے گذرا۔ تو کہا کہ اے البراض کیا کرتا ہے۔ البراض نے جواب دیا۔ کہ میں تیرے مارنے کی قسم کھا رہا ہوں۔ عروہ نے یہ سنا کہ ابھی تو چھوڑتا ہے اس کام کے لائق نہیں۔ یہ سن کر البراض نے حملہ کیا۔ اور تلوار سے عروہ کا کام تمام کر دیا۔ لوگ اس حال کو دیکھ کر اسباب چھوڑتے بھاگ نکلے۔ البراض تمام مال کے اونٹ خیر کو لے چلا۔ تبیدہ قیس کے دو آدمی ایک غنوی اور دوسرا غطفانی اس کے پیچھے چلے۔ تاکہ اُسے پکڑ لیں۔ خیر میں سب سے پہلے ان کو البراض ملا۔ اس نے پوچھا۔ کہ تم کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قیس سے ہیں۔ یہاں البراض کے قتل کے ارادہ پر آئے ہیں۔ اس نے ان کو جگہ دی اور ان کی سواری کو باندھ دیا۔ البراض نے ان سے دریافت کیا۔ کہ تم میں سے کون البراض کا مقابلہ کرے گا۔ اور تلوار چلانے کا کون زیادہ ماہر ہے۔ غطفانی نے کہا کہ میں ہوں۔ اس کو لیکر چلا۔ تاکہ البراض کے پاس اس کو لے چلے۔ اور غنوی کو سوار یوں کے پاس بٹھلا گیا۔ البراض غطفانی کو شہر سے باہر جنگل میں لے گیا۔ اور کہا کہ البراض اس جنگل میں رہتا ہے۔ تو یہاں ٹھہر جا۔ میں اُس کو دیکھ کر آتا ہوں۔ کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ البراض اندر گیا۔ اور پھر باہر آکر اُس سے کہا۔ کہ وہ سو رہا ہے۔ اور تو اپنی تلوار مجھے دکھا۔ تاکہ میں معلوم کروں کہ کیا یہ تلوار اسے کاٹ سکے گی یا نہیں۔ غطفانی نے اس دھوکہ میں آکر اپنی تلوار اس کو دیدی۔ اس نے ایک ہی وار سے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر تلوار چھپا کر غنوی کے پاس چلا۔ اور اُس سے کہنے لگا۔ کہ میں نے غطفانی سے بڑھ کر کوئی بزدل نہیں دیکھا۔ بیش البراض سویا ہوا اُس کو دکھایا۔ مگر وہ اس کے قتل کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اس نے کہا کہ کسی شخص کو سوار یوں کی حفاظت کے لئے یہاں چھوڑ میں اسے قتل کروں گا۔ اس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دے۔ میں ان کی خود حفاظت کروں گا۔ البراض نے اس کو وہیں جنگل میں لیجا کر اس کا کام تمام کر دیا۔ اور اونٹ لیکر مکہ میں چلا آیا۔ اس وقت سے کننا ذوقیس میں جنگ عظیم شروع ہو گیا جس کی تفصیل کتب تواریخ میں موجود ہے۔ دوسرا جنگ قریش و کننا کے مابین ہوا۔ اور تیسرا جنگ بنی کننا و بنی نصر ابن معاویہ ابن بکر ابن ہوازن اور یہ کوئی بڑا جنگ نہیں تھا۔ چوتھی لڑائی قریش و ہوازن کے مابین ہوئی۔ اس کی پوری تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ذی قار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک بڑا مصیبت کا دن تھا۔ حضور علیہ السلام کے چالیسویں سال اور ہروایت بدر کے سال یہ واقع ہوا۔ یہ لڑائی شیبان و کسرئی پرور کے مابین ہوئی تھی۔ آخر بنی شیبان کو فتح حاصل ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ جس میں عربوں کو غنیمتوں پر فتح نصیب ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تواریخ میں ہے۔ میں اس کی شہرت اور عدم گنجائش کے لحاظ سے تفصیل کو عمدہ ترک کرتا ہوں۔

عربوں کی لڑائی کا دن ایک یوم شعب جملہ ہے۔ اسی کا سبب یہ ہے۔ کہ لقیط ابن زرارہ نے بنی عامر ابن صعصعہ سے لڑائی کا قصد کیا۔ تاکہ اپنے بھائی معبد ابن زرارہ کا جو کہ ان کے پاس بحالت قید مرہ تھا۔ بدلے۔ یہ تیمار یوں میں ہی مصروف تھا کہ اسے خبر ملی۔ کہ عبس و بنی عامر نے لڑائی پر قسم کھائی۔ کہ ضرور لڑیں گے۔ اس نے عبس کی جانب قاصد بھیجے۔ تاکہ اس تحائف کی پوری تحقیق ہو۔ اب ان کے پاس اسد و غطفان و عمرو ابن جون و معاویہ ابن جون جمع ہونے لگے۔ اور لڑائی کا لپکا قصد

کر کے لڑائی کو نکلے۔ معاویہ ابن حنظلہ نے جھنڈا بلند کیا۔ بنی اسد بنی زرارہ اس کے علم کے نیچے تھے۔ اور عمرو ابن تیمم کے لئے حاجب ابن زرارہ کے ساتھ علم نصب کیا۔ ارباب کے لئے حسان ابن ہمام کے ساتھ اور تیمم کے بطنوں کے لئے عمرو ابن عدی اور ایسا ہی قبیلہ حنظلہ کے لئے لقیط ابن زرارہ کے ساتھ علم بلند کیا۔ یہ ایک بڑا لشکر چلا جس کو عبس و عامر کے قتل کا یقین اور بدلہ لینے میں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ لقیط راستہ میں کرب ابن صفوان ابن الحباب السعدی سے ملا۔ یہ بڑا شریف آدمی تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تو کیوں نہیں لڑائی میں شامل ہوتا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے گم شدہ اونٹوں کی تلاش میں ہوں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ تو اس لئے پیچھے رہا۔ کہ قوم کو ڈرائے میں تجھے ہرگز نہ چھوڑ دوں گا۔ جب تک کہ تو اس بات پر قسم نہ کھائے۔ کہ میں کسی کو خبر نہ دوں گا۔ اس نے اس امر پر قسم اٹھائی اور وہ غصہ میں آگے چلا۔ جب یہ عامر کے قریب ہوا۔ تو ایک رومال میں ایک اندرائن اور ایک کاٹا اور مٹی اور دو مینی رومال اور ایک سرخ رنگ کا رومال اور دس سیاہ پتھر باندھ کر جہاں کہ وہ پانی پی رہے تھے۔ پھینک دیا۔ اور منہ سے کچھ نہ بولا۔ معاویہ ابن بشر یہ اٹھ کر اخوص ابن جعفر کے پاس لایا اور کہا۔ کہ ایک شخص جب کہ ہم پانی پی رہے تھے۔ یہ رومال معہ ان چیزوں کے ہمارے درمیان پھینک کر چلا گیا۔ اور منہ سے کچھ نہیں بولا۔ اخوص نے قیس ابن زہیر عبسی سے کہا کہ تو اس کا مطلب کیا سمجھا۔ اس نے کہا کہ یہ خدا کی کاری گری ہے۔ اس شخص سے عہد لیا گیا ہے کہ تم سے کوئی کلام نہ کرے گا۔ اس نے اس حیلہ سے تمہیں بتا دیا۔ کہ دشمن ریت کے دانوں کے برابر تم پر حملہ آور ہوا ہے۔ اور شوک و کاٹا سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کی بڑی شان و شوکت ہے۔ حنظلہ (یعنی اندرائن) سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے رُوسا قوم حنظلہ سے ہیں۔ اور مینی رومالوں سے مراد یہ ہے۔ کہ دو مینی قبائل بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور سرخ رومال سے حاجب ابن زرارہ مراد ہے اور دس پتھروں سے اُس نے یہ بتایا ہے۔ کہ دس راتوں کے بعد قوم تمہارے پاس پہنچ جائیگی۔ تمہیں صبر سے کام لینا احراز کی طرح تیار رہنا چاہئے۔ اخوص نے کہا کہ مجھے بھی تیری رائے سے اتفاق ہے۔ اس لئے کہ جب بھی تجھ پر کوئی شدت کا وقت آیا۔ تو ضرور تو اس کا مخلص تلاش کر لینا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر تم نے میری رائے سے اتفاق کیا ہے۔ تو تم اپنے اونٹ پہاڑوں کی گھاٹیوں پر پیا سے چھوڑ دو۔ ان دونوں میں ان کو پانی نہ پالانا۔ اور جب قوم تمہارے مقابلہ کے لئے آئے اور وہ پہلے پاس کے مارے پانی پر جائیں گے۔ جب پانی پینے لگیں۔ تو تم اپنے اونٹوں کو جن پر ہتھیار بن آدمی سوار ہوں۔ چھوڑ دینا۔ یہ اونٹ پیاس کے مارے ان میں گھس جائیں گے۔ اور جب ان میں گڑ بڑ مچ جائیگی۔ تو تم پیچھے سے ان پر ٹوٹ پڑنا۔ اس میں کامیابی کی امید ہے۔ جب لقیط اپنے لشکر حبار کے ساتھ گھاٹی پر پہنچا۔ تو ان کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ قیس نے اشارہ کیا۔ کہ اب اونٹوں کو چھوڑ دو۔ جب اونٹوں کو چھوڑ گیا۔ تو وہ ہر طرف سے ان میں جا پڑے۔ اور تیمم اور اس کے ساتھیوں کو دھوکا میں ڈال دیا۔ اور گھاٹیوں سے جنگل کی طرف نکلے پر انہیں مجبور کر دیا۔ اب عبس و عامر نے بھی ان پر دھاوا کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ تیمم کے بہت سے آدمی کام آئے۔ لقیط نے اپنی متفرق فوج کو جمع کیا۔ اور زور سے لڑائی کی۔ اور لوٹ کر کہا۔ کہ میں ہی لقیط ہوں۔ پھر دوبارہ حملہ کیا۔ اور کئی آدمی ہلاک کر ڈالے۔ آخر غنہ نے اس پر نیزے سے وار کیا۔ جو کہ اس کی پیٹھ سے پار نکل گیا۔ اور قیس نے تلواریں سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ یہ تیمم و غطفان کی لڑائی ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم رحران کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی دارم و عامر ابن صعصعہ کے مابین تھی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خالد ابن جعفر ابن کلاب نے جب زہیر ابن جذیمہ عبسی کو کسی وجہ سے جو کہ تواریخ میں مذکور ہے۔ قتل کر ڈالا۔ اور زہیر غطفان کا سردار تھا۔ خالد جان گیا۔ کہ غطفان مقتول کے بدلہ میں میرا مطالعہ کرینگے۔ یہ نعمان کے پاس الحیرہ میں چلا گیا۔ اور ان سے پناہ طلب کی۔ انہوں نے اُس کو پناہ دے کر ایک خیمے میں اُس کا قیام کرایا۔ بنی زہیر حوازن میں آئے۔ الحارث الظالم المرتضیٰ لکھا کہ تم مجھے حوازن کی لڑائی میں مدد دو میں تمہیں خالد ابن جعفر کے متعلق مدد دوں گا۔ یہ کہہ کر نعمان کے پاس آیا۔ تو دیکھا کہ اُس کے پاس خالد بیٹھا ہے۔ اور یہ دونوں مل کر کھجوریں کھا رہے ہیں۔ نعمان اُس کے ساتھ

بات چیت کرتے لگا۔ خالد کو یہ دیکھ کر حسد آیا۔ نعان نے کہا کہ تجھے حسد کرنے کا کیا حق ہے۔ یہ بڑا آدمی ہے۔ تو نے زہر عطفان کے سردار کو جب سے قتل کیا ہے۔ تو اس دن سے یہ عطفان کا سردار مسلم بن جہا ہے۔ الحارث نے کہا کہ میں بدلے لوں گا۔ الحارث بھی کھجوریں کھانے لگا۔ جب ایک کھجور اٹھائی۔ تاکہ منہ میں ڈالے۔ تو غصہ سے ہاتھ سے گر پڑی۔ عروہ نے اپنے بھائی خالد سے کہا۔ کہ اب بات تو نے معلوم کر لی۔ خالد نے جواب دیا۔ کہ کیا تو مجھے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے سونا بٹوا پائے تو جگانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پھر خالد اور اس کا بھائی اٹھ کر خیمے میں چلے گئے۔ اور خالد سو رہا۔ اور اس کا بھائی اس کی پاسبانی کرنے لگا۔ جب رات سیاہ ہو گئی۔ تو الحارث خالد کی طرف نکلا۔ اور خیمہ میں گھس گیا۔ اور عروہ سے کہنے لگا۔ کہ اگر تو نے کچھ کہا۔ تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔ پھر اس نے خالد کو نیند سے بیدار کیا۔ اور کہا کہ تو مجھے پہچانتا ہے۔ خالد نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ تو الحارث ہے۔ اس نے کہا کہ اب بدلے لے۔ ایک ہی وار سے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر خیمہ سے نکلا اور سوار ہو کر چلا گیا۔ اس کے بعد عروہ خیمہ سے نکل کر فریاد کرنے لگا۔ اور نعان کے گھر آگرا سے خبر دی۔ لوگ الحارث کے تعاقب میں دوڑے۔ الحارث کہتا ہے۔ کہ جب میں تھوڑی دیر چلا تو مجھے دل میں کھٹکا اٹھو کہ شاید میں نے خالد کو نہ مارا۔ اس خیال سے پھر لوٹ کر لوگوں میں مختلط ہو کر میں نے خالد پر پھر تلو اٹھائی۔ آخر مجھے یقین ہو گیا کہ اب مر گیا ہے۔ پھر میں واپس اپنی قوم میں آ گیا۔ نعان الحارث کی تلاش میں نکھا۔ کہ اگر مل جائے۔ تو اس کو قتل کیا جائے۔ اور ہوازن بھی اس کی تلاش میں تھے۔ الحارث تیمم میں چلا گیا۔ اور صفروہ ابن جابر ابن قطن ابن نہشل ابن دارم سے جا کر پناہ لی۔ اس نے نعان و ہوازن سے اسے پناہ دے دی۔ جب نعان کو اس کی خبر ہوئی۔ تو اس نے بنی دارم کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کا سپہ سالار ابن الحس تغلبی کو بنایا۔ بنی تغلبی نے بھی الحارث سے اپنے باپ کا بدلہ پہلے سے لینا تھا۔ اخص ابن جعفر خالد کے بھائی نے بھی بنی عامر کا لشکر جمع کیا۔ اس لشکر نے نعان کی فوج کے ساتھ ملکر بنی دارم پر چڑھائی کی۔ جب بنی دارم کے پانیوں کے قریب پہنچے۔ تو ایک عورت کو انہوں نے دیکھا کہ بہادروں میں گھس گئی ہے۔ اور اس کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ایک قبیلہ غنی کے شخص نے عورت کو پکڑا کر اونٹ کے پاس بٹھا دیا۔ جب رات ہوئی اور شیخص سو پڑا۔ تو وہ عورت اٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صبح کے وقت بنی دارم میں پہنچی۔ اور ان کے سردار کے پاس جا کر یہ سب ماجرا اس کے گوش گزار کر دیا۔ اور کہا اس قوم کو میں پہچانتی نہیں۔ زرارہ نے کہا کہ ان کی کوئی وصف بیان کر۔ اس نے کہا کہ میں نے ان میں ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جس کے ابرو نیچے ڈھلے ہوئے ہیں وہ ان کو رومال سے اوپر اٹھاتا تھا۔ اور اس کی آنکھیں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ لوگ اس کا حکم مانتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ زرارہ ہے۔ جو کہ قوم کا سردار ہے۔ پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جو کہ بہت کم گفتگو کرتا ہے جب بولے تو لوگ اس پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور غور سے اس کی بات سنتے ہیں۔ سب لوگوں سے، وہ خوبصورت ہے اس کے دو بیٹے بھی ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ مالک ابن جعفر ہے۔ اور اس کے دو بیٹے عامر و طفیل ہیں۔ پھر ایک اور شخص کا حلیہ اس نے بتایا۔ اور اس کو بھی یہ پہچان گیا۔ پھر زرارہ نے اسے کہا۔ کہ اپنے گھر چلی جا۔ اور زرارہ نے اونٹوں کے چرواہوں سے کہا کہ تمام اونٹ لاؤ اور اپنے اہل و عیال کو ان پر سوار کر کے بلاد بنعص کی طرف لے چلو۔ غنوی نے عورت کے گرفتار کرنے اور اس کے بھاگ جانے کا حال بنی عامر سے بیان کیا۔ ایک شخص نے رائے بیان کی۔ کہ اس عورت نے ہماری آمد کی خبر اپنی قوم کو پہنچا دی ہوگی۔ اور انہوں نے اپنے اہل و عیال بلاد بنعص کی جانب روانہ کر دئے ہونگے اور ہماری تاک میں مستعد بیٹھے ہونگے۔ آؤ ہم راستہ میں ان کا مال اسباب لوٹ لیں۔ تاکہ ان کو خبر بھی نہ ہو۔ اور ہم کامیاب ہو کر یہیں سے لوٹ جائیں۔ یہ تمام سوار ہو کر بنی دارم کی اہل و عیال کی ساریوں کی تلاش میں پھرنے لگے۔ جب قوم زرارہ سے دور چلی گئی۔ تو اس نے اپنے پاس والوں سے کہا۔ کہ دشمن تمہارے مال و اسباب لوٹ رہے ہیں۔ آؤ ان پر حملہ کریں۔ یہ ان کے پیچھے سے پہلے ہی اپنی روانہ کردہ سواروں سے جا ملے۔ آخر وہ بھی آپہنچے۔ ان کی زور کی لڑائی شروع

ہوئی جس میں مالک ابن خظفہ ابن الحس استغلی مار گیا۔ جو کہ لشکر نعمان کا سوار تھا۔ اور بنی عامر نے معبد ابن زرارہ کو قید کر لیا بنی دارم نے یہ حال دیکھ کر صبر و ضبط سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ڈاھاد ن گذر گیا۔ اتنے میں قیس ابن زہیر اپنے ہمراہیوں سمیت پہنچا۔ اس کے پہنچنے سے بنی عامر و نعمان کے لشکر کے پاؤں گھڑ گئے۔ اور یہ بھاگ کر اپنے شہروں کی طرف چلے آئے۔ معبد بنی عامر ان کے ہاتھ میں قیدی تھا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ مر گیا۔ یہ قصہ کسی اور وجہ سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم فلیج ہے۔ فلیج بصرہ و ضربہ کے درمیان ایک موضع ہے یہ لڑائی بنی حنیفہ و بنی عامر میں ہوئی۔ اس لڑائی میں دو حملے ہوئے۔ پہلا حملہ بنی عامر کا بنی حنیفہ پر اور اس پر ابن حنیفہ کا بنی عامر پر۔ کامل میں ابی عبدیہ سے منقول ہے۔ کہ یوم فلیج بکر ابن وائل کی لڑائی کا دن ہے۔ جو انہوں نے تمیم کے ساتھ کی تھی۔ اور اس میں اس لڑائی کا سبب بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم مظفہ ہے۔ مظفہ ایک سرخ لمبا پہاڑ ہے۔ جس میں بہت کنوئیں اور پانی ہیں۔ یہ پہاڑ بنی یربوع کا تھا جو کہ قابوس ابن المنذر ابن ماء السماء کے اوپر کی جانب ہے۔ قابوس میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھنے (وزارت) کا مرتبہ ابتدا سے بنی یربوع قبیلہ تمیم میں چلا آتا تھا۔ چھوٹا بڑے کا وارث ہونا۔ حب نعمان کے دن آئے۔ حاجب ابن زرارہ داری تمیمی نے استدعا کی۔ یہ عمدہ حرث کو جو کہ قبیلہ بنی مجاشع سے تمیمی ہے دیا جائے۔ نعمان نے بنی یربوع سے کہا۔ کہ تم اپنا عمدہ ترک کر دو۔ انہوں نے انکار کیا۔ ان کے گھر مظفہ کے نیچے تھے۔ نعمان اس کا انکار سنکر اپنے بھائیوں قابوس و حسان منذر کے بیٹوں کو ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ حسان کو مفد منہ الحبیش پر مقرر کیا۔ اور فوج کی کمان قابوس کے ہاتھ میں دی۔ اور ایک لشکر حرار اور بھی ان کے ساتھ ضم کر دیا۔ تمیم کی قومیں وغیرہ بھی ان کے پہلو پہلو تھیں۔ اس شان کے ساتھ مظفہ پر پہنچے۔ اور مقابلہ شروع ہوا۔ یربوع نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ قابوس اور اس کے ساتھی بھاگ نکلے۔ ابو عمیرہ نے قابوس کے گھوڑے کے پٹوں کاٹ ڈالے قابوس زمین پر گر پڑا۔ ابو عمیرہ نے چاہا۔ کہ اس کے پیشانی کے بال کپڑا کر اس کو گھسیٹے۔ لیکن قابوس نے کہا۔ کہ بادشاہوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس کی یہ بات سن کر اس کام سے رُک گیا۔ حسان کو لبشر ابن عروہ نے قید کر لیا۔ ان کی فوج شکست کھا کر نعمان کی طرف لوٹی۔ اس وقت شہاب بن قیس الیربوعی اس کے پاس بیٹھا تھا۔ نعمان نے اس سے کہا۔ کہ جا کر قابوس و حسان کو دیکھ اگر زندہ ہیں۔ تو یربوع کو وزارت کا عمدہ پر پھر بحال کر دے۔ اور جو کچھ انہوں نے لوٹ مار کی ہے وہ معاف کر دے۔ اور دو ہزار اونٹ ان کو انعام دے۔ شہاب وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اور قابوس و حسان کو زندہ پایا۔ اور ان کو آزاد کر دیا۔ بنی یربوع کا بول بالا ہو گیا۔ اس کے بعد کسی نے ان کے عمدہ چھیننے کا قصد نہیں کیا۔

ایک لڑائی عرب کی یوم المروت کے نام سے مشہور ہے۔ مروت سفود کے دزن پر بنی لحيان ابن عزی کی ایک وادی کا نام ہے۔ قابوس میں ایسا ہی ہے۔ یہ لڑائی بنی تمیم و بنی عامر میں تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ قنعب الراحی و بجیر ابن عبد اللہ العامری کی حکاک میں ملاقات ہوئی۔ بجز نے قنعب سے پوچھا۔ تیرا سفید گھوڑا کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ وہ میرے پاس ہی ہے۔ اس نے کہا۔ تو نے اس کے متعلق کیوں پوچھا ہے۔ اس نے کہا اس لئے کہ فلاں دن اس نے مجھے مجھ سے نجات دلائی تھی۔ قنعب کو یہ بات ناگوار گذری۔ دونوں نے لعن ملامت کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ خدا جھوٹے کو سچے کے ہاتھ سے ہار کر دے۔ کچھ دیر تک ان میں گفتگو ہوتی رہی۔ بجز نے ابن عامر کو جمع کیا۔ اور ان کو ساتھ لیکر بنی العنبر قبیلہ تمیم پر فارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی اور چار پائے قید کر کے واپس ہوا۔ اس دن کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ عنبر اور مالک کے بیٹے و ابن خظفہ اور یربوع ابن خظفہ کے بیٹے ان کے تعاقب میں سوار ہو کر نکلے۔ اور بنی مالک کے پاس آئے۔ جب بجز مروت کے پاس جا پہنچا۔ اور کہا کہ اسے بنی عامر کچھ تم کو نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دیکھائی بیٹھیں جن پر سواروں نے

نیزے بلند کئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ یہ مالک ابن حنظلہ آرہا ہے۔ کچھ پرواہ نہیں۔ یہ بھی اٹھے۔ اور کچھ لڑائی ہوئی۔ جب تھوڑا سا وقفہ ہوا۔ تو پھر اُس نے کہا کہ اب دیکھو۔ نہیں کیا نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دیکھائی دیتے ہیں جن پر کوئی نیزے نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان پر لڑکے سوار ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ یربوع آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنے نیزے گھوڑوں کے کانوں کے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اب تم پر موت آرہی ہے۔ صبر سے کام لو۔ مجھے تمہارے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ اتنے میں یربوع آگئے۔ اور زور کی لڑائی شروع ہوئی۔ کدام مازنی نے بھرپور جھگڑا کیا۔ اور اُس کے ساتھ معانقہ ہوا۔ قنعب نے ان کو معانقہ کئے ہوئے دیکھا۔ اور مازنی سے کہا۔ کہ دیکھنا پیچھے سے تلوار آتی ہے۔ کدام نے بھرپور چھوڑ دیا قنعب نے فوراً کدام کو قتل کر ڈالا۔ اب بنی یربوع نے بنی بجر کے مال لوٹ لئے اور بنی عامر کے قیدی کپڑا کر دیا پس ہوئے۔

ان کی لڑائی یوم الشفیعہ کے نام سے مشہور ہے۔ شقیقہ پہاڑ کی غار کو کہتے ہیں۔ یہ لڑائی بنی شیبان و حنظلہ ابن اد کے مابین ہوئی۔ اس لڑائی میں بسطام ابن قلیس شیبان کا سردار مارا گیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بسطام ابن قلیس نے بلا و صنبہ پر چڑھائی کی جب بلا و صنبہ کے قریب آئے۔ تو بسطام نے اپنے ساتھیوں کی معیت بھی ان کے اونٹوں پر فالت ڈالی اور اپنے قہر بھی لے لئے۔ ان اونٹوں میں مالک ضبی انقلیدہ بنی ثعلبہ ابن سعد بن حنظلہ کی ستوا و شیبان تھیں۔ انہوں نے فرکی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی۔ یہ عرب میں زمانہ جاہلیت کا دستور تھا۔ کہ جب کسی کے اونٹ ہزار تک پہنچ جاتے۔ تو وہ ترکی ایک آنکھ نکال دیتا تاکہ بد نظر کے اثر سے محفوظ رہے۔ اس مالک کے کانے اونٹ کا نام ابو شاعر تھا۔ اس فارت کے موقع پر مالک بھی اپنے اونٹوں میں تھا۔ مگر ایک آنکھ گھوڑا دوڑا کر گرنے لگا۔ اور اپنی قوم صنبہ سے فریاد کی اور مدد مانگی۔ یہ اپنے ہمراہ چند آدمیوں کو لیکر غارت گروں سے جا ملا۔ بسطام اپنے آدمیوں کے پیچھے پیچھے سیاہ گھوڑے زعفران نامی پر سوار ہو کر ان کی حفاظت کرتا جا رہا تھا۔ جب صنبہ کے گھوڑے اس تک پہنچ گئے۔ تو مالک نے کہا۔ کہ ان پر تیر چلاؤ۔ انہوں نے تیر اندازی شروع کی۔ اتنے میں بنی ثعلبہ پہنچے۔ ان کے آگے آگے عاصم الصباحی تھا۔ یہ عقل میں پورا ہی تھا۔ یہ پہلے اپنی کمان کو جلا چڑھا نا۔ اگر کوئی اُس سے پوچھتا۔ کہ کیا کر رہا ہے۔ تو کہتا کہ میں بسطام کو قتل کر رہا ہوں۔ لوگ اُس کی بات سے ٹھٹھا اور تمسخر اڑاتے۔ جب صربخ آیا۔ تو وہ باپ کے گھوڑے پر بغیر اجازت کے سوار ہو کر سواروں سے آگلا۔ اس نے صنبہ کے کسی آدمی سے دریافت کیا کہ دشمن کا سردار کون ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وہ جو سیاہ گھوڑے پر نظر آتا ہے۔ بیان کا سردار ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اے سیاہ گھوڑے والے ذرا سہلنا۔ یہ کہہ کر اس نے اس کو نیچہ مارا۔ جو کہ ایک کان سے ہو کر دوسرے کان کے سوراخ سے پار نکل گیا۔ بسطام مر ہوا گھوڑے سے گر پڑا۔ جب شیبان نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا تو اونٹوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بنی ثعلبہ نے سنا و ابن قلیس کو بمعہ شیبان کے ستر آدمیوں کے قید کر لیا۔ جب مفرد بنی ثعلبہ پہنچے تو کلاب بن وائل میں سنسی سی پھیل گئی۔ کیونکہ بسطام ان میں بڑے پائے کا آدمی تھا۔ عربوں کی ایک لڑائی یوم عین مبلغ کے نام سے مشہور ہے۔ ابغہ و رزن سحاب کوفہ ارقہ کے مابین ایک مکان ہے۔ کہنا تھے القاموس یہ جنگ منذر ابن ماء السماء اور حرث الاعرج ابن ابی شمر الغسانی کے درمیان ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ تھا۔ کہ منذر عرب بادشاہ مقام حیرہ سے اپنے تمام لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور چشمہ ابغہ پر ٹھہر ڈالا۔ اور شام کے بادشاہ احمرث اعرج کی طرف پیغام بھیجا کہ یہاں فیہ ادا کر نہیں تو لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ احمرث نے مشورہ کرنے کے لئے اس سے مہلت مانگی۔ پھر اپنا لشکر لے کر منذر کے مقابلہ کو نکلا۔ اور منذر کی طرف پیغام بھیجا کہ بے گناہ لوگوں کا خون نہ کر میرے بیٹوں کے مقابلہ میں تیرے بیٹے کیے

بعد دیگرے آتے جائیں۔ جب ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو میں تیرے مقابلہ میں نکلوں گا۔ جب ہم دونوں میں سے کسی ایک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو بے شک ملک دوسرے کا سمجھ جائیگا۔ دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا۔ منذر نے ایک ہمد سپاہی کو چن کر کہا۔ کہ توجا کہ صفوں کے سامنے کھڑا ہو جا۔ اور منہ سے یہ کہنا کہ میں منذر کا بیٹا ہوں۔ جب یہ سپاہی میدان میں نکلا۔ تو



... اُس کے مقابلہ میں الحرث نے اپنا بیٹا ابوکریب نامی کو بھیجا۔ جب ابوکریب اُس کے سامنے آیا۔ تو اپنے مقابل کو دیکھ کر باپ کے پاس چلا گیا۔ اور کہا کہ یہ منذر کا بیٹا نہیں۔ بلکہ کوئی سپاہی یا اس کا کوئی غلام ہے۔ باپ نے کہا کہ تو موت سے ڈر کر واپس آگیا ہے۔ میں تیرا عذر نہیں سُنتا۔ یہ پھر واپس آکر مبارز (مقابل) کے مقابلہ میں آیا۔ تو اُسے دیکھ کر باپ کے پاس آکر کہا کہ خدا کی قسم یہ تو منذر کا غلام ہے۔ باپ نے اس کا عذر بھی نہ مانا۔ یہ پھر مقابلہ کے لئے واپس گیا اُس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ حال دیکھ کر شمر ابن عمرو الحنفی نے جس کی ماں غسانہ تھی۔ اور یہ منذر کے لشکر میں تھا۔ منذر سے کہا کہ ایسا دھوکا دینا بادشاہوں کا کام نہیں تو نے دو دفعہ ان کو اپنے ہتھے کے بیٹھے سے دھوکا دیا۔ منذر اُس کی بیات سن کر غصے میں آیا۔ اور اُس کے نکال دینے کا حکم دیا۔ یہ حرث کے لشکر میں جا ملا۔ اور اس کو تمام واقعہ سے اطلاع دی۔ دوسرے دن حرث نے اپنی فوج کو جو کہ چالیس ہزار کی تعداد میں تھی۔ لڑائی کے لئے تیار کیا۔ دو لشکروں میں زور کی لڑائی ہوئی۔ منذر مارا گیا۔ اور اُس کا لشکر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ تعاقب کیا اور حیرہ کو لوٹ کر جلاو یا غسان کے کسی شاعر نے اس کے حق میں کہا ہے۔

کم تر کنا بالعين عين اباغ      من ملوک و سوقة اکفاء  
امطر تم سحاب الموت تنری      ان فی الموت راحة الا شقبا  
لیس من مات فاستراح بمیت      انما المیت میت الا حیاء

ان کی ایک لڑائی یوم مرج حلیہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب منذر ابن ماء السماء مذکور مارا گیا۔ تو اس کے بعد اس کا بیٹا منذر اسود کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ جب اس نے اپنے قدم محکم کر لئے۔ تو لشکر جمع کر کے حرث الاعرج کے مقابلہ میں باپ کا بدلہ لینے کو نکلا۔ اور حرث کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تیرے لئے پوری عمر کے جوان گھوڑوں پر سوار لایا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تیرے لئے نوجوان تازی گھوڑوں پر سوار کر رکھے ہیں۔ منذر میدان مرج حلیہ میں آکر حرث بھی اسی میدان میں آیا۔ اور باوید نشینوں سے کہا کہ میرے لشکر کے لئے کھانا تیار کریں۔ انہوں نے کھانا تیار کر کے لشکر میں پہنچا دیا۔ جب اس کے کسی سپاہی کو لڑتے لڑتے بھوک لگ جاتی۔ تو واپس آکر کھانا کھا لیتا۔ کئی دن تک دونوں میں لڑائی کا بازار گرم رہا حرث یہ حال دیکھ کر اپنے مکان میں آیا۔ اور اپنی لڑکی ہند سے کہا کہ بہت سی کستوری لے کر لشکر میں جا۔ اور ہر ایک سپاہی کو جا کر محضر کر دے۔ اور ساتھ ہی خسان میں جا کر منادی کرادی کہ جو شخص حیرہ کے بادشاہ کو قتل کریگا۔ بلاشاہی بیٹی اس کو نکاح میں لے لیا۔ بلید ابن عمرو غسانی نے اپنے باپ سے کہا کہ میں حیرہ کے بادشاہ کے قتل کرنے کو جاتا ہوں۔ یا اسے مار ڈالوں گا۔ اور یا خود اس کے سامنے مرجاؤں گا۔ میرا گھوڑا میری حسبِ منشا نہیں تو اپنا گھوڑا مجھے دے۔ باپ نے اپنا گھوڑا اس کو دیکر دیا کہ جب لڑائی نے زور پکڑا۔ تو اس وقت بلید نے اسود پر چڑھ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ اسود کا یہ حال دیکھ کر لشکر اکھڑ گئے۔ بلید اسود کا سر کاٹ کر اپنے بادشاہ کے پاس لایا بلید کو آتا ہوا بادشاہ اپنے گھر سے دیکھتا تھا۔ بلید بادشاہ کے سامنے دشمن کا سر پھینک دیا۔ حرث نے کہا کہ تیرے چچے کی لڑی اب تیرے قبضہ میں ہے۔ میں نے اس کا نکاح تیرے سے کر دیا۔ اس نے کہا کہ لشکر کی امداد کے لئے میں پھر جاتا ہوں۔ جب اور لوگ واپس ہو گئے۔ تو میں بھی انہیں کے ساتھ آؤں گا۔ لڑائی میں چلا گیا۔ اور اپنے بھائی کو لڑائی میں مدد دی۔ عراق کے لشکر کو بڑی شکست ہوئی۔ ہر طرف ان کے آدمیوں کے پٹے لگ گئے غسان پوری کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے کہتے ہیں کہ اس دن غسان اس قدر اٹھی تھی۔ کہ سو بج نظر نہیں آتا تھا۔ اور لشکر کے زیاں ہونے کی وجہ سے سورج کے مطلع سے دور دور ستارے نظر آتے تھے۔ اس لئے کہ اسود عراق کے لوگوں اور حرث شام کے تمام آدمیوں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ دن عرب میں بہت مشہور ہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم اوارہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ قسیم کے کسی پانی یا پہاڑ کا نام ہے۔ کدو نے کاموں میں لڑا

عمر و ابن المنذر ابن ماء السماء اور ابن تمیم کے باہن ہوئی تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ عمرو نے اپنے بیٹے اسعد کو زلارہ ابن عدس کی جیسی کے پاس چھوڑا۔ جب یہ لڑکا جوان ہوا۔ تو ایک دن اس کے پاس سے ایک موٹی سی اونٹنی گزری۔ اس نے تیرا ذکر اس کے پستان چھید ڈالے۔ اس کا مالک سوید نامی جو عبداللہ ابن دارم تھی کا لڑکا تھا۔ غصہ میں آیا۔ اور اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد یہ وہاں بھاگ کر مکہ میں چلا آیا۔ اور قریش کو اپنا حلیف بنالیا۔ جب عمرو کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اس نے بنی دارم سے لڑائی کا قصد کر لیا۔ اور قسم کھائی کہ ان کے ستر سو اوروں کو قتل کر دنگا۔ یہ ان کی تلاش میں آخر اوارہ پر پہنچا اور یہ بھی پہاڑ میں آگئے۔ اس نے بھی وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور اپنے سواروں کو ان میں بھیج دیا۔ یہ سوار مقتولین کے علاوہ نوے قیدیوں کو پکڑ کر لائے۔ اس نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ براجم سے ایک شاعر اس کے پاس آیا۔ تاکہ اس کی مدح کرے۔ اس نے اس کو بھی مار کر سو پورے کر دیئے۔ اور کہنے لگا۔ کہ براجم کا آئیو لاکم بخت تھا۔ یہ اس کا کلمہ ضرب المثل مشہور ہے۔ اس کی تفصیل تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم غبیط کے نام مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی شیبان و تمیم کے باہن ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ بسطام ابن قیس و خوزان ابن شریک بنی شیبان کے لوگوں میں بلا و تمیم کی طرف نکلے۔ اور ثعلبہ ابن ربیع و ثعلبہ ابن سعد و ثعلبہ ابن عدی ابن قران و ثعلبہ ابن سعد ابن ضبہ پر غارت ڈالی۔ صحرائے فلج میں ان کا معرکہ ہوا اور سخت لڑائی ہوئی۔ تمام ثعلبہ کو شکست ہوئی۔ ان کے بہت سے آدمی قتل ہوئے۔ بنی شیبان نے ان کے مل لوٹ لئے۔ پھر ان لوگوں کا بنی مالک ابن حنظلہ قبیلہ بنی تمیم پر گزند ہوا۔ چمکہ صحرائے فلج و غبیط المدرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے ان کے اونٹ ہانک لئے۔ یہ بھی ان کے ثعلبہ میں سوار ہو کر نکلے۔ عتیبہ ابن الحرث ابن شہاب ربوعی اور بنی ربوع کے دو سوار ان کے آگے آگے تھے۔ غبیط المدرہ میں ان سے جاملے۔ فریقین میں اس موقع پر زور کی لڑائی ہوئی۔ دونوں نے صبر سے کام لیا۔ آخر الامر شیبان کو شکست ہوئی۔ تمیم نے اپنا منصوبہ مال چھوڑ لیا۔ اس لڑائی میں ابو حرب ربیعہ ابن حصین مارا گیا۔ عتیبہ ابن حرث بسطام ابن قیس کی تلاش میں تھا۔ آخر اس کو پا کر اپنی قید میں لے لیا۔ بسطام چار سو اونٹ اور ہواستے چار ہزار اونٹ اور تیس گھوڑے اور اپنی ماں کا کچا ہوا جو کہ ضرب المثل ہے۔ فدیہ دیکر رہا ہو گیا۔ عتیبہ نے کچا وہ بھی دہائی کی شرط میں داخل کیا تھا۔ جب بسطام نے رہائی پائی۔ تو اس نے عتیبہ پر چاسوس مقرر کر دیئے۔ چاسوسوں کی خبر دینے سے کہ اس وقت وہ رہا میں ہے۔ اس نے اس پر غارت کی اور اس کے تمام اونٹ اور مال اسباب لوٹ لیا۔

یوم الزویدین بھی عربوں کی ایک لڑائی کا مشہور دن ہے۔ یہ لڑائی بنی بکر کی تمیم کے ساتھ ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بکر ابن دائس نے بنی تمیم کے شہر جو کہ یمامہ و ہجر کے درمیان تھے۔ اور ان کا شریبا نام تھا۔ کہ اگر کوئی بکری تمیمی کو پا لیتا۔ یا تمیمی بکری سے ملتا۔ تو اس کو مارنے بغیر نہ رہتا۔ آخر یہ شہر اور بھی بڑھا۔ خوزان بنی شیبان کی جماعت میں نکلا۔ تاکہ بنی دارم پر غارت ڈالے۔ اتفاقاً اسی وقت تمیم کے قبائل عمرو و حنظلہ و الزباب و سعد و غیور جمع ہو گئے۔ اور بکر ابن دائس پر چڑھائی کر دی۔ ان کا سپہ سالار ابو الرئیس حنظلہ تھا۔ اس کی خبر بکر ابن دائس کو پہنچی۔ وہ بھی ان کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اصم عمرو ابن قیس ابن مسعود و حنظلہ ابن یسار العجلی و عمران ابن عبد عمرو کو اپنا سردار بنایا۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو تمیم و رباب نے دو اونٹوں پر چلے گئے۔ کس کر دونوں صفوں کے درمیان چھوڑ کر رسی سے ان کے زانو باندھ دیئے۔ اور سوائے ان کے محافظوں کے اور کوئی ان کے پاس نہ رہا۔ ان کا نام زویدین رکھا۔ اور انہوں نے عہد کر لیا۔ جب یہ لوگ یہاں سے نہ بھاگیں گے۔ ہم اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔ جب عمرو ابن اقیس ابن مسعود نے ان اونٹوں کو دیکھا۔ تو ان کا حال دریافت کیا۔ اور معلوم کر کے کہنے لگا کہ میں اپنی قوم کا وزیر ہوں۔ تم بھی میرے بھاگنے کے بغیر نہ بھاگنا۔ آخر لڑائی زوروں پر ہوئی۔ اور شیبان اونٹوں تک پہنچ گئے اور ان کو پکڑ کر فوج کر ڈالا۔ اس پر بھی لڑائی کا زور بڑھا۔ آخر الامر تمیم کو شکست ہوئی۔ ان کا سپہ سالار ابو الرئیس زویدین سے

لوگوں کے مارا گیا۔ بکر کے ہاتھ ان کا مال اور عورتیں اور باقی قیدی آئے جو فزان جب عورتوں اور بکے پاس پہنچا۔ تو تمام لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس نے ان کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور ہجرت اپنی قوم میں واپس آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم مسحلان کے نام سے مشہور ہے۔ مسحلان ایک وادی کا نام ہے۔ کدافے نے القاموس بیرونی کی کتاب و بنی شیبان میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ریح ابن زیاد کلبی اپنی قوم کے لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور بنی شیبان کے لشکر سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جانیہ میں زور کی لڑائی ہوئی بنی شیبان کو فتح ہوئی۔ دشمن کی فوج کو مار کر انہوں نے بھگا دیا۔ اور بہت سے قیدی اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم جدو کے نام سے مشہور ہے۔ جدو ایک جگہ کا نام ہے۔ کدافے نے القاموس۔ یہ لڑائی بکر ابن وائل و بنی منقر قبیلہ تمیم کے مابین ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حفزان ابن شریک اور سیط ابن یزید کے درمیان دوستی اور عداوت بنی شیبان و ذہلا و دہانم جمع ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا سردار حمران ابن عمرو کو بنایا۔ پھر انہوں نے کوچ کر دیا۔ اس امید پر کہ بنی یزید کے ساتھ لڑینگے۔ جب عتیبہ ابن حارث ابن شہاب بنی یزید میں پہنچا۔ تو قوم سے کہا کہ حفزان کو پانی کے پاس ہی رہنے میں لے لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نے عتیبہ سے کہا کہ میں میرے ساتھ سوائے تیری قوم کے کوئی نہیں دیکھتا۔ اور میرے ساتھ بنی بکر کے کئی طاغی ہیں۔ اگر میں نے تم پر فتح حاصل کر لی۔ تو تمہاری تعداد بہت کم ہو جائیگی اور اگر تم نے فتح حاصل کر لی۔ تو تم میرے خاندان میں جا پڑو گے۔ اور ایسی امید مجھے تم سے نہیں ہو سکتی۔ کیا تم ہم سے صلح ان کچھ رہیں جو ہمارے پاس ہیں مگر ناپسند کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں پھر کبھی یزید سے نہ لڑوں گا۔ اس نے کھجوریں لے کر ان سے محاصرہ اٹھا لیا۔ بکر نے وہاں سے چل کر بنی مقاعس پر جا غارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی پکڑے۔ اور مال اسباب لوٹ لیا۔ بنی مقاعس نے صریح کو بنی کلیب کی طرف بھیجا۔ مگر انہوں نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صریح بنی منقر میں آیا۔ وہ ان کے سوارانہ قبیلہ میں نکلے۔ اور بکر کو حالیہ غرقین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ آخر بکر کو شکست ہوئی۔ انہوں نے قیدی اور مال غنیمت چھوڑا لیا۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم اعشاش کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بکر و تمیم کے مابین ہوئی۔ اس دن کو یوم العطال کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بسطام ابن قیس دہانی ابن قیسہ و مغروق ابن عمرو نے ایک دوسرے کو دیاست سے معطل کرنا چاہا تھا۔ بکر کسری فارس کے ماتحت تھے۔ اور یہ ان کو ہر قسم کی مدد دیتے۔ عامل کی جانب سے انکو تین سواونٹ کھجوروں کے لئے ہوتے تھے۔ ان کو امید تھی کہ ضرور بنی یزید پر مصیبت آئیگی۔ آخر بنی عتیبہ و بنی عبید و بنی زبید صیدت میں پڑے۔ بنی زبید نے ایک باغیچہ میں ڈیرے ڈالے۔ اور بنی عتیبہ و بنی عبید۔ اللہ کے باغ میں اترے۔ اس کے بعد بکر کا لشکر آیا۔ جب باغیچہ کے قریب ہوئے۔ تو بسطام نے وہاں سپاہ آدمی دیکھے۔ اور غلام کو پہچان لیا۔ بسطام چونکہ عتیبہ کی قید میں رہا تھا۔ اس لئے اس کے غلاموں کو پہچانتا تھا۔ بسطام نے غلام سے پوچھا کہ یہ سپاہ رنگ کون ہیں اس نے جواب دیا کہ بنی زبید ہیں۔ اس نے کہا کہ کتنے گھر آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ پچاس گھر ہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ عتیبہ و بنی عبید کہاں ہیں اس نے کہا کہ وہ اللہ کے باغ میں ہیں۔ بسطام نے قوم سے کہا کہ کیا تم میری اطاعت کرو گے۔ انہوں نے رضا ظاہر کی۔ اس نے کہا کہ بنی زبید ایک طرف پڑے ہیں۔ آؤ ان پر غارت ڈالیں۔ اور ان کو لوٹ کر صحیح سالم واپس چلے جائیں۔ اس کے اشارے پر انہوں نے غارت ڈالی۔ صریح بنی یزید میں پہنچا۔ وہ جلدی سے آگئے۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی تمیم کے سواروں کی ایک جماعت کو مار دینے کے بعد شیبان کو شکست ہوئی۔ ان کی بھی ایک جماعت قتل و قید ہوئی۔ قیدیوں میں ایک قبیلہ تھا۔ جو کہ آخر فدیہ ادا کر کے رہا ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل تاریخ میں ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ظہر الدہنا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی طے و اسد بن خزیمہ میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے تمام قبیلوں کے وفد نعمان ابن منذر کے پاس جمع ہوئے۔ اس ابن حارث ابن لامہ طائی بھی ان میں تھا۔

نہان نے بادشاہی لباس سنبھالیا۔ اور کل تم میں سے زیادہ شریف ہو یہ لباس پہنایا جائیگا۔ صبح کے وقت تمام لوگ حاضر ہوئے۔ مگر اس نے آیا کسی نے اس سے کہا۔ کہ تو کیوں دربار میں حاضر نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ اگر میرے سوا کسی دوسرے کو اعزاز بخشا گیا تو میرا غیظ حاضر ہونا ہی مناسب ہے۔ اور اگر یہ شرف میری قسمت میں ہے۔ تو میں جہاں بھی ہوں۔ مجھے بلالیا جائے گا۔ جبہ نعمان مجلس میں بیٹھا۔ تو اُسے اوس کہیں نظر نہ آیا۔ اُس نے کہا کہ اوس کے پاس جا کر کہو۔ کہ تیرے دل میں جو ڈر ہے اُس کو دور کر کے آجا۔ اوس حاضر ہوا۔ بادشاہ نے شاہی لباس اُس کے زیب تن کیا۔ اس کی اپنی قوم کو اس پر حسد آیا۔ انہوں نے حطیر شاعر سے کہا کہ اوس کی ہجو کر ہم تجھے تین سواونٹ انعام دینگے۔ اس نے کہا کہ میں کیوں ایسے شخص کی ہجو کروں کہ میرے گھر میں اُس کے مال کے سوا اور کچھ نہیں۔ بشر ابن ابی حازم نے ان سے کہا۔ کہ میں اُس کی ہجو کرتا ہوں۔ یہ اونٹ مجھے دینے کا وعدہ کرو۔ اس نے اس کی بُری طرح سے ہجو کی۔ پھر میں اس کی ماں سعدی کا بھی نام لیا۔ جب اوس کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اُس نے تمام اونٹ غارت کر لئے۔ اس نے اپنے قبیلہ بنی اسد سے مدد چاہی۔ انہوں نے اس کام سے اس کو روکا۔ اور اونٹوں سے دست بردار ہونا بھی انہیں عار معلوم ہوا۔ اوس نے حد بلید لے کر جمع کر کے اسد پر چڑھائی کی۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر بنی اسد کو شکست ہوئی۔ بشر بھاگ گیا۔ جس قبیلہ میں جا کر پناہ لیتا۔ تو کوئی اس کو اُس کے مقابلہ میں پناہ بھی نہ دینا۔ آخر یہ جند الکلابی کے پاس صمان کی اوپر کی جانب گیا۔ اوس نے خبر پا کر اس سے مفور کا مطالبہ کیا۔ اس نے بشر کو اُس کے سپرد کر دیا۔ جب اوس کے پاس حاضر کیا گیا۔ تو اس نے اس کے قتل کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اپنی ماں سعدی کے پاس چلا گیا۔ اس سے بشر کے کام میں مشورہ طلب کیا۔ اس نے کہا کہ اس کا مال واپس دیدے۔ اور اس کا قصور معاف کر۔ اس ہجو کو اسی کی زبان کی مدح دھوڑ لیگی۔ اوس نے ماں کا مشورہ قبول کر لیا اور باہر آیا۔ اور بشر سے کہا کہ اید تجھے معلوم ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا۔ تاکہ کرا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔

انی لا جو منک یا اوس نعمۃ وانی لا خزی منک یا اوس راہب

وانی لا محو بالذی انا صادق بہ کلما قلت اذا انا کاذب

تو چلا اے اوس میں تجھ سے خبت کی امید کرتا ہوں اور میں اپنے گئے پر لپٹیاں ہوں اور میں اپنی سچی بات سے جھوٹھی کو مٹا دیتا ہوں۔ اوس نے اس پر احسان کیا۔ اور ایک اچھے گھوڑے پر سوار کیا۔ اور اس کا سب مال اس کو واپس دیدیا بشر نے کہا کہ میں مرتے دم تک تیرے سوا کسی کی مدح نہ کروں گا۔

عربوں کی ایک لڑائی روم الوقیظ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا فصد یہ ہے۔ کہ بنی قیس و نسیم لاث ثعلبہ ابن عکابہ ابن صعب ابن علی ابن بکر ابن دامل کے بیٹے لہازم کے پاس جمع ہوئے۔ ان کے ساتھ بنی عجل ابن نجیم وغرہ ابن اسد ابن ربیع بھی تھے ان کا ارادہ بنی تمیم پر غارت ڈالنے کا تھا۔ عور العنبری جو کہ قیس ابن ثعلبہ کی قید میں تھا۔ اس کو اس بات کا علم ہوا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے ایک آدمی دو جس کو میں اپنے گھر بھیجوں۔ کوئی خاص کام ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تو گھبراہٹ سے بھاگ سکتا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے یہیون شرط ہے۔ اس نے اس کو منظور کیا۔ وہ ایک غلام کو اس کے پاس لائے۔ اس نے کہا کہ تم تو میرے پاس احمق کو لائے ہو۔ غلام نے کہا کہ میں احمق نہیں ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو تجھے پاگل سمجھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں پاگل نہیں ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تو کچھ سمجھتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں سب کچھ سمجھتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ بتا آگین بہت ہیں یا ستارے۔ اس نے کہا کہ سارے بہت ہیں۔ اس نے مٹی اپنے ہاتھ سے اٹھائی۔ اور پوچھا کہ میری تھیلی میں مٹی کس قدر ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ بہت سی ہے۔ پھر اس نے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ کہ یہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ سورج ہے۔ اس نے کہا کہ بے شک تو سمجھدار ہے جا میری قوم کو سلام کے بعد کہنا۔ کہ تم اپنے قیدی سے نیک سلوک کرو۔ اس لئے کہ میرے ساتھ یہاں نیک سلوک ہو رہا ہے۔ نیز ان سے کہنا۔ کہ میرے سرخ اونٹ پر سوار نہ ہونا۔ اور میری عیسا

سانڈنی پر سواری کرنا۔ اور بنی مالک سے میری حاجت نہ بیان کرنا اور یہ کہ عروج بیدار ہو گیا ہے۔ اور عورتیں بے چین ہیں۔ اور میری بات حارث سے پوچھنا۔ قاصد نے قوم کے پاس یہ پیغام بلا کم و کاست پہنچا دیا۔ وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ آخر انہوں نے حارث کو بلایا۔ اور اس سے ان باتوں کا مطلب پوچھا۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ جو جو بات اس کے اور نیزے درمیان ہوئی ہے۔ وہ سب میرے سامنے بیان کر دے۔ اس نے اول سے آخر تک سب بات بیان کر دی۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ میرا سلام دینا۔ اور اس سے کہنا۔ کہ ہم تیری نصیحت پر عمل کریں گے۔ پھر اس نے بنی العنبر سے کہا۔ کہ اس نے ہمیں مٹی سے یہ بتایا ہے۔ کہ تم پر بے حساب دشمن آ رہا ہے۔ اور سورج سے مراد اس کی یہ تھی۔ کہ دشمن کی آمد اظہر من الشمس ہے۔ اور سرخ و لٹ سے مراد صمان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم صمان سے چلے جاؤ۔ اور عسبا اڈنی سے مراد یہ ہے کہ تم وہنا میں جا رہو۔ اور بنی مالک میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ان کو ڈراتے رہنا۔ اور عروج کے پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ قوم ہتھیاروں سے خوب سلا ہے۔ اور عورتوں کی بے چینی سے مراد یہ ہے۔ کہ عورتوں کو چاہئے کہ لڑائی کے وقت پانی پلانے سے تمہاری مدد کریں۔ بنی العنبر یہ سن کر خبردار ہو گئے۔ اور وہنا پر جا رہے۔ اور بنی مالک کو انہوں نے ڈرایا۔ مگر انہوں نے بات کو نہ مانا۔ پھر لہرام و جلا و عنزہ آئے۔ اور ان کو اپنی جگہ نہ پایا۔ اور یہ وقیط میں بنی دارم پر جا پڑے۔ اور وہاں بڑی لڑائی ہوئی۔ ربیعہ نے بنی تمیم کے رؤساء کی ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ان کا بیان تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کے لڑائی کے مشہور دنوں میں سے ایک یوم فیت الزبح ہے۔ فیت الزبح وہنا کے ایک موضع کا نام ہے کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی بنی عامر بن صعصعہ والحارث ابن کعب میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ بنی عامر بنی الوث ابن کعب سے بہت سے آثار طلب کرنا تھا۔ حصین بن یزید ابن ثادالحارثی نے ان کے لئے کچھ اجتماع کیا۔ اور جعفی وزبیر بن سعد العنبرہ امر و صدا و نہار و ختم و شہدان و نامش کے چنا قبائل سے مدد طلب کی۔ پھر یہ سب بنی عامر کے ارادے پر نکلے۔ وہ بھی ایک مکان میں مجتمع تھے۔ جس کو فیت الزبح کہتے ہیں۔ مذبح کے پاس عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تاکہ فرار نہ کر سکیں۔ بنی عامر کا اجتماع ہوا۔ عامر ابن طفیل نے ان سے کہا کہ ہمارے ساتھ تم بھی قوم پر غارت ڈالو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہم بہت سال واسباب لوٹ لینگے۔ اور ان کی عورتیں ہمارے قبضہ میں آجائیں گی۔ اور عورتوں پر ان کو جانے نہ دینگے۔ اس کی رائے پر قوم نے اتفاق کیا۔ اور ان کی طرف چلے جب بنی الحارث مذبح وغیرہ کے قریب پہنچے۔ تو ان کو جاسوسوں کے ذریعہ سے خبر پہنچ گئی۔ یہ بھی تیار ہو گئے۔ فریقین میں تین دن تک سخت لڑائی ہوئی۔ تیسرے دن بنی عامر بھی عامر ابن طفیل کے پاس آ پہنچے۔ اب اور بھی سخت معرکہ ہوا۔ لڑائی کی اشنا میں عامر ابن الطفیل کو حلق سے لیکر ناف تک بمیں نیزے لگے۔ یہ اس دن ہر ایک جوان سے کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کوئی کام نہیں کیا۔ فلاں نے کچھ مردانگی کے جوہر نہیں دیکھا۔ اس لئے جو بھی کوئی ہمداری کرتا تو اس کے پاس اگر نیزے یا تلوار کا خون دیکھتا۔ حارثین میں سے ایک شخص آیا۔ ارکبا۔ کہ لے ابو علی میرے نیزے کو دیکھ کہ میں نے کس قدر لوگ مارے ہیں۔ جب عامر نے اس کی طرف دیکھا۔ تو وہ ہی نیزہ اس شخص نے عامر کی آنکھوں میں مار کر اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور اپنا نیزہ وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ اس سلوک کو یہ یہ ہے کہ عامر جو ہر ایک کو کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ فریقین میں شدت کا معرکہ ہوا۔ آخر دونوں فریق صلیحہ ہو گئے کسی کو غنیمت کا موقع نہ ملا۔ اس لڑائی میں صبر و شرافت بنی عامر کی مشہور ہے۔

یوم السلان بھی عربوں کی ایک لڑائی مشہور ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے۔ کہ نعمان ابن منذر ہر سال عکاظ بنجات کی غرض سے مال بھیجتا۔ ایک دفعہ بنی عامر راستہ میں اس کے معارض ہوئے۔ اور انہوں نے نعمان کا مال لوٹ لیا۔ نعمان کو سخت طیش آیا۔ اس نے بھائی بوبرہ ابن رومانس کلبی اور ضائع جو کہ اس کے گماشتے تھے۔ اور مانعون جو کہ نہایت

معدن تھے۔ پیغام بھیجا۔ نیز بنی ضبہ ابن او وغیرہ قبیلہ رباعہ قسم کی طرف سے بھی درخواست کی وہ سب اس کی مدد کے لئے جمع ہوئے۔  
 حضار ابن عمرو بنی بھی اپنی نو بیٹوں بمعہ حبش ابن دلف جو کہ بہادر مشہور تھا آیا۔ ان کی بڑی جمعیت ہو گئی۔ نعمان نے غلہ کے  
 اونٹ تیار کر کے ان کے ہمراہ روانہ کر دیئے۔ اور کہا کہ جب عکاظ کی تجارت سے تم فارغ ہو جاؤ۔ اور اشتر حرم (شوال و ذیقعد  
 و ذوالحجہ و محرم) گزرتا رہو۔ اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کو لوٹ جائے تو اس وقت نئی عامر کی لڑائی کا قصد کرنا۔ اس لئے کہ یہ  
 نو اسی انسان کے تخریب ہیں۔ یہ سب نعمان کی یہ بات سن کر ٹپکے۔ اور بات کو پوشیدہ رکھا۔ اور اظہار یہ کیا۔ کہ بادشاہ کی  
 تجارت کے مال کی حفاظت کے لئے ہم عکاظ میں ساتھ چلے ہیں۔ جب لوگ عکاظ سے فارغ ہو چکے تو قریش ان کے حال  
 سے واقف ہو گئے۔ عبدالمبار بن جدعان نے بنی عامر کی طرف فاصد بھیجا کہ ان کو ان کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ یہ بھی اپنا آپ  
 سنبھل گئے۔ اور لڑائی کیلئے تیار ہوئے اور اپنے جاسوس مقرر کر دیئے۔ بنی عامر کا سپہ سالار عامر ابن مالک ملاعب الاسد  
 تھا۔ و دونوں لشکر جمع ہوئے۔ اور اسان کے ساتھ تھا بلکہ ہوا۔ سخت ٹھکان کا مرکز ہوا۔ لڑائی کے دوران میں زید ابن عمرو ابن غولید لصق  
 نے نعمان کے بھائی دبرہ کی طرف دیکھا۔ تو اس کی شکل سے اسے تعجب کیا۔ اس نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا جب اس کے سامنے  
 پیرایا گیا۔ تو لشکر نے بھاگنے کا قصد کر لیا۔ حضار ابن عمرو بنی نے ان کو بھاگنے سے روکا۔ اور لشکر کی کان اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ اور  
 اس کے لڑکے زور سے لڑے۔ جب ابو عامر ابن مالک نے اس کا اور اس کے بیٹوں کا کام دیکھا۔ تو اس نے اس پر حملہ کر لیا اور ابو  
 کے بازو سخت ٹپکے۔ جب حضار سے اس کی لڑائی ہوئی۔ تو دونوں نے ایک دوسرے کو ہاتھ دیکھا۔ آخر حضار گھوڑے سے گر پڑا اس  
 کے لڑکوں نے دادرمانگی دیکھا کہ اس کو چھوڑ لیا۔ یہ پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ یہ بڑا بہادر تھا۔ یہ کہنے لگا۔ کہ جس کو بیٹے خوش کریں۔  
 اس کا اپنا نفس اس کو نگین کرتا ہے۔ یعنی جب کسی کے لڑکے جو ان ہو جائیں۔ اور وہی اس کام کے متغفل ہوں تو یہ ضرور بڑھا پے  
 میں مبتلا ہو جائیگا۔ جو کہ اس کے لئے وبال جان ہے۔ ابو عامر کو قید کرنے اور اس سے فدیہ لینے کے فکر میں تھا۔ اور اس کے بیٹے اس  
 کو قید سے بچانے کی کوشش میں تھے۔ ابو عامر نے یہ حال دیکھ کر کہا۔ کہ یا تم مر جاؤ گے۔ اور یا میں مر جاؤں گا۔ مجھے کوئی ایسا شخص دکھاؤ  
 جس سے مجھے فدیہ مل جائے۔ حضار نے حبش ابن دلف کی طرف اشارہ کیا۔ جو کہ قوم کا سردار تھا۔ ابو عامر نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا  
 بیش کا رنگ سیاہ اور بدن ضعیف و نحیف تھا۔ جب ابو عامر نے اس کو دیکھا۔ تو اسے شک گزرا۔ کہ یہ غلام ہے۔ اور یہ کہ حضار نے  
 مجھے دھوکا دیا ہے۔ جب تبس نے یہ حال دیکھا۔ تو اسے خوف آیا کہ ابو عامر مجھے قتل نہ کرے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مجھے دودھ  
 بکارت ہے۔ تو میں تجھے اپنے نفس کے بدلے چار سو اونٹ فدیہ دیتا ہوں۔ نعمان کے لشکر کو شکست ہوئی۔ یہ بھاگ کر نعمان کے  
 پاس چلے گئے۔ اور اس کے بھائی کے قیدی نے اور لشکر کی کان حضار نے اپنے ہاتھ میں لینے کا حال اور جو کچھ کہ ابو عامر کے ساتھ اس کا  
 معاملہ ہوا تھا۔ یہ سب اجبر نعمان کے پاس بیان کر دیا۔ وہ نے ایک ہزار اونٹ اور گھوڑے زید کو فدیہ دے کر اپنی خلاصی کرائی۔ زید  
 اس مال سے بڑا غنی ہو گیا۔ پہلے تنگ دست تھا۔ سلطان کی ایک اور بھی لڑائی ہے۔ جو کہ ربیعہ اور مذحج کے مابین ہوئی تھی۔ اس کی  
 تفصیل تو اس جگہ موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی بمقام رقیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی فزارہ و بنی عامر میں ہوئی تھی۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ عامر  
 ابن صعصعہ نے غطفان کے ساتھ لڑائی کی۔ اس دن بنی عامر کے ساتھ عامر ابن طفیل بھی تھا۔ یہ وادی رقیہ میں پہنچے۔ اس وادی  
 میں بنی مرہ ابن عوف ابن سعد آباد تھے۔ ان کے پاس اشجع ابن ریث ابن غطفان کی قوم اور فزارہ ابن ذبیان کے چند کس بھی  
 تھے۔ بنی عامر رقیہ میں ان پر حملہ آور ہوئے۔ جانبین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ عامر ابن طفیل نے فزارہ کی عورت کو دیکھ کر اس سے  
 پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں سمایت نوفل الغازی ہوں۔ ایک روایت میں بنت غیرہ ہے۔ عامر اس کے  
 ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔ اتنے میں اس کی قوم کے بھکڑے اس کے پاس سے گزرے۔ ان کے تعاقب میں بنی مرہ تھے جب  
 عامر نے یہ حال دیکھا۔ تو اپنی ذراچ اسماو کے پاس پھینک کر بھاگا۔ جو کہ بعد میں اسماو نے فدع عامر کو دیدی تھی۔ اس کے

بعد مرہ آئے۔ جن کا سپہ سالار سنان بن حارثہ المری تھا۔ یہ جس کو کہلاتے۔ تو مارنے بغیر نہ رہتے جس کا سبب پہلے سے ان کی آپس میں عداوت تھی۔ بنی النضیر کے اس بطن کو اسی لئے بنی مزح کہتے ہیں۔ انہوں نے ان کے ستر آدمی ذبح کر ڈالے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ساحوق کے نام سے مشہور ہے۔ ابو عبیدہؓ کے ہاں ہے۔ کہ بنی ذبیان نے بنی عامر سے یہ لڑائی کی تھی جب وہ ساحوق میں مقیم تھے۔ ذبیان کی گمان سنان بن حارثہ المری کے ہاتھ میں بھی اس نے ان کو گھوڑے اور اونٹ اور دیگر مال اسباب دے کر تیار کیا۔ اور ان کو دولت سے مالا مال کر دیا۔ ان کا مقابلہ بنی عامر کے ساتھ ہوا۔ سخت لڑائی کے بعد بنی عامر کو شکست ہوئی۔ ان کے کچھ آدمی مارے گئے۔ اور کسی جھگڑ میں گھس گئے جو کہ وہاں پانی نہ ملنے کے سبب سے پیاسے مارے گئے۔ اس واقعہ کی تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک اور لڑائی جو کہ زہیر بن ابکلی اور غطفان و بکر و تغلب کے مابین ہوئی تھی۔ زہیر بن جناب ابکلی ہے۔ کچھ کی اطاعت پر نضاء نے اتفاق کیا تھا۔ اور یہ کاہنوں کو مشورہ کے لئے بلاتا تھا۔ اس کی عمر ڈھائی سو سال تھی۔ اس نے تمام عربوں کو سوسال لڑائیاں لڑی ہیں۔ اور یہ بڑا بہادر تھا غطفان کے اسی لڑائی ہونے کا واقعہ یہ ہوا۔ کہ بنی بغض ابن ربیع ابن غطفان جب نضاء سے نکلے۔ تو ان کے صداء وہی طیفط راستہ معارض ہوئے۔ اور ان کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی۔ انہوں نے اپنے حرم میں داخل ہونے سے ان کو روکا۔ آخر یہ صداء پر غالب ہو گئے۔ اور ان کی خون ریزی شروع کر دی بغض یہ دیکھ کر اڑنے لگا۔ جب انہوں نے یہ حال دیکھا۔ تو کہا کہ خدا کی قسم ہم یہ حرم ایسا ہی بنا دیں گے۔ جیسا کہ مکہ کا حرم کہ وہاں کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ اور پناہ گزین کی طرف دیکھنے کی بھی کسی کو مجاہل نہیں ہوئی۔ انہوں نے حرم کی بنا ڈالی۔ اس کے متولی بنی مرہ ابن عوف بن گئے۔ ان کے کام اور جس بات پر کہ انہوں نے اتفاق کیا تھا۔ اس کی خبر زہیر بن جناب کو پہنچی۔ اس نے کہا۔ کہ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور غطفان حرم کیسے بنا سکتے ہیں۔ اس نے اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور غطفان کا سبب حال ان کے سامنے بیان کیا۔ ان کی آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ زہیر نے فتح پا کر اپنے الاداء کو پورا کیا۔ اور یہ حرم غطفان میں چھوڑ دیا۔ اور عورتیں ان کو واپس دیدیں۔ اور مال غنیمت خود لے لیا۔ اس واقعہ کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے۔

ولم تصبر لنا غطفان لما	تلاقبتنا وحدت النساء
فلولا الفضل منا ما رجعت	الی غدا شہمتھا انجیا
فذا نكوا دونا فاطلبوها	واوثار اودونكم اللقاء
فانا حيث لا نخفى عليكم	ليوث حين يحتضرا للسواء
فقد اضحى لي بنو جناب	فضاء الارض والماء الدوا
نفينا نخوة الاعدا عنا	بارماح استنها الضملاء
ولولا صبرنا يوم التقينا	لقينا مثل ما لقيت صداء
عداة تصرعوا البني بغض	وصدق الطعن للنوکی شفاء

اور واصل کے بیٹوں بکر اور تغلب کے ساتھ اس کی لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب امبرہ نجدہ کی طرف گیا۔ تو اس نے اس پر زہیر کیا۔ اس نے اس کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ پھر اس نے اس کو بکر و تغلب وائل کے بیٹوں پر حاکم بنا دیا۔ اس پر ایک سال گذشت ہو گیا۔ اس نے ان سے خراج طلب کیا۔ انہوں نے سختی سے انکار کر دیا۔ یہ بات سنکر زہیر خود آیا اور ایک پانی تھا، سے ان کو روک دیا۔ پیاس کی وجہ سے ان کے مال ویشی ہلاک ہونے کے قریب ہوئے۔ اس حالت میں بنی تمیم اور ابن ثعلبہ کا ایک آدمی زہیر کے پاس آیا۔ زہیر یہ سورا تھا۔ اس نے اس کے سینے پر تلوار کی نوک کھڑکھڑائی۔ نوک

پٹ سے ہار نکل گئی۔ لیکن اُس کی انتڑیوں کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ اب زہر میرے گھیر گیا ہے۔ اور زہر میرے یقین تھا کہ میں بچ گیا ہوں۔ لیکن اُس نے کوئی حرکت نہ کی۔ تاکہ پھر دوسرا وار نہ کر جائے۔ یہی اُس کو مردہ سمجھ کر چلا گیا۔ اور اپنی قوم کو اس خبر سے جا خوش کیا۔ زہر کے پاس اس وقت ہوئے ایک آدمی کے جو کہ اس کی قوم سے تھا۔ اور کوئی نہ تھا۔ اس سے اس نے کہا۔ کہ اعلان کر دے کہ زہر میرے گھیر گیا ہے۔ اور یہ کہ بکرو تغلب کو بھی میری موت کی خبر پہنچا دیں۔ اور میرے دفن میں ان کو بھی شریک کریں۔ اور جب مجھے دفن کرنے لگیں۔ تو کچرے پیٹ کر قبر میں رکھ دینا تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور دشمن اپنی طرف سے اسے دفن کر کے خوش خوشی واپس ہوئے۔ زہر نے ان کے پیچھے لشکر تیار کیا۔ اور اہل یمن سے جو بھی تھا۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور بکرو تغلب سے پھر لڑائی شروع کر دی۔ ان کو اس کا علم تھا۔ سخت لڑائی ہوئی ٹیلیکب و مہملہل ربیعہ کے بیٹے قید ہوئے تغلب کے قید اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔ جاہلیت و اسلام کے زمانے کی لڑائیاں عرب کی بکثرت ہیں۔ یہاں ان کی گنجائش اور چند ضرورت بھی نہیں۔

## بارہواں باب زمانہ جاہلیتہ میں عربوں کی آگوں کے بیان میں۔

یہ چودہ آگیں تھیں۔ (۱) نار آگ المزلہ یہ آگ مردافہ میں جلائی جاتی تاکہ جو حاجی مردافہ سے لوٹیں۔ ان کو دور سے نظر آئے۔ سب سے پہلے یہ آگ تھئی ابن کلاب نے جلائی تھی۔ (۲) آگ نار لاسمطار تھی۔ یہ زمانہ جاہلیتہ میں لڑائی تھا۔ کہ جب بارش بند ہو جاتی۔ تو لوگ گایوں کو جمع کر کے ان کے دموں اور گردنوں کے ساتھ سلع (ایک کرٹوے درخت کو کہتے ہیں) اور آگ باندھ کر ان کو ایک دشوار گزار جنگل میں لے جاتے۔ اور وہاں آگ جلاتے۔ اور ان کا عقیدہ تھا۔ کہ ایسا کرنے سے بارش برستی ہے۔ قاموس میں لکھا۔ کہ زمانہ جاہلیتہ کی تسلیم یہ تھی۔ کہ سلع اور آگ جانوروں کی گردنوں کے ساتھ باندھ کر پہاڑ کی چوٹی سے ان کو نیچے اتارتے۔ اور اس سلع اور آگ کو آگ لگا دیتے۔ اور پھر پینہ مانگتے

(۳) آگ نار التالف تھی۔ زمانہ جاہلیتہ میں جب صلح کرتے۔ تو آگ جلا کر اس کے سانے حلیفی اٹھاتے۔ اور ان کا عقیدہ کہ جو عہد شکنی کریگا۔ وہ اس کی خیر سے معذور رہیگا۔ ابو بلال العسکری نے کہا ہے۔ کہ خصوصیت سے ان کے آگ جلاتے کی وجہ تھی۔ کہ آگ سے نفع اٹھانے میں سوائے انسان کے اور کوئی دوسرا حیوان اس میں شریک نہیں۔ (۴) آگ نار لاطو تھی۔ یہ آگ کسی کے چلے جانے کے بعد جلائی جاتی تاکہ پھر واپس نہ آجائے۔ (۵) آگ نار لاسہلحوب تھی۔ عرب جب لڑائی کا ارادہ کرتے۔ یا کسی لشکر کے آنے کا ان کو انتظار ہوتا۔ تو اس وقت پہاڑ کی چوٹی پر آگ جلاتے۔ تاکہ اس کو دیکھ دو در سے لوگ جمع ہو جائیں۔ سب سے پہلے اس آگ کی رسم بنی الخڑالی۔ (۶) آگ نار لاسمین تھی۔ یہ آگ بلاد عیس میں زمین سے نکلتی رات کو یہ آگ زمین پر پھیل جاتی۔ اور دن کو اس کے شعلے بلند ہوتے کبھی کبھی اس کے شعلے اس قدر بلند ہوتے کہ پاس سے گزرتے والے کو جلا دیتے۔ آخر خالد ابن سنان بنی نے اس آگ کو دفن کیا (۷) آگ نار السعالی تھی۔ یہ آگ جنگل میں چلنے والوں کے لئے جلائی جاتی۔ تاکہ اس کو دیکھ کر راستہ نہ بھول رہائیں۔ ان کے زعم کے مطابق اس پر جن بیاہرتے تھے۔

(۸) آگ نار الصیدہ تھی۔ جب شکار کرنے کا قصد ہوتا۔ تو اس وقت یہ آگ جلاتے۔ تاکہ ہرن دیکھ معلوم کریں کہ رات آگئی

(۹) آگ نار لاسد تھی۔ یہ آگ اس وقت جلائی جاتی۔ جب شرب کا خوف ہو یا شیر کی عادت ہے کہ آگ کو دیکھ کر گھبرا جائے

(۱۰) آگ نار القری تھی۔ یہ آگ رات کو جلائی جاتی۔ تاکہ دور سے دیکھ کر آجائیں۔

(۱۱) آگ نار السلیم تھی۔ جب کوئی ڈسا جاتا۔ تو اس وقت اس کے پاس جلاتے جب تک اس کے زخموں سے خون بند نہ ہوتا

یا جب کسی کو چابکوں سے پٹا جاتا۔ اور یا کسی کو کنا کاٹا۔ تو اس وقت بھی اس کے پاس آگ جلاتے تاکہ سوز نہ جائے۔ اور ان



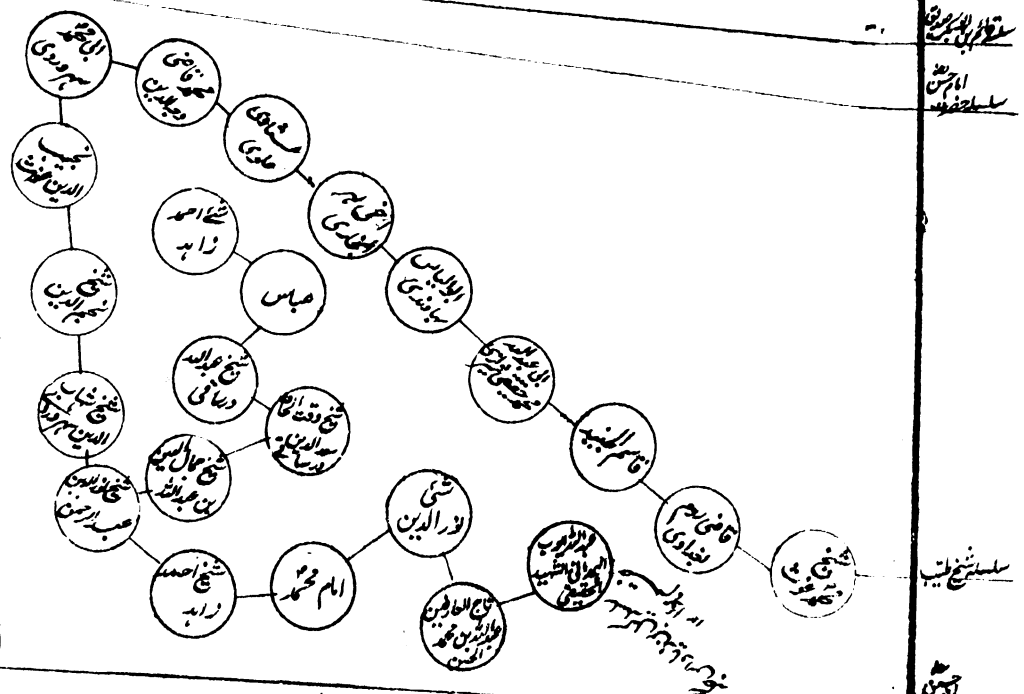
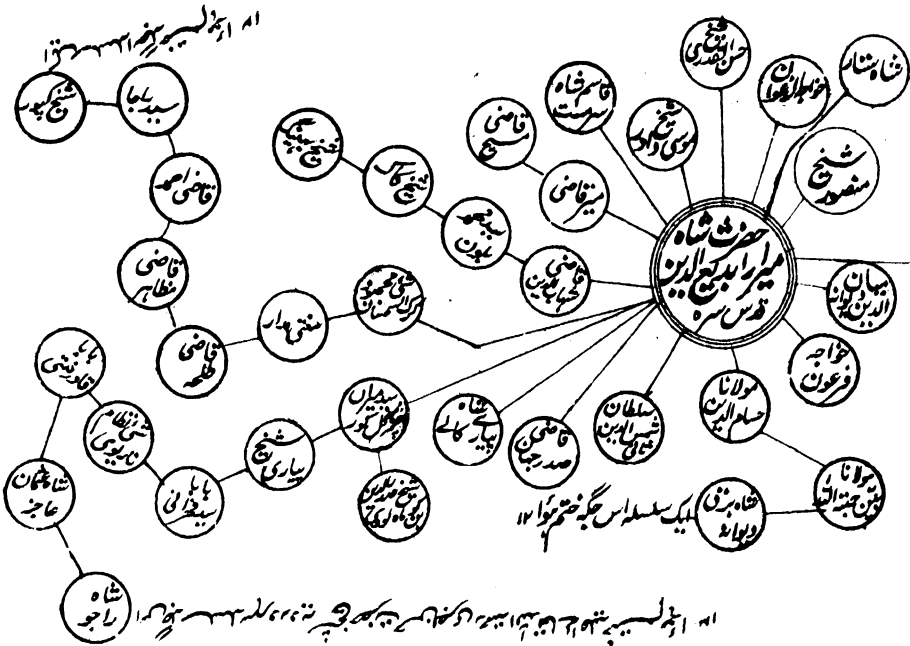
کی بیماری میں ترقی نہ ہو۔ ۱۲۲ھ میں گناہ الفدا تھی۔ جب بادشاہ کسی قبیلہ کی عورتوں کو قید کر لاتے۔ اور ان کے ملاحظہ کے لئے سردار آتے۔ تو ان کا رواج تھا۔ کہ دن کو ان عورتوں کے پاس نہ آئے۔ تاکہ عورتیں دیکھ کر گھبرائے جائیں۔ اور اندھیرے میں بھی نہ آئے۔ تاکہ کچھ نظر بھی نہ آئے۔ اس لئے آگ بجلا دیتے۔ تاکہ روشنی میں ان کا ملاحظہ کر سکیں۔ (۱۳۲ھ) آگ نارالو سم تھی۔ اس آگ کو نار الخید یا بار بھی کہتے ہیں۔ جب کسی سے پوچھا جاتا۔ کہ تیرے اونٹ کہاں ہیں۔ تو وہ اشدہ کر دیتا۔ (۱۳۲ھ) آگ نار الحجاب تھی۔ یہ وہ آگ ہے۔ جس کا حقیقت میں کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ چار پائیوں کی غلبندی کے وقت جلائی جاتی یا بونکی اور اس کی مثل ہو۔

## تیسرے باب عرب کے مشہور بازاروں کے بیان میں جو کہ زمانہ اسلام سے پہلے تھے۔

بہا بلینہ کے زمانہ میں عربوں کے کئی بازار اور منڈیاں تھیں۔ جو کہ سال میں کئی دفعہ ان میں رونق ہوتی۔ اور کبھی کسی مقام اور کبھی کسی جگہ پر ان کی تبدیلی ہوتی۔ تمام عرب کے دوروز دیک سے لوگ ان میں آتے۔ پہلی ریح الاول کو دوتہ الجند میں بازار کھلتا۔ لوگ بیع و شری اور لینے دینے کا سودا کرتے۔ اس مقام پر اکیدا دوتہ الجند کے واسطے سے لکھدی ہوتی۔ اور کبھی کبھی بنی کلب کا غلبہ ہو جاتا۔ اور یہاں ان کے رؤساء کے ہاتھ میں ہوتے۔ آخر ماہ تک یہ بازار کھلا رہتا پھر بیع الآخر میں جہر کی طرف بازار منتقل ہوتا۔ اور وہاں پیانہ منذر ابن سادہ عبد اللہ ابن دارم کے طے کے ہاتھ میں ہوتا۔ پھر شہر عمان صوبہ بحرین کو منتقل ہوتے۔ اور ارم و قری الشجر میں بازار کھلتا۔ یہاں بھی کئی دن تک رونق ہوتی۔ پھر عدن امین کی طرف جاتے۔ وہاں کستوری کی قسموں کی تجارت ہوتی۔ پھر ابیہ میں سڈی لگتی۔ جو کہ حضرموت کے قریب ہے۔ اور بعض تجارتیاریاں سے بھی گذر کر صفا میں چلے جاتے۔ پھر ان کے بازار وہاں منتقل ہو کر وہاں جاتے۔ بعض تجارتیاریاں پر سرخ اونٹ اور مینی چادریں لاتے۔ جو کہ معافہ سے لائی جاتی تھیں۔ پھر عکاظ کی جانب منتقل ہوتے۔ یہ بازار خلد طائف کے درمیان جنگل میں پہلی ذیقعد کو کھلتا۔ عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے یہاں پر وہ فخریہ شعر پڑھتے۔ اگر کسی کا کوئی قبیدی ہوتا۔ تو وہ فدیہ کی رقم جمع کرنے کی اس جگہ کوشش کرتا۔ اور اگر کسی کو کوئی فیصلہ کروانا مقصود ہوتا۔ تو مجسٹریٹ کے پاس جا کر مقدمہ کرتا۔ یہاں کا مجسٹریٹ عناک نامی قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص کا نیز اقرع ابن حابس بھی یہاں مجسٹریٹ تھا۔ بیس دن تک بازار گرم رہتا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ میں جاتے۔ اور وہاں عرواۃ میر کھڑے ہوتے۔ اور حج کے مناسب اور کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔ وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه وسلم و سلاماً وایمن مستقر بن الحیوم الدین و الحمد لله رب العالمین

تیسرے باب

















حضرت فقیر محمد  
المعروف بابا جی  
تھراہی

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت نور محمد صاحب تیرائی رضی اللہ عنہ سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ آپ ایام طفولیت سے ہی ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں مصروف و مشغول تھے۔ آپ اپنے وقت کے ابدال شمار کئے جاتے ہیں۔ دیگر اوصاف حسنہ کے علاوہ آپ مسکینوں کی مجلس و صحبت و محبت خوش رہتے۔ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن محمد فیض الدین بن محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحمی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابل بن نصیر الدین بن محمود المعروف بریشمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی پٹھان محمد مسعود بن عبد اللہ الواعظ الاصغر بن عبد اللہ الواعظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن اہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب بن اسماعیل بن عبد مناف (اگر کوئی غلطی اس شجرہ شریف میں واقع ہوگئی ہو۔ تو بندہ کو اطلاع دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں غلطی کو درست کر دیا جائے) آپ کا لباس سادہ تھا۔ شرعی پاجامد سفید۔ سر پہ کلاہ اور اس پر لنگی خطدار یا سبز دستار پہنتے۔ بدن پر کبھی لونگی بنلگوں یا جامد اوڑتے تھے۔ پاپوش پٹھو ماری استعمال فرماتے۔ اپنے دست مبارک میں عصا ہر وقت رکھتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں تصنع و ریا و تکلف بالکل نہ تھا۔ فرخ و خور و خور پسندی نزدیک تک نہ آتا تھا۔ سکنت و تمکنت و وقار آپ میں اچھی طرح سے مہر ہوا تھا۔ آپ کی طبیعت میں جمالیات زیادہ تھی۔ سالہا سال تک کبھی کسی پر غصہ نہ ہوا۔ اہل اسبہ زیادہ خوش نہ ہوتے۔ بلکہ خلص دوست کو خواہ کتنا ہی مسکین کہوں نہ ہو عزیز رکھتے۔ آپ نوعید لوسی کو زیادہ پسند فرماتے بلکہ اکثر آپ دعا فرماتے۔ اور اسی دعا کے ذریعہ لوگوں کے مقصد حاصل ہو جاتے۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی۔ چھری روٹی و کچھڑی آپ کو زیادہ مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے کھانے کے عادی نہ تھے۔ وقت پر جو چیز میسر ہو جاتی تناول فرماتے۔ آپ ہمیشہ صاف و پاکیزہ اشیاء پسند فرماتے۔ آپ کا قد مبارک دلاز تھا۔ چہرہ گندمگون سرخ۔ بینی دراز ریش مبارک کے بال سفید۔ آنکھیں نہایت موزون۔ سر مبارک کے بال بصورت زلف و گیسو شالوں تک معلق ہوتے۔ آپ بالوں پر حنا لگایا کرتے۔ پیشانی کشادہ تھی۔ آپ نے چہرہ مبارک پر کبھی استرہ نہیں لگایا۔ آپ سوتے وقت سر نہ لگایا کرتے۔ اور طاقی سلاکی لگاتے۔ آپ سفر میں ہمیشہ مسجد میں قیام فرمایا کرتے۔ آپ سولہ چاندنیوں کے اور چیزوں کی طرف شائق نہ ہوتے۔ آپ کی غذا اصل ذکر حق میں تھی۔ آپ بفضل خدا چارہ و خالوادہ میں صاحب ارشاد تھے۔ مگر اکثر آپ طریقہ نقشبندیہ اور قادریہ کی اشاعت فرماتے۔ خصوصاً طریقہ نقشبندیہ۔ یہ کو عام طور پر جاری فرماتے۔ آپ نے بتاریخ ۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ ماہین ظہر و عصر اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ کی مدفن شریف غالباً ایک سو برس کی تھی۔ سزار مبارک آنجناب چورہ شریف میں ہے۔ ابھی تک اکثر لوگ دکان جاکر خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں۔ اور ان کی مرادیں برکت و عین آنجناب برآتی ہیں ۱۲

ان احمدی صاحب؟ جناب حضرت بابا جی صاحب کے موجودہ بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور اپنے والد ماجد صاحب کی طرح عام لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔ خداوند کریم آپ کا فیض قیامت تک جاری رکھے۔ آمین ثم آمین ۱۲

حضرت سعید شاہ صاحب؟ آپ حضرت بابا جی کے موجودہ دوسرے فرزند ارجمند ہیں ۱۲

حضرت قادر شاہ صاحب؟ آپ حضرت بابا جی صاحب کے تیسرے موجودہ صاحبزادے ہیں ۱۲

آپ خاندان سادات شیراز سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد و عہد جلال الدین اکبر بادشاہ صرب استاد علمائے بادشاہ وقت نشر لائف لائے اور موضع علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ پنجاب میں جاگزین ہوئے۔ آپ ماشاء اللہ قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ آپ فیض روحانی سے پیشمار لوگوں کو فیضیاب فرما رہے ہیں۔ آپ بفضل خدا ظاہری و باطنی کمالات کے پورے مالک ہیں۔ آپ سادہ طبیعت پورے صوفی عزیزوں کے مولیٰ و غوار ان کے مریدوں کی تعداد تمام ہندوستان بھر میں محبت خالص سے فرازا ظاہری و باطنی جود و خلک منیع لاکھوں میں ہے۔ اور عرب شریف میں بھی پیشمار ہیں۔ ان بزرگوں کی خدمت میں چھٹن گیارہ بفضل خدا و لوگ ان کے مرید ہیں خداوند کریم سے التجا ہے۔ کبھی بھی خالی نہ پھر۔ خداوند کریم سے التجا ہے۔ کہ ایسے فیاض و قیامت زندہ رہیں۔ آمین یہ منیع فیض تابعدا فاکم رہے۔ آمین ثم آمین۔ ثم آمین ۱۳

جناب حضرت سید حافظ مودودی صاحب صوفی جامع و صاحب علی پوری

حضرت حاجی سید جامع علی شاہ صاحب ثانی علی پوری

حضرت جناب صاحب آلودہاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مولوی محمد حسین صاحب لکھنوی

جناب مولوی علامہ امجدی صاحب تیش ازبک صاحبزادے شہر لکھنؤ

جناب حافظ عبد الکریم صاحب دہلوی

آپ پیر دینی فیض نام سے لوگوں کو بہرہ ور فرما رہے ہیں۔ آپ خوش خلق شیرین زبان اور بہرہ و تاثیر مرد خدا ہیں۔ ہر وقت ذکر خدا میں مشغول رہتے ہیں۔ خداوند کریم آنحضرت کے سایہ کو ہمیشہ کیلئے لوگوں کے سر پر رکھے۔ آمین اب ماشاء اللہ بہت ہی عرب الطبع اور باکمال مرد خدا ہیں۔ انکی طبیعت میں انکساری اور رعدی ہے حد درجے کی ہے۔

آپ حضرت محمدؐ کی زبانِ نبی سے کچھ کہیں۔ آپ بھی ناشائستہ نظر دور بہت بچہ بزرگ مارا داشتہ ملیں۔ آپ کی زبان بہت نرم ہے۔ آپ دشمنوں کے ساتھ بھی نرم رہتا مگر سب سے دشمن کے ساتھ بھی نرم رہیں۔ آپ سے عرض ہے کہ سب سے دشمن کے ساتھ بھی نرم رہیں دعا فرمائیے۔

ان بچوں میں جو اوس کے بے خطا رہتے ہیں۔ مگر کہ اب عاجز ہو جانے کے لئے اللہ سے التماس

فرمائیے کہنے لگے ۱۲

ذکر نہیں کئے گئے ۱۲

آپ حضرت بابا بی ساعے کے چہرے صاحبزادے تھے جو کہ اپنے پانچ صاحبزادوں کو انکی جھولی میں عمروں میں شہیم ہائے اپنے والد صاحب کی طرح صاحب کمال تھے ۱۷

آپ حضرت محمدؐ کی بنی صاحبؑ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض فرما رہے ہیں۔  
 (ب) خالص کرپونچھ والے لوگ ان سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی زبان سے کوئی کلمہ نکلا تو ان پر ہر طرف ہوتا ہے۔

حضرت پیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آفتاب حضرت محمد گل بنی صاحب کے دوسرے صاحب زادہ ہیں۔ آپ کا اہم طوالت سے ہی ہذا یاد کی از بس شوق ہے۔ اور بچپن سے ہی چونکاپ ہمیشہ محبت الہی میں شریک اور دست نگہ میں اسلئے ان کا لقب پیر سنوار صاحب پڑ گیا ہے۔ آپ ماشاء اللہ کامل بزرگ ہیں۔ اور گولڑہ اپنے فیض سے نہت متعین کر رہے ہیں۔ خصوصاً بھابھ کے لوگ ان کے تعین باطنی سے زیادہ تعین یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کے لیے شمار کرامات ہیں۔ جو کہ علیہ نگار انتر اہلی میں درج ہیں۔

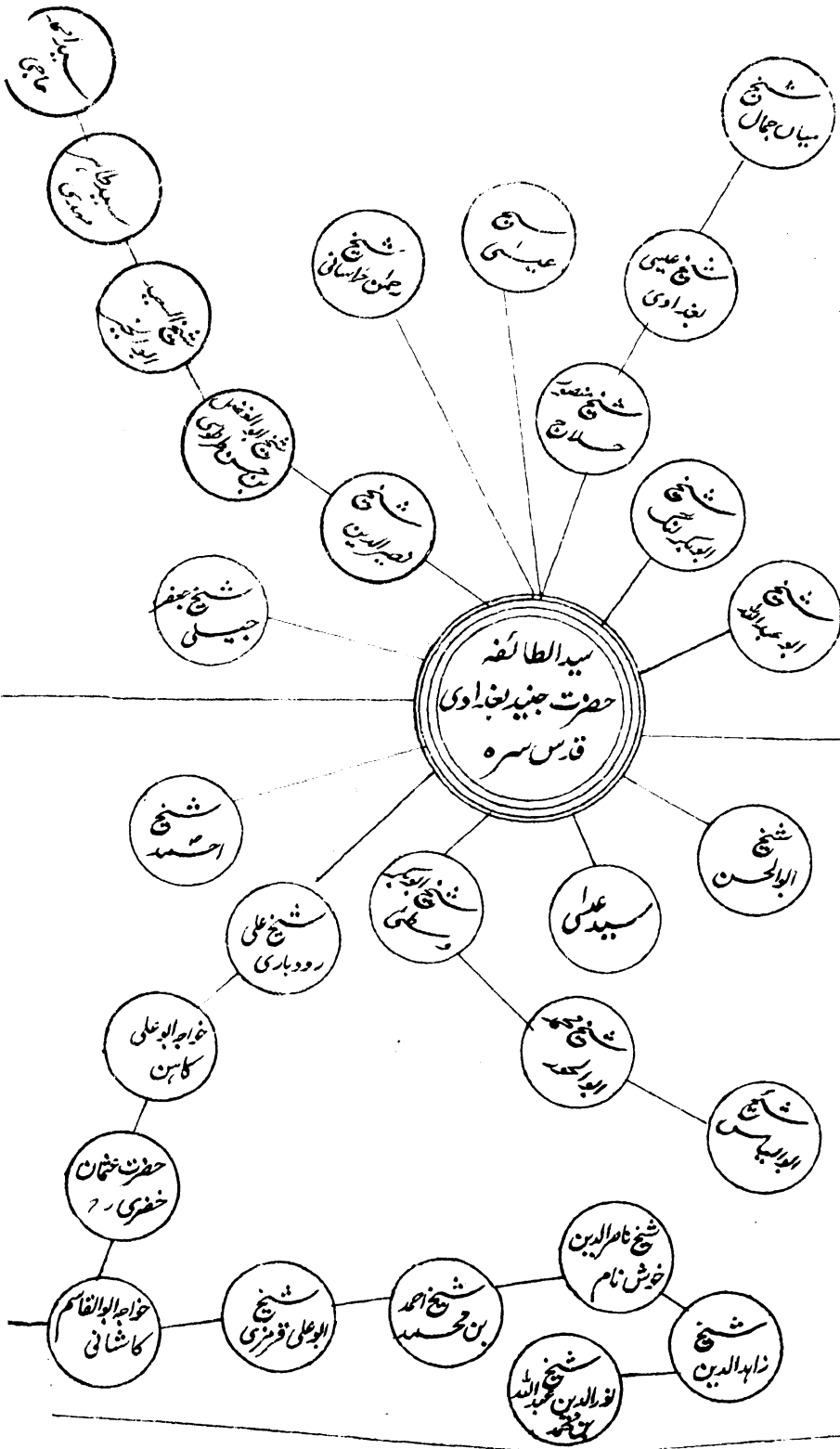
[illegible]

حضرت پیر و مرشد  
مولانا مولوی محمد نجف پور  
صاحب المعروف  
نواب پور پیر

محرمی کی علم دین حاصل کر لیں۔ آپ کی زبان کا لفظ ہے کہ  
عالم دین حاصل کر لیں۔ آپ کی زبان کا لفظ ہے کہ  
عالم دین حاصل کر لیں۔ آپ کی زبان کا لفظ ہے کہ

انسان سے مانگے ہوئے نہیں۔ بچا بیس خاصہ انسان کے لئے خاص ہے۔ آپ ماشاء اللہ موجودہ  
 انسان کے زیادہ ہیں۔ اگر کسی کو پڑائی دین اور دنیاوی ترقی چاہی تو آپ کی بیعت کر لے۔ سید پیر  
 صاحب  
 بادشاہ  
 تیسرے



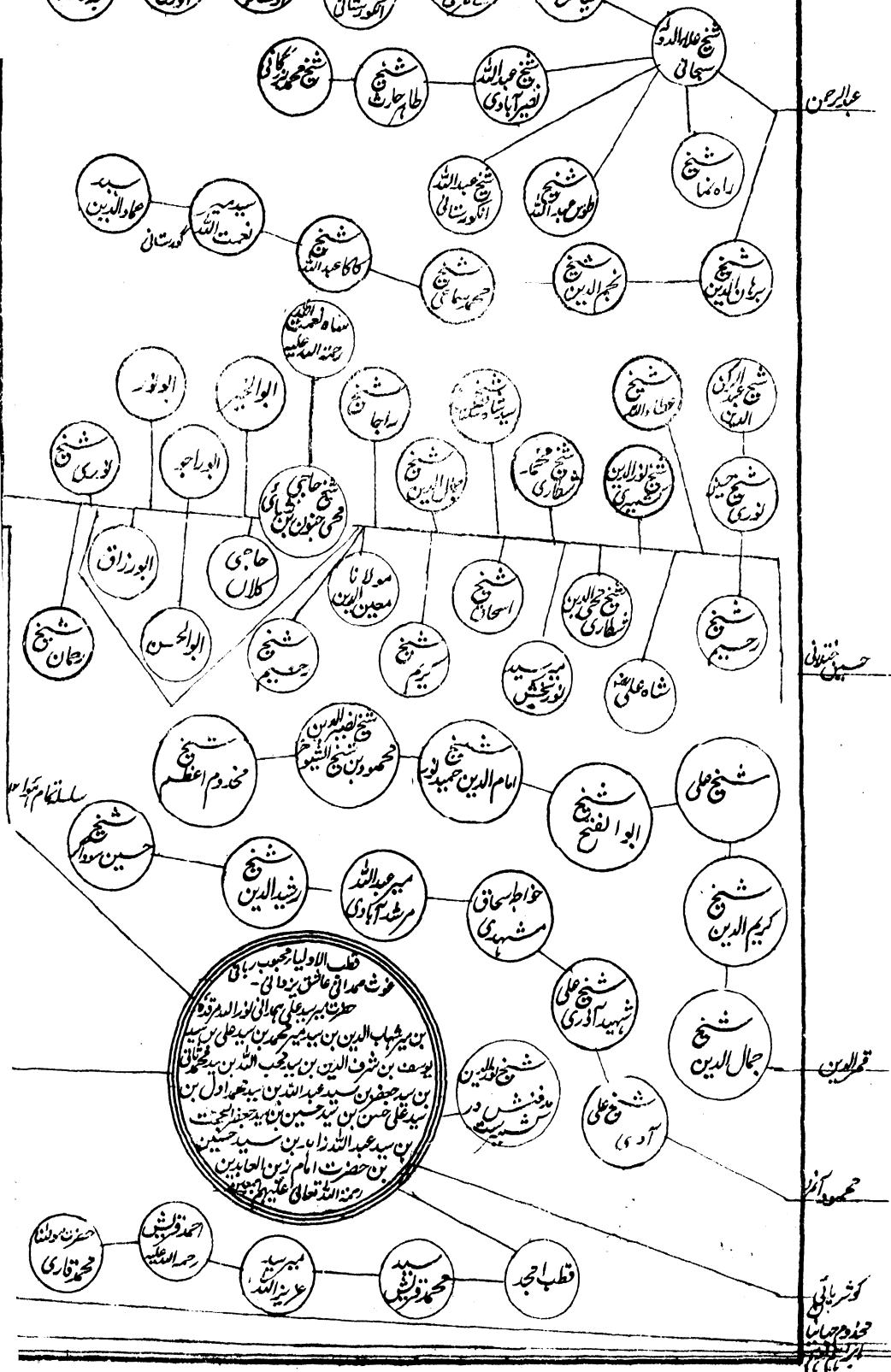












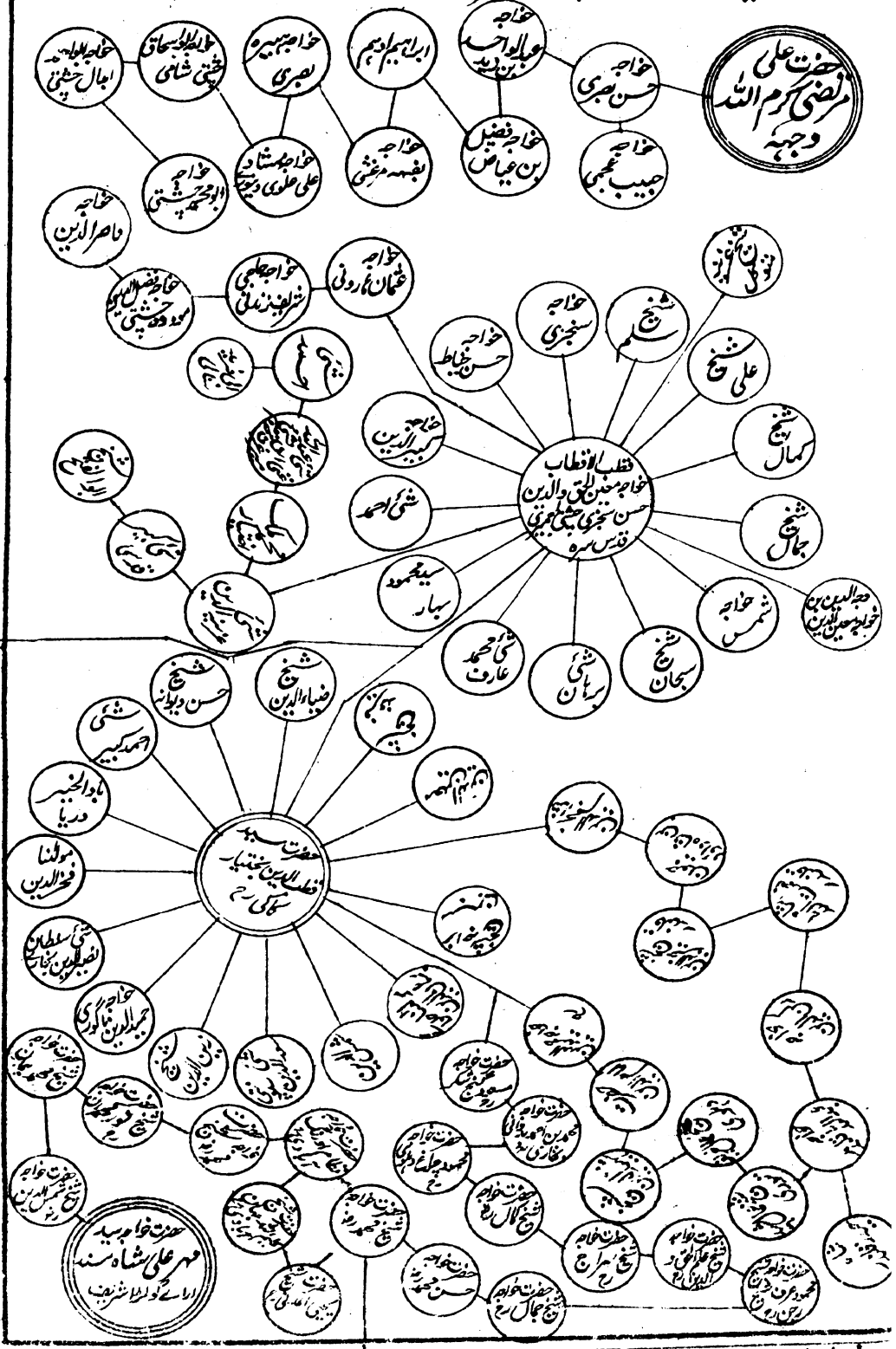


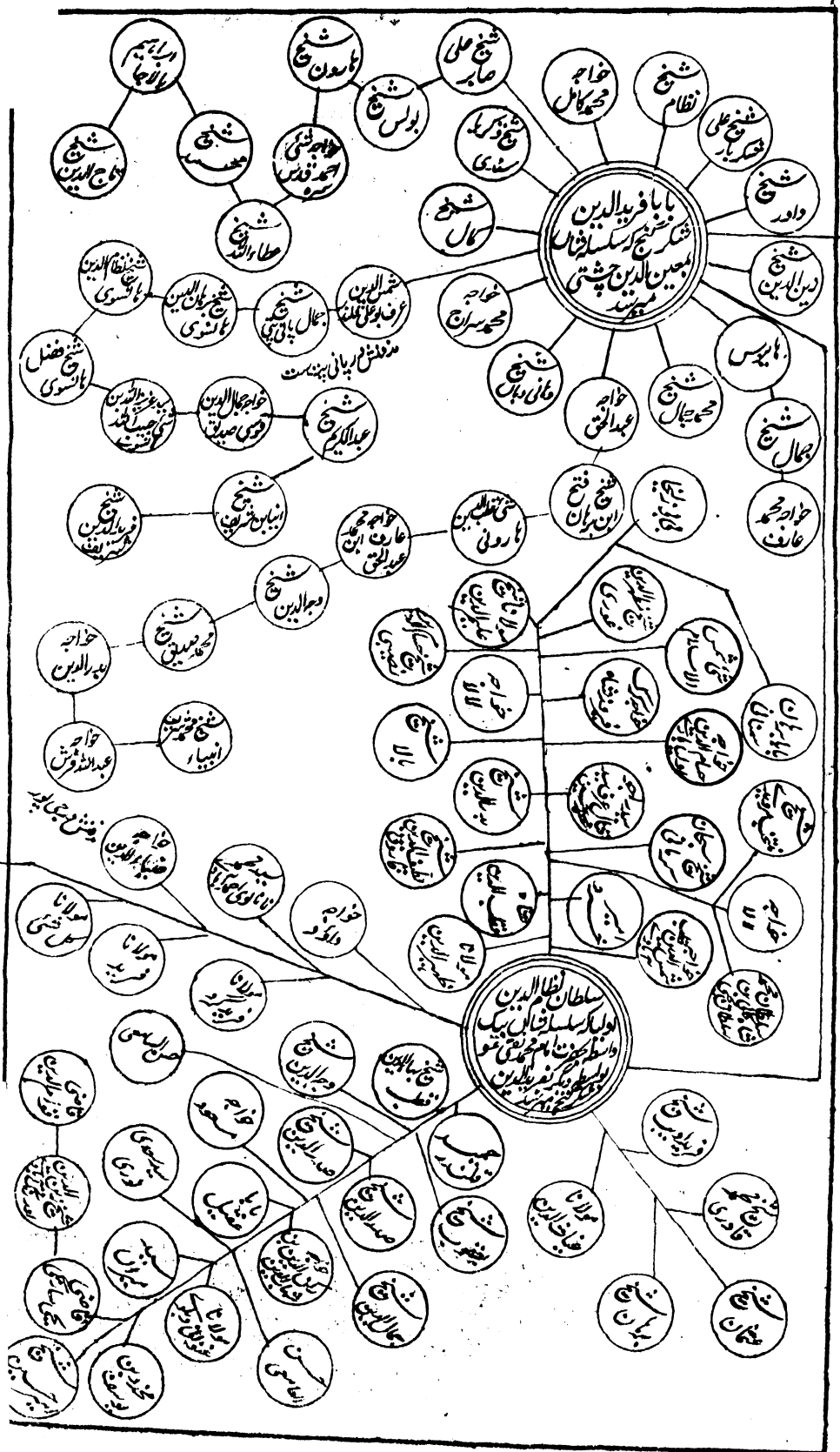






ازیں جاسلسہ خالوادہ چشتیہ بیروں می آید

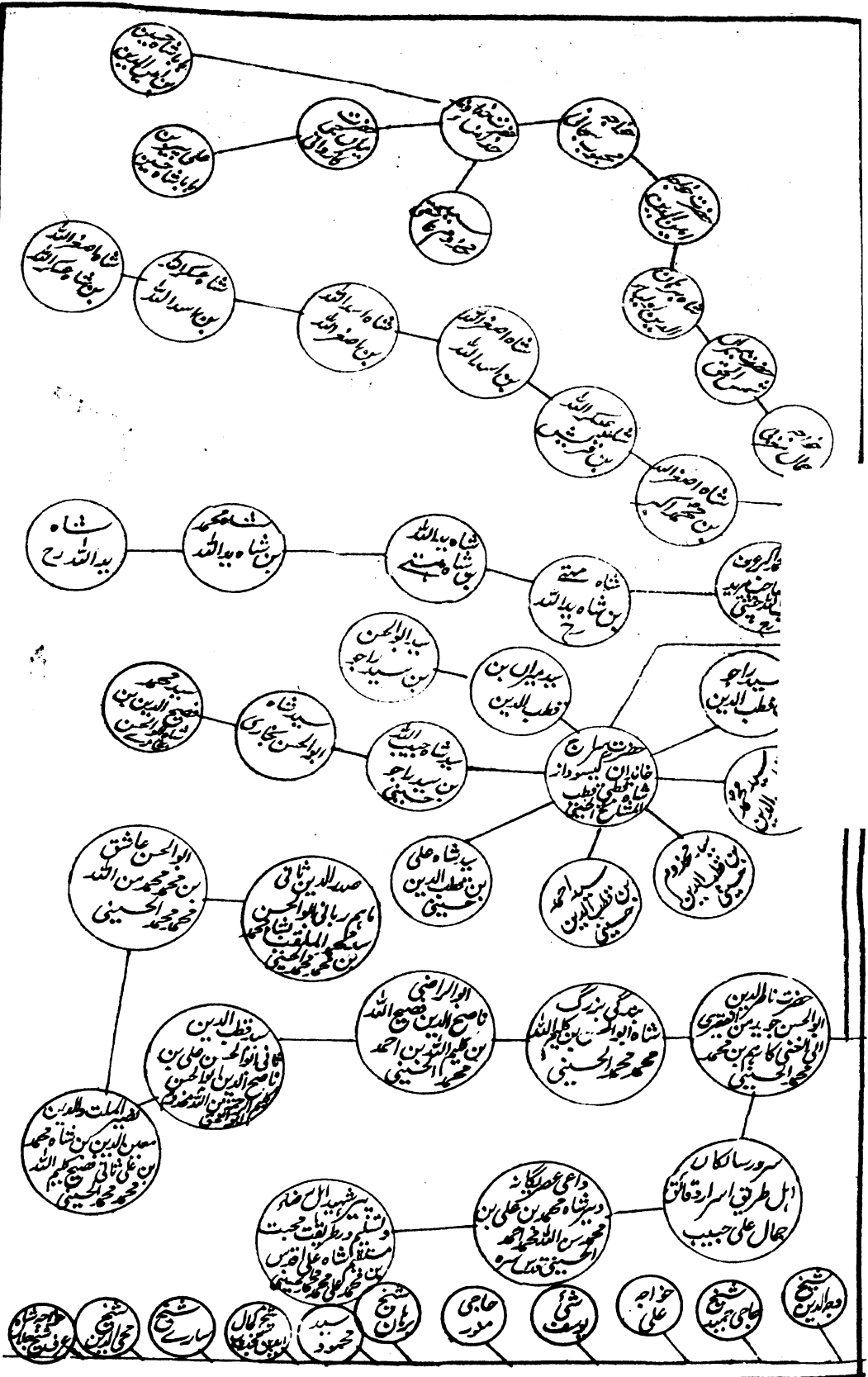


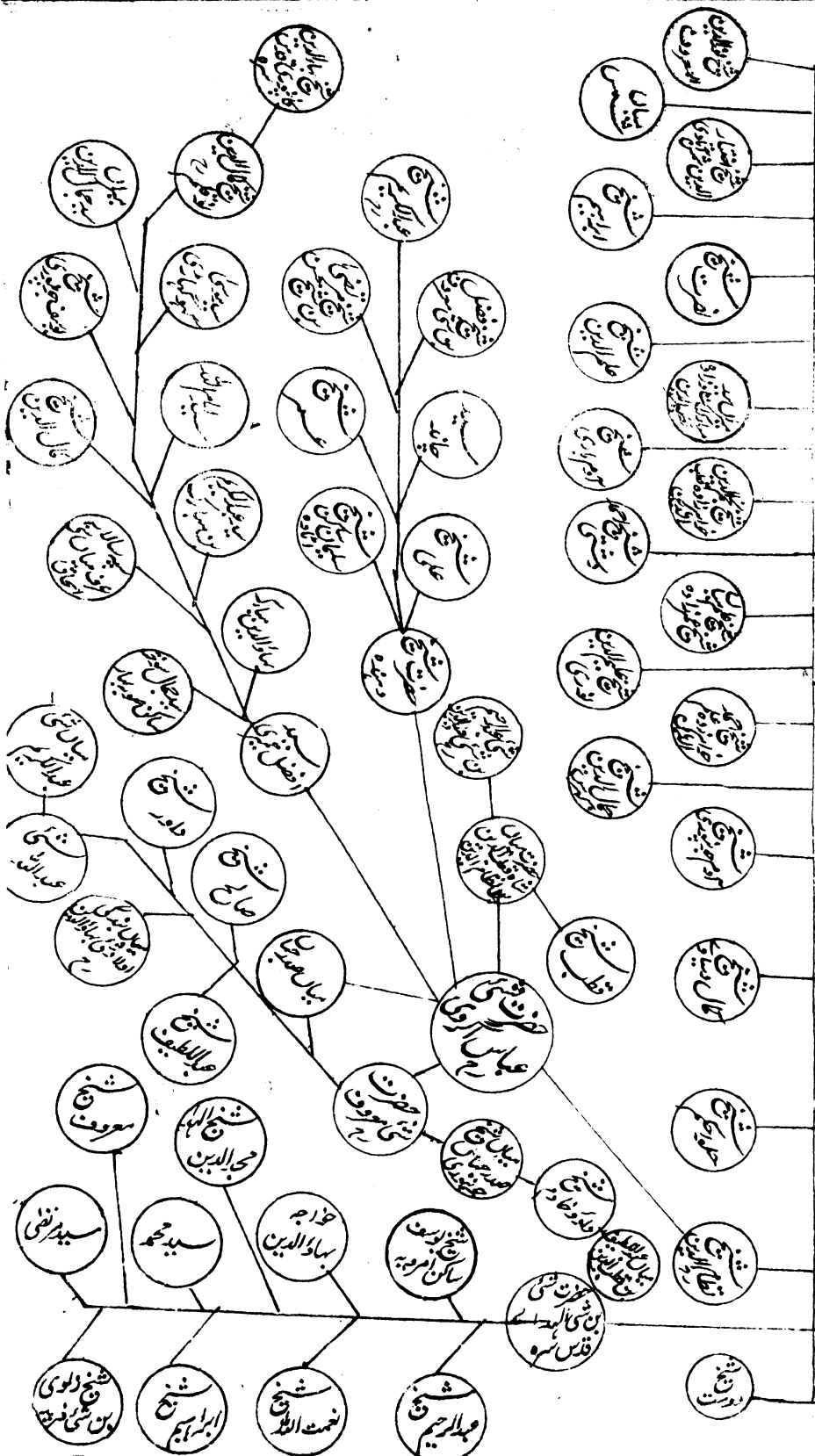


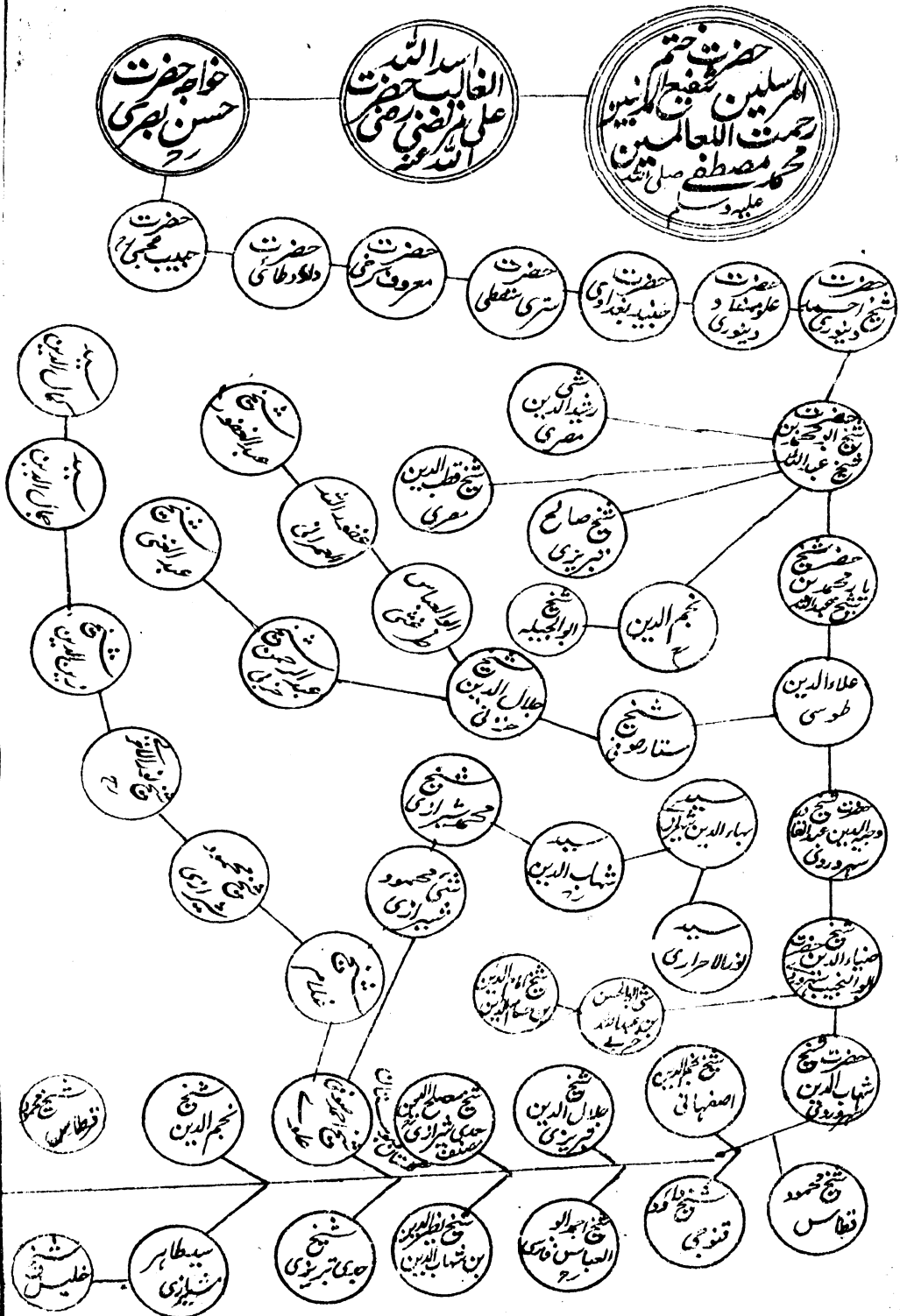












بیان سلسلہ پیر مریدان خاندانہ قادریہ قدس سرہم -

